٧٨٦
٩٢

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا

خوابوں کی بارات

از قلم

مولانا محمد منصور علی خاں قادری

Scanned with CamScanner

مملوکہ عبدالصمد قادری
خادم مدرسہ گلشن رضا
کولی ضلع ناندیڑ

٤٨٦
٩٢

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ

اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق کو نہ چھپاؤ

آیات واحادیث نیز دلائل وبراہین کے اجالے میں

حق و باطل کے درمیان امتیازی دیواریں قائم کرنیوالی لاجواب کتاب

بنام

خوابوں کی بارات

ازقلم

خطیبِ اہلسنت، جانشینِ محبوبِ ملت، خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند

مولانا محمد منصور علی خاں قادری

خطیب سنی بڑی مسجد۔ مدنپورہ بمبئی ۸

Scanned with CamScanner

دعا ہے کہ جب وقت ہو جانکنی کا
ہو دل میں احد لب پہ کلمہ تمہارا

۱۔ ۹۲/۸۶ء

دعا ہے کہ جب قبر میں مجھ کو رکھیں
مدینہ سے اٹھ جائے پردہ تمہارا
(مولانا جمیل القادری)

مختصر تعارف :۔ خوابوں کی بارات

از عبد الصمد قادری رضوی اورنگ آبادی

بحمدہٖ تبارک و تعالیٰ "حق و باطل کی پہچان" کتاب نیٹ پر ڈلوانے کے بعد اب شہزادہ حضور محبوب ملت حضرت مولانا منصور علی خان صاحب رضوی علیہ الرحمہ کی مذکورہ کتاب نیٹ پر ملاحظہ کریں ——— اس کتاب میں موصوف نے وہابیوں، دیوبندیوں، ندویوں، تبلیغیوں وغیرہم کے کفری عقائد درج کرنے کے بعد ان پر علمائے عرب و عجم جو ان کے بارے میں حکم شرعی سنایا ہے اُسے قلمبند فرماتے ہوئے ان کے مہاشے گنگوہی جی اور دیگر سرغناؤں کے خواب و بیداری کے واقعات حوالے کے ساتھ تحریر کر دیا ہے اور حوالہ غلط ثابت کرنے پر انعام کا بھی چیلنج فرمایا ہے۔ اور اس کتاب کے اخیر میں محبوب ملت کے ایک شیدائی نے ان وہابیوں دیوبندیوں کے گرو گھنٹالوں کی بے حیائی اور بے شرمی والے کرتوت کو نرالے انداز میں اشعار کی شکل میں پیش کر دیا ہے۔ جسے پڑھ کر قاری شرم سے پانی پانی ہو جاتا ہے اور ان کی نفسانی اور شیطانی کیفیات جو ان کی سرشت میں داخل تھی وہ لوگوں پر خوب روشن اور عیاں ہو جاتا ہے کہ ان گستاخان خدا و رسول نے انگریزوں کی ایجنٹی اور لقمہ تر پر اپنی فانی زندگی میں کیا کیا گل کھلائے ہیں۔

مسلمانو! سنو اور خوب غور سے سنو! کسی بھی فرد بشر کو ہمیشہ اسی دنیا کے چھاؤں میں نہیں رہنا ہے۔ ایک نہ ایک روز اس دنیا سے کوچ کر جانا ہے اور وہاں خدا و رسول کو منہ دکھانا ہے اور میدان قیامت میں ذرے ذرے اور قطرے قطرے کا حساب بھی دینا ہے۔ اس لیے وہاں کی فکر کرو جہاں ہمیشہ رہنا ہے۔

دور حاضر میں بڑھتے ہوئے بدعقیدگی اور بے دینی کو دیکھتے ہوئے فقیر قادری نے بخیر خواہی مسلمین بار بار ایسی کتابیں اور ایسی تحریریں منظر عام پر لا رہا ہے تاکہ اسے پڑھ کر اہل اسلام وہابیوں، دیوبندیوں، تبلیغیوں، مودودیوں وغیرہم کے سنگین دھوکا اور مکر و فریب سے خوش عقیدہ مسلمان باایمان بچ جائے۔ اور موت کا جو لرزا خیز اور بھیانک منظر سامنے آنے والا ہے اسے بخیریت گزار لے جائے۔

میرے دینی بھائیو اور بہنو خوب توجہ سے سنو! روح قبض ہونے کا وقت بہت سخت وقت ہے کہ اسی پر سارے عمل کا دار و مدار ہے بلکہ ایمان کے تمام نتائج اخروی اسی پر مرتب ہے کہ اعتبار خاتمہ ہی کا ہے اور شیطان لعین ایمان لینے کی فکر میں ہے۔ جس کو اللہ رب العزۃ اس خبیث کے مکر و فریب سے بچائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے وہ مراد کو پہونچا۔

ہاں کسی گستاخ رسول کو موت کی کیفیت معلوم کرنی ہو تو گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھوی، تھانوی اور قادیانی، کاندھلوی، مودودی وغیرہ کے مقبرے میں پہونچ کر ان کی روحوں سے دریافت کرے وہ انہیں اچھی طرح

Scanned with CamScanner

صـ۲

نکیرین کیا مجھ سے سختی کریں گے
ہے آئینۂ دل میں نقشہ تمہارا

جو نکیرین مجھ سے یہ پوچھیں
کہ پہنچا دیں طیبہ کو لاشہ تمہارا

تڑپ کر بصد شوق ان سے کہوں میں
میں بے حد ہی ممنون ہوں گا تمہارا

(مولانا جمیل الرحمٰن قادری بریلوی [?])

سمجھا دیں گے موت کی کیفیت اور اس کی تلخی کیسی ہوتی ہے ؟

سرکار اعلیٰحضرت نے موت کے وقت اندیشۂ کفر کے سلسلے میں تحریر فرماتے ہیں (شرح الصدور کے حوالے سے) :- ایک شخص رافضیوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اس کے مرتے وقت لوگوں نے اسے کلمۂ طیبہ کی تلقین کی اس نے کہا نہیں کہا جاتا۔ پوچھا کیوں۔ کہا یہ دو شخص کھڑے ہیں یہ کہتے ہیں تو ان کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابو بکر و عمر کو برا کہتے تھے اب چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھ کر اٹھے نہ پڑھنے دیں گے۔ جب صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے برا کہنے والوں کے پاس بیٹھنے والوں کی یہ حالت ہے تو وہابیہ دیوبندیہ جو اللہ جل و علا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں ان کی تنقیص شان کرتے ہیں۔ انہیں طرح طرح عیب لگاتے ہیں ان کے پاس بیٹھنے والے کو کلمہ نصیب ہونا اور بھی دشوار ہے۔
(فتاویٰ رضویہ قدیم جلد نہم صـ۳۱۲)

جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر معاذ اللہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے (بہار شریعت حصہ سوم صـ۳۳)

علماء نے فرمایا ہے کہ برے خاتمہ کے چار اسباب ہیں: ① نماز میں سستی، ② شراب خوری (۳) والدین کی نافرمانی مسلمانوں کو بلا وجہ شرعی ستانا (شرح الصدور صـ۲۸ از علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ)

سرکار غریب نواز ارشاد فرماتے ہیں اس سے بڑھ کر کوئی گناہ کبیرہ نہیں ہے کہ مسلمان بھائی کو بلا وجہ شرعی ستایا جائے۔ اس سے خدا و رسول دونوں ناراض ہوتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں :- کوئی گناہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتا جتنا مسلمان بھائی کو ذلیل اور بے عزت کرنا۔ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں :- کفر کے بعد سب بڑا گناہ کسی مسلمان کی دل آزاری ہے (تنبیہ: یہاں مسلمان سے مراد صرف سنی مسلمان ہے۔)

مولیٰ تبارک و تعالیٰ ہمیں سوئے خاتمہ سے بچائے نیز خوش عقیدہ سنی مسلمانوں کی ایذا رسانی سے بھی دور رکھے۔ آمین ثم آمین

سرکار اعلیٰحضرت کے مرید خاص حضرت جمیل بجا لاتے ہوئے عرض کرتے ہیں :

حمد ہے اس ذات کو جس نے مسلماں کر دیا
عشق سلطان جہاں سینے میں پنہاں کر دیا
جلوۂ زیبا نے آئینہ کو حیراں کر دیا
مہر و مہ کو ان کے تلووں نے پشیماں کر دیا
لے کے لولاک تیرا آفرینش کے لیے
حق نے لفظ کن سے پیدا سارا ساماں کر دیا
کیا کشش تھی سرور عالم کے حسن پاک میں
سیکڑوں کفار کو دم میں مسلماں کر دیا
ہو گئی کافور ظلمت دل منور ہو گئے
جس طرف بھی اس نے اپنا روئے تاباں کر دیا

نعمت کونین دیکر ان کے دست پاک میں
دونوں عالم کو خدا نے ان کا مہماں کر دیا
یاد فرما کر قسم حق نے زمین پاک کی
خاک طیبہ کو مصطفیٰ کا نام شایاں کر دیا [?]
دور ہی سے سبز گنبد کی جھلک کو دیکھ کر
عاشقوں نے ٹکڑے ٹکڑے جیب و داماں کر دیا
اس عرب کے چاند کا جلوہ مجھے درکار ہے
جس نے ہر ذرے کو اپنے ماہ تاباں کر دیا
سیکڑوں مردہ دلوں کو نور ایماں بخش کر
زندۂ جاوید اے عیسیٰ دوراں کر دیا

گریہ و زاری نے راتوں کو تیری ابر کرم
مثل گل صبح قیامت ہم کو خنداں کر دیا
یا رسول اللہ اغثنی وقت ہے امداد کا
نفس کافر نے مجھے بے حد پریشاں کر دیا
تیری نصرت ایسے نازک وقت میں حامی ہے
مجھ جیسوں نے یا نبی لاکھوں کو شیطاں کر دیا [?]
ہے جمیل قادری یہ فضل اللہ و رسول
تیرا مرشد حضرت احمد رضا خاں کر دیا

اس کتاب کو بھی نیٹ پر لا کر عالم اسلام میں پھیلانے کا کام عرفان رضا بھائی ہی نے انجام دیا ہے۔ پروردگار عالم ان کی اور اس خالص دینی رشاعتی کاموں میں حصہ لینے والے جملہ اہل سنن کی کاوشوں کو سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء اور اس رؤف و رحیم سرکار اور مسعود مہینے کے صدقے میں قبول و مقبول فرما۔ اور ہم سبھوں کے لیے بخشش و نجات کا ذریعہ بنا اور سعادت دارین سے مالا مال فرما۔ آمین ثم آمین

پیش کردہ :- فقیر عبد الصمد قادری رضوی۔ قادری منزل۔ رفیع گنج ضلع اورنگ آباد بہار (انڈیا)
۲۹ رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ مطابق یکم مئی ۲۰۲۲ء بروز یکشنبہ [?]
Mob:- 9764135477
6204351217

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق طباعت واشاعت محفوظ ہیں

نام کتاب : خوابوں کی بارات

پہلا ایڈیشن	اکتوبر	۱۹۸۰ء
دوسرا ایڈیشن	نومبر	۱۹۸۲ء
تیسرا ایڈیشن	دسمبر	۱۹۸۵ء
چوتھا ایڈیشن	اکتوبر	۱۹۸۸ء
پانچواں ایڈیشن	ستمبر	۱۹۹۰ء
چھٹا ایڈیشن	جنوری	۱۹۹۴ء
ساتواں ایڈیشن	اگست	۱۹۹۵ء
آٹھواں ایڈیشن	اپریل	۱۹۹۷ء

ملنے کا پتہ

محمد سلطان محی الدین فضل اللہ

کتب خانہ اہلسنت

سنی بڑی مسجد ۔ ۱۶۶ ۔ ایم ۔ آزاد روڈ ۔ مدنپورہ، بمبئی ۴۰۰۰۰۸

ہدیہ :۔ تیس (۳۰) روپے

Scanned with CamScanner

۳
۸۶
۹۲

شرفِ انتساب

اس صدی کے مجددِ اعظم سرمایۂ علم و فن اعلیٰ حضرت

سیدنا امام احمد رضا

فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے عظیم و جلیل شہزادۂ گرامی مرتبت آبروئے دنیائے سنیت

حضور سیدی و مرشدی علامہ الحاج محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب قبلہ

مفتی اعظم ہند

علیہ الرحمۃ والرضوان کے نام

جن کی نگاہ فیض نے نہ جانے کتنے ذروں کو ہمدوشِ ثریا کر دیا۔ اور....

جن کی بارگاہ کرم کی غلامی میرے لئے باعثِ فخر اور سرمایۂ آخرت ہے۔

یوں تو لاکھوں سہارے ہیں لیکن ان کا دامن ہے پھر ان کا دامن

محتاجِ کرم: محمد منصور علی خاں قادری رضوی محبوبی خطیب سنی بڑی مسجد

۱۶۶۔ ایم آزاد روڈ۔ بمبئی ۸

Scanned with CamScanner

خراجِ عقیدت

ہندوستان کے ان پانچ عظیم و رفیع المرتبت ہمارے مقتدایانِ کرام کی بارگاہ میں جن کی حیات کا ہر لمحہ عشقِ رسالت پناہی میں بسر ہوا اور جن کا نقشِ قدم ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔

یعنی

★ سید المتکلمین شہنشاہ خطابت حضرت علامہ الحاج سید شاہ ابو المحامد سید محمد صاحب قبلہ اشرفی الجیلانی محدث اعظم ہند

★ حضور سید العلماء شہزادۂ خاندانِ برکات علامہ الحاج مفتی سید شاہ آلِ مصطفیٰ صاحب قبلہ قادری برکاتی مارہروی

★ میرے تایا حضرت امام المناظرین، حضور شیر بیشۂ سنت الحاج مفتی ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی، لکھنوی۔

★ میرے والدِ محترم، محبوبِ ملت غازیِ دینِ حق علامہ الحاج مفتی ابو المظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی (مفتی بمبئی)

★ حضور حافظ ملت جلالۃ العلم علامہ الحاج مفتی عبد العزیز صاحب قبلہ قادری برکاتی امجدی بانی الجامعۃ الاشرفیہ عربی یونیورسٹی (مبارکپور)

علیہم الرحمۃ والرضوان

دور ہیں وہ اور کتنی دور
پھر بھی میری نظروں کے حضور

اے خدائے غفور! جب تک سورج میں روشنی، چاند میں چاندنی، ستاروں میں چمک، پھولوں میں مہک، ہواؤں میں سبک روی، کلیوں میں تازگی اور اس دھرتی پر نیلگوں آسمان کا شامیانہ باقی ہے اس وقت تک تو ہمارے ان پیشوایانِ ذی احترام کی قبروں پر رحمت و نور کی بارش فرما اور اپنی رضا و غفران سے سرفرازی فرما۔ آمین ثم آمین۔

بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ افضل الصلوٰۃ واکمل السلام۔

خادمِ بارگاہ محمد منصور علی خاں قادری، رضوی، محبوبی۔

Scanned with CamScanner

نذرِ عقیدت

دُنیائے سُنّیت کے اُن چار جلیل القدر رہنمایان کرام کی خدمات عالیہ میں

فرزند روحانی وخلیفہ حضور سیدنا اعلیٰ حضرت یادگار سلف برہان ملت حضرت علامہ الحاج

مفتی حکیم عبدالباقی محمد برہان الحق صاحب قبلہ دامت فیوضہم المبارکہ۔

مفتی اعظم مدھیہ پردیش وسجادہ نشین خانقاہ رضویہ سلامیہ جبلپور۔

احسن العلماء برادر حضور سید العلماء آفتاب برکات حضرت

علامہ مفتی سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ برکاتیہ۔ مارہرہ شریف۔

مخدوم گرامی ناشر مسلک اہلسنت حضرت علامہ الحاج مفتی

محمد رضوان الرحمن صاحب قبلہ

خطیب جامع مسجد ومفتی اندور۔

عالم باعمل افتخار اہلسنت حضرت علامہ الحاج مفتی غلام محمد خاں صاحب قبلہ

مفتی وبانی دار العلوم امجدیہ ناگپور۔

اے قادر وقیوم! تو اپنے فضل وکرم سے ان ہمارے بزرگوں کو صحت وعافیت کے ساتھ چاند ستاروں کی عمر عطا فرما۔ اور ان کے علم وعمل کی نورانی کرنیں ہمیشہ دنیائے سنیت کو منور اور تابناک کرتی رہیں۔ آمین ثم آمین

محتاج کرم :۔ محمد منصور علی خاں قادری، رضوی مجوبی۔

Scanned with CamScanner

شہزادۂ خاندان اعلیٰ حضرت جانشین حضور مفتیٔ اعظم ھند

حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ ازہری

شہزادۂ حضور صدر الشریعہ محدث کبیر حضرت علامہ مفتی

ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ شیخ الحدیث سنی عربی یونیورسٹی مبارکپور

اور

شہزادۂ حضرت شیر بیشۂ سنت مناظر اہلسنت

حضرت علامہ مفتی محمد مشاہد رضا خاں صاحب قبلہ

سجادہ نشین آستانہ رضویہ حشمتیہ ۔ پیلی بھیت ۔

کی بارگاہ میں

ھدیۂ خلوص

خدا کرے جماعت اہلسنت کے یہ رہبران وقت تادیر سلامت رہیں اور اسلاف کا کردار و عمل ان کے دم سے زندہ و تابندہ رہے ۔ آمین ۔

طالب فیض ۔ محمد منصور علی خاں قادری رضوی محبوبی

Scanned with CamScanner

٧

گلہائے محبّت

شیخ کامل، درویش حق، مرشد وقت، وقارِ مسلکِ اہلسنت

حضور درویش باباقبلہ

علیہ الرّحمۃ والرضوان

بانی نورانی مسجد ومدرسہ نورانی شیموگہ (کرناٹک)

کی بارگاہ میں

جنہوں نے اپنی حیات ظاہری میں ہرلمحہ مجھ کو اپنی دعاؤں سے نوازا۔ اور میرا یقین ہے کہ ان کی دعائیں آج بھی میرے ساتھ ہیں۔
اے مولائے کریم! ان کے مرقد پر رحمت کا ساون ہرلمحہ ہر گھڑی برستا رہے۔ آمین۔

حقیقت میں تو ناممکن ہے ان کے روبرو ہوں میں
خیالوں ہی خیالوں میں ہم ان تک جانکلتے ہیں

کرم وعنایت کا متمنی ۔ محمد منصور علی خاں قادری رضوی محبوبی ۔

Scanned with CamScanner

رہنمائے اہلسنت، شیخ طریقت، عامل شریعت

عارف حق. شیدائے سرکار خواجہ

حضرت بابا ہلال الدین صاحب قبلہ چشتی

عرف مولن والے بابا

کی بارگاہ میں

نذرانۂ وفا

ایک ایسا عارفِ حق جن کے بارے میں صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ

کیا عشق نے سمجھا ہے کیا حسن نے جانا ہے
ان خاک نشینوں کی ٹھوکر میں زمانہ ہے

گدائے آستاں :- محمد منصور علی خاں قادری، رضوی، محبوبی۔

Scanned with CamScanner

حالِ دل

حالِ دل، احوالِ غم، شرحِ تمنا، عرضِ شوق
بےخودی میں کہہ گئے افسانہ در افسانہ ہم

۲۰ اکتوبر ۱۹۶۵ء میری زندگی کا ایک شدید المناک دن جس دن میرے والد محترم حضرت محبوب ملت، غازیٔ اہلسنت، وصاف الحبیب، اسد السنۃ، علامہ الحاج مفتی ابو المظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب قبلہ قادری، برکاتی، رضوی، لکھنوی علیہ الرحمۃ والرضوان کا بمبئی میں وصال ہوا۔ اپنی عمر کے سترہویں سال ہی میں میرے کاندھوں پر ذمہ داری اور فرض شناسی کا بوجھ آگیا۔ میری ذمہ داریوں کو وہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں جن کو نوعمری میں داغ یتیمی اس طرح ملا ہو کہ پورے گھر میں ان سے بڑا کوئی نہ ہو اور گزرنے والے نے اپنے بعد تمام تر ذمہ داریاں ان کے سپرد کر کے آنکھیں بند کر لی ہوں۔ مگر پھر بھی عالم یہ تھا ؎

بےخودی میں بھی کوئی ہاتھ پکڑ لیتا ہے
میں جنوں میں بھی کبھی چاک گریباں نہیں ہوتا

اب مڑ کر دیکھتا ہوں تو ۱۳ سال کا طویل عرصہ گذر گیا۔ اس عرصہ میں زندگی نہ جانے کتنے طوفانوں کا مقابلہ کرتے ہوئے گزری اور اس طرح گذری کہ میں سمجھتا ہوں کہ حوادثات وطوفانوں کا ہی کا دوسرا نام زندگی ہے۔ لیکن ؎

ساحل ہے مرا نام مٹاؤ گے کیا مجھے
طوفان مجھ سے سینکڑوں ٹکرا کے رہ گئے

ہزار حوادثات سامنے آئے مگر جو ڈگر اور جو راہ بزرگوں کے دامن فیض کی برکت سے حاصل ہوئی

Scanned with CamScanner

تھی اس میں سر مو فرق نہ آیا۔ زندگی کا کارواں چلتا رہا بڑھتا رہا۔

تصنیف و تالیف کا کام جو حضرت والا محترم علیہ الرحمۃ والرضوان کی زندگی کا معمول رہا۔ مدینہ کہ علالت کے زمانے میں بھی اور سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی کے مقدمے کے دوران نظر بندی میں بھی تصنیف و تالیف کا کام جاری رہا۔ "کرامات صحابۂ کرام" اور "کرامات سادات و آلِ اطہار" کی ترتیب و تدوین نظر بندی کے دور ہی میں ہوئی۔ دوبارہ اس کام کو پھر سے جاری کیا۔ ایک نئے عزم اور حوصلے سے آغاز ہوا۔ ؎

بھڑکا رہے ہیں آگ لب نغمہ گر سے ہم
خاموش کیا رہیں گے زمانے کے ڈر سے ہم

یہ صرف ان کا روحانی فیض و کرم ہے کہ اس عرصہ میں مندرجہ ذیل کتب و پوسٹر طبع ہوئے۔

۱۔	اولیائے کرام کی نذر و نیاز	چوتھی بار شائع ہوئی۔
۲۔	سل الحسام علی الظلام	تیسری بار " "
۳۔	نور کی تفسیر	تیسری بار " "
۴۔	فضائل مدینۃ الرسول	دوسری بار " "
۵۔	کھرا کھری کا مباحثہ	چھٹی بار " "
۶۔	فضائل شب برات	چوتھی اور پانچویں بار " "
۷۔	فضائل رمضان	دوسری بار " "
۸۔	دعائے ثانی کا ثبوت	دوسری بار " "
۹۔	علمائے اہلسنت کا متفقہ فتویٰ پوسٹر	چار مرتبہ شائع ہوا
۱۰۔	ترجمۂ قرآن کے پردے میں کفری تعلیم پوسٹر	ایک مرتبہ " "
۱۱۔	مسلمانوں کو تبلیغی جماعت سے کیوں الگ رہنا چاہئے پوسٹر	دو مرتبہ " "

اسی درمیان حضرت والا محترم علیہ الرحمۃ والرضوان کی دعاؤں کی برکت سے نام نہاد تبلیغی جماعت

کے مکر وفریب کو ظاہر کرنے کیلئے ایک مختصر کتاب بنام "تبلیغ یا دھوکہ" ترتیب دی اور اگست ۱۹۷۶ء میں یہ کتاب پہلی بار ایک ہزار کی تعداد میں شائع ہوئی۔ اشاعت حق کا پرخلوص جذبہ تھا۔ رب کائنات نے اپنے محبوبین کے صدقہ میں اس مختصر کتاب کو ایسی قبولیت عامہ عطا فرمائی کہ ابھی ماہ جولائی ۱۹۷۸ء میں اس کا ساتواں ایڈیشن شائع ہوا اب تک ۱۳ ہزار کی تعداد میں اشاعت ہو چکی ہے۔ آج بھی پورے ملک میں اس کتاب کی مانگ ہے۔

اسی کتاب میں میں نے اعلان کیا تھا کہ اس کتاب کے بعد "خواب" کا انتظار کیجئے۔ مگر اپنی شدید مصروفیت، تقریری پروگرام، مسجد کی ذمہ داری نیز آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء (جو پورے ملک کے سنیوں کی تنظیم ہے اور ہمارے اسلاف کرام کی مقدس یادگار ہے۔) کی جماعتی ذمہ داری اور نہ جانے کتنے امور ایسے رہے کہ وعدے کے مطابق کتاب کی اشاعت نہ ہو سکی۔ اس وقفہ میں میرے محب و مخلص شاعر اہلسنت جناب محمد مرتضیٰ حسین صاحب قادری، رضوی، الہ آبادی نے مجھ سے نہ جانے کتنی مرتبہ فرمایا کہ میں خواب کی جلد از جلد تکمیل کردوں، اور میں ہمیشہ وعدہ کرتا رہا۔

اس سال ماہ رجب میں شب معراج کے موقع پر انجمن قادریہ حیدرآباد کے صدر محترم حضرت مولانا سید محمد حسینی صاحب قبلہ دامت برکاتہم اور مخدوم گرامی حضرت علامہ سید کاظم پاشا صاحب قبلہ قادری الموسوی الجیلانی فاضل دارالعلوم اہلسنت منظر اسلام بریلی شریف کی مشترکہ پرخلوص دعوت پر حیدرآباد حاضر ہوا۔ پندرہ یوم میں بائیس ۲۲ تقریروں کا ایک شاندار ریکارڈ قائم ہوا۔ حیدرآباد کی مذہبی فضا میں نمایاں تبدیلی اور نہ جانے کتنے حضرات کو راہ حق نصیب ہوئی۔ حیدرآباد ہی میں کسی تقریر میں میں نے دیوبندیوں کے خوابوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس سلسلے میں میری مستقل کتاب بہت جلد اشاعت پذیر ہوگی۔ ترتیب جاری ہے۔ تقریر کے بعد فاضل گرامی حضرت علامہ سید کاظم پاشاہ صاحب قبلہ دامت برکاتہم اور حیدرآباد

Scanned with CamScanner

کے ایک عظیم دینی مجاہد محترم جناب سید ہادی باشاہ صاحب، محب مخلص محترم جناب محمد فاروق صاحب بی اے اور نہ جانے کتنے احباب نے فرمایا کہ میں تمام کام چھوڑ کر اس کی ترتیب مکمل کر دوں۔ شاید اب واقعی اس کام کا وقت آگیا تھا۔ حیدر آباد سے یکم اگست ۱۹۷۷ء کو بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی واپس آیا۔ اور آنے کے ساتھ ہی اس کی ترتیب کا کام شروع کر دیا۔ مگر جماعتی ذمہ داریاں، رمضان المبارک کی مصروفیات دامن گیر رہیں۔

بہرحال دیر آید درست آید کے مصداق اب یہ خوابوں کا مجموعہ حاضر خدمت ہے۔ اس میں کچھ خوفناک، وحشتناک، ہیبت ناک خواب ہیں۔ کچھ البیلے، رسیلے، رنگیلے، مزیدار خواب ہیں۔

میں نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ دیوبندی گروپ کے تمام خواب جمع کر دوں۔ مگر جس دھرم کی بنیاد ہی خواب پر ہو، وہاں خوابوں کی کمی نہیں۔ روزانہ خواب ہوتے ہیں اور روزانہ نئی نئی تعبیریں تیار ہوتی ہیں۔ مگر ؎

بھیانک تو نہ تھا وہ خواب جو کل تم نے دیکھا تھا۔
بھیانک اس کی یہ تعبیر کیوں ہے ہم نہیں سمجھے

تلاش و جستجو جاری ہے اور مزید خواب حاصل ہوئے تو آئندہ ایڈیشن میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ مقصد صرف اس قدر رہے کہ ظاہری تقدس اور نمائشی پاکیزگی کی بنیاد پر بہت سے بھولے بھالے عوام عقیدہ اور ایمان کی دولت برباد کر رہے ہیں وہ آگاہ ہو جائیں کہ اس تقدس کے پیچھے توہین رسالت کی خطرناک بیماری ہے۔ اور اس ظاہری نمائش کے پس پردہ عداوت و عناد کا لاوا سلگ رہا ہے۔ ؎

شغل سے نے رنگ و روغن شیخ کا چمکا دیا
لوگ سمجھے ذکر حق سے شکل نورانی ہوئی

سادہ لوح اور خوش عقیدہ مسلمان جانیں کہ دیوبندی گروپ توہین رسالت

توہین و گستاخی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایسا خطرناک مجرم ہے جو ہوش و حواس کی دنیا میں مرتکب نہیں ہے بلکہ خوابوں میں بھی توہینِ رسالت سے باز نہیں آتا۔

ایمان و عقیدے کی سلامتی اسی میں ہے کہ ان گندم نما جو فروشوں سے دور رہا جائے اور اپنے گھروں کا ماحول ایسا "سُنّیت نواز" ماحول بنا دیا جائے کہ ہم رہیں یا نہ رہیں مگر آنیوالی نسلوں کے ہاتھوں میں رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم، غوث اعظم خواجۂ اعظم، مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے دامان کرم سلامت رہیں اور محبتوں، عقیدتوں کے چراغ کی لو مدھم نہ ہونے پائے۔ یہ چراغ منور رہیں اور ان چراغوں کے نور سے ہمارا گھر، ہماری نسلیں، ہمارے قلوب، ہماری خلوت و جلوت اور آخری منزل میں ہماری قبر بھی منور و تابناک رہے۔ ؎

لحد میں عشقِ رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

یاد رہے کہ آج کے دور میں خود سنی رہنے کے ساتھ ساتھ از حد ضروری یہ امر ہے کہ اپنی اولاد کو بھی سنیت کا درس دیا جائے۔ آج پورے ملک میں بدعقیدہ دیوبندی گروپ نوجوان نسل کے ذہنوں پر پوری چالاکی کے ساتھ چھاپہ مار کر ان کو بدعقیدہ بنا رہا ہے۔ اور یہ کام اسلام و ایمان کے پردہ میں کیا جا رہا ہے۔

بھلائی کی امید اور پھر دنیائے پرفن سے
یہاں جو دوست کرتے ہیں وہ ناممکن ہے دشمن سے

آخر میں اپنے تمام مخلص احباب کا جو پورے ملک میں پھیلے ہوئے ہیں ان کا شکر گزار ہوں کہ ان کی عنایات شامل حال ہیں۔ خصوصاً مقامی حضرات میں محترم مجاہد اہلسنت جناب عبدالحق حشمتی صاحب۔ جناب الحاج ماسٹر بشیر علی صاحب رضوی، جناب سیٹھ محمد شفیع صاحب رنگکاری قادری رضوی، جناب سیٹھ شکر اللہ صاحب۔ جناب الحاج سید زین اللہ صاحب سیٹھ

Scanned with CamScanner

جناب محمد ہاشم صاحب محبوبی۔ جناب الحاج سیٹھ محمد ہاشم صاحب فرنیچر والے۔ جناب سیٹھ عبدالغفور الگاہی صاحب قادری رضوی۔ شاعر اہلسنت جناب مرتضیٰ حسین صاحب قادری، رضوی۔ برادر طریقت جناب عبدالوحید محبوبی۔ اور محب دلنواز جناب محمد امین عبدالمجید غازیانی قادری، رضوی کا قلب کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ جنکی محبت نے ہر قدم پر سہارا دیا۔ مفید اور کارآمد مشوروں سے نوازا اور جب بھی کبھی تنہائی نے وحشت پیدا کی تو ان کی عنایات و اکرام کی موسلا دھار بارش نے ہر غم غلط کر دیا حتیٰ کہ احساس تنہائی نہ

دل میں دنیائے محبت کو لئے بیٹھا ہوں

بزم کی بزم ہے تنہائی کی تنہائی ہے

رب کائنات ان تمام حضرات کو دونوں جہاں کی راحتیں عطا فرمائے اور ان کی محفل اخلاص و محبت اسی طرح آباد و سلامت رہے۔ آمین ثم آمین۔

سچ جانئے اس کتاب کی ترتیب میں میرے برادر عزیز فاضل نوجوان مولانا قاری محمد مقصود علی خاں قادری رضوی انجم فاضل الجامعۃ الاشرفیہ عربی یونیورسٹی مبارک پور کا بے پناہ اصرار رہا۔ ورنہ شاید اور تاخیر ہوتی۔ رب قدیر برادر محترم مولانا مقصود کو اپنے محبوبین کے صدقہ اور طفیل پیرِ رد اہلسنت کا مقصود و محبوب نظر بنائے۔ اور دین و ملت کی بہترین خدمات ان کی ذات سے انجام پائیں۔ آمین

خدا کرے شک وشبہہ کے دلدل میں پھنسے ہوئے افراد کیلئے یہ کتاب منارۂ نور و ہدایت ثابت ہو۔ اپنے تمام برادران اہلسنت کے حق میں دعاگو اور اسی طرح تمام برادران اہلسنت سے اپنے حق میں دعاؤں کا طالب ہوں۔

جس وقت دعائیں آپ کریں اس وقت ہمیں بھی یاد رکھیں

خادم سنیت۔ محمد منصور علیخاں۔ قادری، رضوی محبوبی۔ خطیب سنی بڑی مسجد ۱۶۶ ایم آئی
مدنپورہ۔ بمبئی ۸

بتاریخ ۱ شوال المکرم ۱۳۹۷ھ

داستاں اپنی

اب سے تقریباً ۳۲ سال پہلے جب احباب اہلسنت کی دعوت اور حضرت شیر بیشۂ
سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے حکم سے حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان ریاست
پٹیالہ کے مفتی اعظم کے عہدے سے سبکدوش ہو کر سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی کی خطابت و
امامت اور مفتی بمبئی کے عہدے پر فائز ہوئے اس کے کچھ ہی عرصہ کے بعد ہی کتب خانہ اہل سنت
کو حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے قائم فرمایا اور جب بھی کسی فتنہ نے سر اٹھایا
تو اس کی سرکوبی اور اہلسنت کے عقیدے کی حفاظت کی خاطر مفید اور کار آمد مذہبی کتابیں
شائع ہوتی رہیں۔

۲۴ جمادی الآخر ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۵ء بروز چہارشنبہ اذان ظہر
کے وقت حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کا وصال ہوا۔ ایک قیامت تھی جو نگاہوں
کے سامنے تھی۔ یہ حادثہ صرف [illegible] خاندان کا ہی حادثہ نہیں تھا بلکہ پورے ملک اور ملت کا حادثہ
تھا۔ جس نے جہاں بھی وصال محبوب کی خبر سنی رنجیدہ اور غم زدہ ہو گیا۔ ہماری ہمتوں نے ہمارا
ساتھ چھوڑ دیا۔ زمانہ تاریک نظر آنے لگا۔ دل غم و الم کا مسکن بن گیا۔ مگر رب کائنات کا
فضل و کرم رسول رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے پناہ بخشش و عطا حضور غوث اعظم
سلطان الہند خواجہ غریب نواز، سرکاران مارہرہ مطہرہ اور حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہم
اجمعین کی نظر عنایات شامل حال رہیں۔ ہمت نے ساتھ نہ چھوڑا اور ایک بار پھر نئے عزم و حوصلے کے
ساتھ میدان میں قدم رکھا ؎

بجلیاں لاکھ گریں میرے نشیمن پہ مگر
میرا [illegible] مری لاج بچانے والا

اور حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی وہ پر نور ایمان افروز، تجدیت سوز تقریر جو حضرت نے مرکزی دار العلوم حزب الاحناف لاہور سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد حضرت شیر بیشہ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کی ہمراہی میں رنگون میں فرمائی تھی اس کی تیسری بار اشاعت ہوئی۔ کتب خانہ اہلسنت کے نام سے جس پودے کی حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے آبیاری فرمائی تھی اس کے برگ و بار مرجھانے نہ پائے اور ہم نے اپنے خون جگر دے کر اس کی سرسبزی و شادابی برقرار رکھی۔

اس کے بعد مختلف کتابوں کی اشاعت ہوتی رہی۔ ۱۹۶۹ء میں حضرت اخی گرامی منزلت خطیب اہلسنت، فاتح قلوب مومنین حضرت مولانا محمد منصور علی خاں صاحب قبلہ کی پہلی تصنیف بنام تبلیغ یا دھوکہ کی اشاعت ہوئی۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ ابتک مذکورہ کتاب تیرہ ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے۔

اب سے دو سال پیشتر تک حضرت برادر معظم بمبئی میں اکیلے تھے میں الجامعۃ الاشرفیہ عربی یونیورسٹی مبارکپور میں زیر تعلیم تھا اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان محدث مبارکپوری کی بارگاہ سے روحانی و عرفانی فیوض و برکات حاصل کر رہا تھا۔ ماہ شعبان المعظم ۱۳۹۵ھ میں میری دستار بندی ہوئی۔ بمبئی آنے کے بعد میں حضرت برادر گرامی وقار کا شریک کار ہوگیا۔ راہیں اور آسان ہوگئیں۔ اپنا تو یہ نظریہ تھا ؎

انہیں یہ ضد کہ تیرا نام ہی نہ لے کوئی
ہمیں جنوں کہ تیرا ذکر صبح و شام کریں

حضرت برادر محترم کی مصروفیت کا حال ان سے دریافت فرمائیں جو حضرات اکثر بیشتر بمبئی آتے رہتے ہیں۔ پھر بھی کام جاری ہے۔ "حالات محبوب ملت" جمع کرنیکا کام شروع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی کا وہ تاریخی مقدمہ جس نے ہندوستان میں اسلام و سنیت کی نئی تاریخ مرتب کی اس کی تمام تر کاروائی جمع کی جا رہی ہے

جو بہت جلد "حق کا بول بالا" کے نام سے شائع ہوگی۔ دیو(بند) بے کی

ترتیب جاری ہے ۔ ؎ اس طرح طے کی ہیں ہم نے منزلیں
گر پڑے ۔ گر گرا کے اٹھے ۔ اٹھکر چلے

کام جاری ہے۔ متحرک اور فعال حضرات ملتے جا رہے ہیں اور انشاءاللہ ملتے جائیں گے۔ لیکن کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے نہ کام کرتے ہیں اور نہ کرنے دیتے ہیں اور جب بھی کوئی کام سرانجام پا جاتا ہے تو خون لگا کر صف اول میں نظر آتے ہیں۔ یہ تو اپنے مزاج کی بات ہے۔ مگر ہمیں تو کام سے کام ہے۔ کیونکہ میرے استاذ گرامی مرتبت جلالۃ العلم حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے وہ جملے مشعل راہ ہیں جو انہوں نے میرے سر پر دستار فضیلت و تاج نیابت باندھتے ہوئے فرمائے تھے۔

"مقصود میاں! کام سے کام بھی ہوتا ہے اور کام سے نام بھی ہوتا ہے۔ اگر دنیا و آخرت میں سرخروئی چاہتے ہو تو علم دین مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا جو تم نے حاصل کیا ہے اس سے خود بھی فائدہ اٹھاؤ اور دوسروں کو بھی فائدہ پہونچاؤ۔ بس ہمیشہ اپنے کام پر نظر رکھو۔ دین مصطفےٰ کی اشاعت کرتے رہو، تم بھی پھولتے پھلتے رہوگے۔ تمہارا نام بھی روشن ہوتا جائیگا۔ تمہارے دشمن تم کو مٹانا بھی چاہیں گے تو مٹا نہ پائیں گے۔ تمہارے کام سے وہ تمہارے بنتے جائیں گے۔ ورنہ اپنے آپ مٹتے چلے جائیں گے۔

آج بھی میرے کان میں یہ الفاظ گونج رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں صرف بات کرنیوالے حضرات سے کچھ نہیں کہنا ہے۔ ہمیں تو کام کرنیوالے حضرات چاہئیں۔ ؎

یہ ہے دامن یہ ہے گریباں آؤ تو کچھ کام کریں
موسم کا منہ تکتے رہنا کام نہیں دیوانوں کا

اس وقت ہم حضرت اخی گرامی منزلت، خطیب اہلسنت، جانشین حضرت محبوب ملت مولانا محمد منصور علی خاں قادری رضوی محبوبی کی تازہ تصنیف بنام خوابوں کی بارات آپ کی خدمت میں حاضر کر رہے ہیں۔ بزرگوں کا کرم ہے کہ حضرت برادر محترم نے تامل ناڈو، مہاراشٹرا کرناٹک، گجرات، یوپی، مدھیہ پردیش، آندھرا پردیش کے مختلف شہروں میں زبردست طریقہ پر اشاعت حق فرمائی۔ جہاں تشریف لے گئے یہی پیغام دیا ؎

زمانہ کچھ کہے دیوانے اپنی جان دیدیں گے
مگر دامن نہ چھوڑیں گے تمہارا یا رسول اللہ

جس راہ سے گذرے "منصور راہ حق" بنکر گزرے۔ احقاق حق وابطال باطل ایسے علاقوں میں کیا جہاں شاید کسی کا گزر بھی نہ ہوا ہو۔ اس کی تفصیل پھر کسی موقع پر عرض کروں گا انشاءاللہ تعالیٰ۔

یہ کتاب ان ہی کے قلم کا شاہکار ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ گذارش ہے کہ خود مطالعہ کریں اور اپنے احباب کو بھی دعوت مطالعہ دیں۔ اگر آپ کو ہماری یہ کوشش پسند آگئی تو ہم سمجھیں گے ہماری محنت وصول ہوگئی۔

آپ ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ رب قدیر تازندگی دین حق پر استقامت کی توفیق رفیق فرمائے اور صراط مستقیم پر اس طرح چلنے کی توفیق بخشے کہ ؎

چلیں تو ایک زمانے کو ساتھ لیکر چلیں
بڑھیں تو اوج ثریا پہ جا قیام کریں

فقط آپ کا اپنا، خاکپائے محبوب، محمد مقصود علی خاں انجم محبوبی۔

۱۲ر شوال المکرم ۱۳۹۷ھ

کتب خانہ اہلسنت، سنی بڑی مسجد۔ ۱۶۶ ایم آزاد روڈ۔ مدنپورہ بمبئی ۸

ایک تاثر۔ ایک جائزہ

از قلم۔ فاضل گرامی ادیب شہیر حضرت مولینا محمد عبد القادر صاحب نسیم بستوی صاحب قبلہ دامت برکاتہم

تمہارے دشمنوں کے سر رگڑنے کو رہیں قائم ✧ غلامانِ شہِ احمد رضا خاں یا رسول اللہ

خطیب اہلسنت حضرت مولانا قاری محمد منصور علی خاں صاحب قادری رضوی محبوبی خطیب سنی بڑی مسجد مدنپورہ و صدر سنی جمعیۃ العلماء مہاراشٹر نامور عالم اور مشہور بزرگ غازی اہلسنت حضرت علامہ الحاج مفتی شاہ محمد محبوب علی خاں صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی نور اللہ تعالیٰ مرقدہٗ کے صاحبزادے ہیں۔ "الولد سر لابیہ" کی حقیقت کے پیش نظر آپ اپنے والد بزرگوار کے صحیح جانشین اور مکمل تصویر ہیں۔ اپنی گوناگوں صلاحیتوں کی بدولت مختصر سی مدت میں اہل سنت وجماعت کے دلوں میں ایک ممتاز اور نمایاں جگہ بنالی ہے اور روز بروز مسلسل جدوجہد کے ساتھ نہایت تیزی سے عروج و ارتقا کی منزلیں طے کرتے جارہے ہیں۔

قاری صاحب کے برادر اصغر فاضل گرامی حضرت مولانا مقصود علی خاں صاحب قادری محبوبی فاضل الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڈھ بھی جماعت کے ایک بیدار مغز صاحب صلاحیت اور ابھرتے ہوئے عالم دفاضل ہیں۔ آپ ان دنوں آل انڈیا سنی تبلیغی جماعت کے تعلق سے ملک کے اہم اور مشہور مقامات کا دورہ کررہے ہیں۔

فاضل مرتب جماعتی و تنظیمی شعور، امامت وخطابت کی ذمہ داریوں کی انجام دہی اور وعظ و تقریر کی بھرپور صلاحیتوں کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ تحریر و انشاء اور شعر و سخن کا بھی بہترین ذوق رکھتے ہیں۔ آپ کے بلند پایہ مضامین ملک کے معیاری اور مشہور [illegible] اخبارات و

رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

زیر نظر کتاب خوابوں کی بارات آپ کی تازہ ترین تالیف ہے جس کا انداز بیان اور اسلوب نگارش بے حد دلچسپ اور فکر انگیز ہے۔ آپ نے عہد حاضر کے گندم نما جو فروشوں کے بیان کردہ عجیب و غریب خوابوں کی صحیح دینی تعبیر ظاہر کرتے ہوئے اس قدر عام فہم اور غیر جانبدارانہ تبصرہ قلم بند کیا ہے کہ قارئین پڑھتے پڑھتے کہیں سے کہیں پہونچ جاتے ہیں۔

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑے زمانے میں ۔ تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

اس موضوع پر یوں تو بہت سے اہل قلم علماء نے کتابیں لکھی ہیں لیکن خوابوں کی بارات کے مولف و مرتب نے انصاف پسند اور سنجیدہ طبقہ کیلئے اس کتاب میں جو مواد جمع کر کے اس کے متعلق اپنے غیر جانبدارانہ خیالات ظاہر کئے ہیں وہ ایک لمحہ فکریہ کا درجہ رکھتے ہیں اس وجہ سے کتاب میں کئی گوشوں سے نیاپن پیدا ہو گیا ہے۔ مجھے بھرپور یقین ہے زیر نظر کتاب عوام اور خواص دونوں ہی طبقوں میں نہایت دلچسپی اور توجہ سے پڑھی جائے گی۔ اس کتاب کو پڑھتے وقت اگر جماعتی تعصب اور شخصیت پرستی سے کام نہ لیا گیا تو اس بدنام زمانہ اور رسوائے عالم گروہ وہابیہ دیوبندیہ کی چھپی ہوئی گندی تصویر اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھی جا سکتی ہے اور اس حقیقت کا فیصلہ نہایت آسانی سے کیا جا سکتا ہے کہ اسلامی پلیٹ فارم پر اہلسنت و جماعت کا ہی طبقہ اپنے ایمان اور عقیدہ کے لحاظ سے نہ صرف قابل اعتماد اور حق بجانب ہے بلکہ اعتماد و اعتبار کی سند بھی دیتا ہے۔

مولیٰ تعالیٰ اسلامیان عالم کو حق سمجھنے، حق کہنے، حق لکھنے، حق پر چلنے، حق پر عمل کرنے اور حق کی حمایت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ حبیبک رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

محمد صابر القادری نسیم بستوی۔

نزیل بمبئی۔ ۳؍ ذی قعدہ ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۷؍ اکتوبر ۱۹۷۷ء

جواہرِ درخشندہ

پاسبانِ ملت خطیبِ مشرق حضرت علامہ مشتاق احمد صاحب قبلہ نظامی الہ آبادی دامت برکاتہم العالیہ

آج سے چند ماہ پیشتر عزیز گرامی مناظر اہلسنت، خطیب الہند، جناب مولانا قاری منصور علی خاں صاحب نے زیرِ مطالعہ کتاب کی ترتیب و تالیف کا ذکر کیا تھا۔ جس پر میں نے اپنی ٹوٹی پھوٹی رائے بھی دی تھی۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ اس قدر جلد یہ کتاب منظرِ عام پر آ جائے گی عزیز گرامی کا خط ملا کہ اپنی رائے بھیجدو۔

میرے اپنے خیال میں اس موضوع پر جتنا بھی لکھا جائے وہ کم ہے۔ میں اس رائے سے قطعاً متفق نہیں کہ یہ بہت پرانا میٹر ہے اور گڑے مردوں کو اکھاڑنے سے کیا فائدہ؟ حیرت ہے! گڑے مردے تو نظر آتے ہیں مگر مردوں نے جو برسرِ پیکار فوج چھوڑی ہے وہ چلتے پھرتے جنازے نظر نہیں آتے۔ مجھے معاف کیا جائے یہ بکواس یا تو نادان دوستوں کی ہے یا دیوبند کے ایجنٹوں اور دلالوں کی، جس آواز پر کان لگانا بھی تضیع اوقات کے مترادف ہے۔ عصرِ حاضر میں دیوبندیت ایک چلتی پھرتی مشین ہے۔ شرک و بدعت اور اتباع سنت کے غلط پروپیگنڈے کے بل بوتے یہ مذہب اہلسنت کو ڈائنامیٹ کرنا چاہتی ہے۔

ان کے ترکش کا تیر ہمارے ہی کلیجے کو نشانہ بناتا ہے۔ ہم نہیں کراہیں گے تو کون کراہے گا؟ ظالم کی ہاں میں ہاں ملانے والوں کی کمی نہیں، مگر مظلوم کو کوئی ساتھی نہیں ملتا۔ ؎

انصاف کو آواز دو انصاف کہاں ہے۔

اگر ہم اپنی طرف سے کچھ کہتے یا لکھتے ہوں تو ہماری زبان پر پہرہ بٹھانا اور ہماری انگلیوں کو تراشنا

Scanned with CamScanner

انصاف کو زندگی دینا ہے۔ لیکن اگر انہیں کہا یا لکھا ہم قوم تک پہونچاتے ہوا ، تو احسان فراموشی
کی حد سے گزر کر محسن کش بننا انصاف و دیانت کا خون نہیں تو اور کیا ہے ؟
مجھے دریافت کرنے دیجئے اگر ان حوالے جات کا پیش کرنا جرم و خطا ہے تو زینت اوراق
بنا کر مارکیٹ و بازار میں لانے والے جرائم پیشہ مجرموں کی دنیا کیا سزا تجویز کرے گی ؟

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

مجھے افسوس ہے کہ میں زیر مطالعہ کتاب کو مکمل نہ دیکھ سکا مگر جس موضوع پر کتاب کی ترتیب
ہے ہو سکتا ہے اس پر اس طرح کے سوالات قائم کئے جائیں اس لئے یہ چند سطریں لکھی گئی ہیں
تاکہ ذہن کو مضامین کے قبول کرنے میں زحمت نہ ہو۔ دشمنان مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کے
رد میں کچھ کہنا یا لکھنا یہ عصری مزاج ہی کا تقاضہ نہیں بلکہ یہی سنت الٰہیہ ہے جس پر قرآن حکیم کی
متعدد سورتیں اور آیات مبارکہ شاہد عدل ہیں۔ (جس کا جی چاہے اس کی طرف رجوع کرے)

عزیز گرامی مولانا منصور علی خاں ایک علمی خانوادے کے چشم و چراغ ہیں۔ مذاہب
باطلہ کا رد کرنا انہیں وراثت میں ملا ہے۔ خاندانی ورثہ کو ضائع کرنے والے ناخلف ہوتے ہیں۔
خلف کی نشانی یہ ہے کہ آباء و اجداد کی وراثت کو چار چاند لگائے۔ یہ قلم ہی کے
نہیں میدان خطابت کے بھی شہسوار ہیں۔ ابھی حیدرآباد کی سرزمین پر مسلسل ۲۲ روز
بادل کی طرح گرجتے اور بجلی کی طرح تڑپتے رہے۔ ویسے وہاں نہ جانے کتنے
موسمی ساون بھادوں آئے مگر موصوف کی تقریروں نے وہاں کی کایا پلٹ دی۔

ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء اللهم زد فزد

حیدرآباد کا پروگرام شیخ طریقت ، گل گلزار قادریت
سیف دکن علامہ مولانا سید کاظم پاشاہ
کی کامیاب قیادت کا نتیجہ ہے۔

ہمیں امید ہے کہ زیر مطالعہ کتاب بہ نظر قبول دیکھی جائے گی اور عوام دیوبندیت کی مکروہ و گھناؤنی صورت کو بہ نظر حقارت دیکھیں گے۔ خدا مرتب کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مشتاق احمد نظامی

نزیل "دیارِ خواجہ" بھیلواڑہ (راجستھان)

کاشانہ فاروق پہلوان

یکم ذی الحجہ ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۳ ر نومبر ۱۹۷۷ء

Scanned with CamScanner

حقیقت

کی

بات

Scanned with CamScanner

وجودِ کائناتِ دو جہاں جن کی بدولت ہے
ان ہی کا ذکر کرنا میرے مسلک میں عبادت ہے

دنیا کے تمام مذاہب کے ماننے والے اپنے رہبر و پیشوا کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اپنے رہبر و رہنما کی بارگاہ میں ادب و تعظیم ملحوظ رکھتے ہیں۔ ادب و تعظیم کی جتنی بھی اقسام ہو سکتی ہیں ان کو بروئے کار لاکر دیگر مذاہب والوں پر یہ بات ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارا پیشوا ہمیں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے اور بعض مذاہب والے تو تعظیم و ادب کی منزلوں سے اتنا آگے بڑھے کہ "خدا کا بیٹا" "خدا کا شریک" اور نہ جانے کیا کیا کہہ گئے اور بعض اتنا نیچے گرے کہ "گاؤں کا چودھری" اور اپنا بڑا بھائی سمجھنے لگے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے دونوں باطل۔

بحمدہٖ تعالیٰ مسلمانان اہلسنت اس افراط و تفریط دونوں سے پاک و صاف ہیں، مسلک اہلسنت ایک ایسی شاہراہ ہے جس راہ کے چلنے والے نہ تو رسالت کا ڈانڈا خدا سے ملاتے ہیں اور نہ ہی کاندھا ملاکر برابری کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسا صاف سیدھا بے غبار مسلک ہے جو شریعت اسلامیہ کے دائرہ میں رہتے ہوئے احکام الٰہیہ کی پابندی کرتے ہوئے۔ امام الانبیاء، سید المرسلین، آمنہ کے لعل، شفاعت کے تاجدار حضور سیدنا **محمد رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عرش پناہ میں ادب و تعظیم بجا لاتا ہے۔ ؎

تم ذات خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو
اللہ ہی کو معلوم ہے کیا جانیے کیا ہو

اور بارگاہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ادب و تعظیم بجالانا یہ قانون کسی انسان کا قانون نہیں بلکہ قوانین الٰہیہ میں سے ایک قانون ہے۔ آئیے اور قرآن عظیم کا اعلان سماعت فرمایئے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ ۚ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝

(سورۂ فتح ۲۷ واں پارہ رکوع ۱)

بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔

(ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

Scanned with CamScanner

غور فرمایئے کس قدر اہتمام اور شان کے ساتھ شہنشاہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کا حکم دیا جا رہا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد فوراً حکم ہو رہا ہے کہ اب ہمارے رسولِ محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر کرو۔ اب اس کے بعد عبادت کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں صدر الافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین صاحب قبلہ مراد آبادی علیہ الرحمۃ والرضوان کنز الایمان کے حاشیہ پر اپنی تفسیر خزائن العرفان میں ارشاد فرماتے ہیں۔ صبح کی تسبیح میں نماز فجر اور شام کی تسبیح میں باقی چاروں نمازیں داخل ہیں سچ فرمایا اس صدی کے مجدد اعظم سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

دوسرے مقام پر ارشاد باری ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝	اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو۔ بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔
(سورہ حجرات ۲۶ واں پارہ رکوع ۱)	(ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

قرآن نے کس قدر صاف اور واضح اعلان فرمایا کہ اے ایمان والو! ہمارے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عالی میں نشست و برخواست گفت و شنید غرضیکہ ہر معاملہ میں ادب و تعظیم کا دامن ہاتھوں سے چھوٹنے نہ پائے۔ تم نہیں جانتے کہ ان کی بارگاہِ عالی وقار میں بے ادبی کا انجام کیا ہوگا۔ اسی آیت کریمہ سے متصل دوسری آیت میں اس کی وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ	اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے نبی کی آواز سے۔ اور انکے

كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

(سورۂ حجرات ۲۶ واں پارہ رکوع ۱) (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جو کچھ اونچا سنتے تھے اور خود بلند آواز تھے۔ انہیں حکم ہوا کہ اس بارگاہ میں آواز پست رکھو۔ حضرت ثابت اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد خانہ نشین ہو گئے۔ بارگاہ نبوی میں حاضر نہ ہوئے۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی غیر حاضری کا سبب حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا۔ جو حضرت ثابت بن قیس کے پڑوسی تھے انہوں نے حضرت ثابت بن قیس سے دریافت کیا۔ وہ بولے کہ میں تو دوزخی ہو چکا ہوں۔ میری آواز اونچی ہو گئی۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تمام حال عرض کیا۔ حضور سراپا رحمت و کرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رحمت بھرے انداز میں فرمایا کہ ان سے کہدو وہ جنتی ہیں۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ادنیٰ سے ادنیٰ بے ادبی کفر ہے۔ کفر ہی ایسا جرم ہے جس سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔
ہوشمندوں اور دانشوروں سے میرا سوال ہے کہ جب اس مقدس بارگاہ میں اونچی آواز میں بولنے سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں تو کسی اور بے ادبی جرأت و بے باکی کا ذکر ہی کیا۔؟

کس قدر اہتمام کے ساتھ بارگاہ محبوب کا ادب تعلیم فرمایا جا رہا ہے۔ ان کے حضور چلا کر نہ بولو۔ انہیں عام القابات سے نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ چچا، ابا، بھائی نہ کہو۔

قرآن نے اس مقام پر وعید فرمائی۔ اور جب اس تعلیم پر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عامل ہوئے تو اب ان مقدس ہستیوں کے اجر و ثواب کو ارشاد فرمایا جا رہا ہے۔

Scanned with CamScanner

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝	بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کیلئے پرکھ لیا ہے۔ ان کیلئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

(سورۂ حجرات ۲۶ واں پارہ رکوع ۱) (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا۔ کے نازل ہونے کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق و حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بہت احتیاط لازم کرلی اور خدمت اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض و معروض کرتے۔ ان ہی حضرات کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

تصویر کے دونوں رخ قرآن مجید کی روشنی میں آپ کے سامنے پیش ہیں۔ محبوب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کی جائے تو بخشش اور ثواب عظیم کی شاندار بشارت ہے۔ اور اگر خدانخواستہ اس مقدس حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے ادبی و گستاخی کی تو عذاب کی دل ہلا دینے والی وعید ہے۔ گفتگو آگے بڑھے اس سے پیشتر اس مقام پر ذرا توقف کیجئے اور اپنے ضمیر سے فیصلہ لیجئے کہ آپ ان دونوں جماعتوں میں سے کس جماعت کے دفتر میں اپنا نام درج کرانا پسند فرمائیں گے؟ کسی بھی فیصلہ سے پیشتر یہ ذہن نشین فرمالیں کہ قبر کی تاریک و ہولناک تنہائی سے لیکر میدان محشر میں نفسی نفسی کے عالم تک صرف ایک ہی ذات دستگیری کرنیوالی ہے اور وہ ذات ہے شہسوار شفاعت، سیاح لامکاں حضور رحمت ہر دو عالم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی۔ یاد رکھئے کوئی مولانا مولوی۔ امیر جماعت اور حضرت جی مدد کو نہ آئیں گے۔

ایمانی صلاحیتوں اور جذبۂ وفاداری کی سرشاری کے ساتھ قرآن عظیم کا ایک اور اعلان

سماعت فرمائیں۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ

اور نہ کسی مسلمان مرد اور نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے۔ اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی بہکا

(سورۂ احزاب ۲۲ واں پارہ رکوع ۵) (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

یہ آیت کریمہ حضرت زینب بنت جحش اسدیہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش اور ان کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب کے حق میں نازل ہوئی۔ اس آیت کریمہ سے جہاں اور باتیں معلوم ہوئیں وہیں یہ مسئلہ بھی ظاہر ہوا کہ آدمی کو رسولِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت ہر حال میں اور ہر امر میں واجب ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں اور بات اسی مقام پر ختم نہیں ہوتی۔ بلکہ آگے ارشاد باری ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے کھلا ہوا گمراہ ہے۔

ایک اور مقام پر عظمت رسالت کا یوں اعلان کیا جاتا ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

(سورۂ نور ۱۸ واں پارہ رکوع ۹) (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

اَلْعَظَمَةُ لِلّٰہ! محبوب کو پکارنے کے بارے میں بندوں کو قانون دیا جا رہا ہے اور آپس میں ایک دوسرے کو پکارنے کی طرح رسول عالی وقار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پکارنے پر پابندی عائد کی جا رہی ہے تو کسی اور گستاخی یا جرائت کا انجام کیا ہوگا؟

انصاف و دیانت کے ساتھ قرآن کا ایک اور قانون سماعت فرمالیں۔ ارشاد خداوندی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔

(سورۂ بقر پہلا پارہ رکوع ۱۳) (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

اس آیۂ کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کرتے رَاعِنَا یا رسول اللہ۔ مطلب یہ کہ حضور ہمارے حال کی رعایت فرمایئے یعنی کلام اقدس ہم سمجھ نہ سکے، سرکار دوبارہ ارشاد فرمائیں یا ہم کو سمجھنے کا موقع عنایت فرمائیں۔ یہودیوں کی زبان میں یہ کلمہ سوءِ ادب کے معنی رکھتا تھا۔ انہوں نے یہی کلمہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں گستاخی کی نیت سے کہنا شروع کیا۔ حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن یہ کلمہ یہودیوں کی زبان سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں بے ادبی کرتے ہوئے سنا تو حالت جلال میں فرمایا اے خدا کے دشمنو! تم پر اللہ کی لعنت نازل ہو۔ اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا تو اس کو قتل کردوں گا۔ یہودیوں نے جواب دیا کہ اے سعد ہم پر آپ برہم ہوتے ہیں مگر یہی کلمہ تو خود مسلمان بھی بولتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ افسردہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ اور اسی موقع پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ انبیائے کرام کی بارگاہ میں تعظیم و توقیر اور ان کی بارگاہ میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے۔ اور ایسا کلمہ بھی بولنا منع ہے جس سے دشمنوں کو بے ادبی کا موقع حاصل ہو۔ مقام غور و فکر ہے کہ اس دیوبندی گروپ کیلئے جو کھلم کھلا صاف صریح توہین نبوت کر رہے ہیں اور پھر بھی توحید کے تنہا ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں۔

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

غرض قرآن مجید کی ایک آیت کیا سینکڑوں آیات عظمت رسالت کا اعلان کر رہی ہیں اور نہ جانے کتنے مقامات پر رب کائنات نے اپنے بندوں کو رسول کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عرش پناہ کا ادب تعلیم فرمایا ہے۔

میں ابتدا ہی میں عرض کر چکا ہوں کہ اہلسنت وجماعت کی راہ افراط و تفریط دونوں سے پاک وصاف ہے۔ شریعت کے احکام اور قوانین خداوندی کے حصار میں رہ کر ہم اپنے مقدس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر بجالاتے ہیں۔ اہلسنت وجماعت پر مخالف طبقہ کا بہتان ہے کہ "سنیوں نے اپنے رسول کو خدا سے بڑھا دیا"۔ معاذ اللہ ایسے یتیم العقل کو کون سمجھائے کہ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمد اعبدہ ورسولہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ علمائے اہلسنت کی بات تو بڑی بلند و بالا ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ کوئی دیوبندی کسی عام سنی کے بارے میں بھی یہ نہیں بتا سکتا کہ اس نے کبھی اشارے کنائے کی زبان میں اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کہا ہو یا خدا سے بڑھایا ہو۔ العیاذ باللہ من ذالک اللہ تعالیٰ حضرت خطیب مشرق، پاسبان ملت۔ مناظر اہلسنت، مخدوم گرامی مرتبت علامہ مشتاق احمد صاحب قبلہ نظامی الہ آبادی دامت فیوضہم المبارکہ کی عمر میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ آج اہلسنت وجماعت کے نہ جانے کتنے امور ان کی چشم و ابرو کے منتظر ہیں۔ پورے ملک میں ان کی خطابت اور تحریر کی دھوم ہے اور جہاں جاتے ہیں مسلک اہلسنت کی نشر و اشاعت ان کا مقصد اولین ہوتا ہے۔ ایک تبہ بمبئی میں تقریر کے دوران حضرت خطیب مشرق نے مخالفین کے اس اعتراض پر کہ "رسول کو خدا کے برابر

Scanned with CamScanner

کر دیا بلکہ بڑھا دیا۔" کا بڑا پیارا جواب ارشاد فرمایا۔ فرماتے ہیں کہ برابر کرنے یا بڑھانے کا سوال تو اس وقت پیدا ہوگا جبکہ پہلے مخالف طبقہ یہ ثابت کرے کہ" یہ خدا کی حد ہے"۔ خدا کی حد ثابت ہوجائے تو اس کے بعد یہ اعتراض صحیح ہوگا کہ خدا کی حد ہے۔ اس کے برابر کیا تو خدا کے برابر کرنے کے اور اس حد سے بڑھایا تو بڑھانے کے مترادف ہوگا۔ ہمارا پروردگار تو اپنی ذات وصفات دونوں میں غیر متناہی اور لامحدود ہے۔ اس کی کوئی انتہا نہیں۔ اب جب اہلسنت کے عقیدے کے مطابق رب کائنات کی حد نہیں انتہا نہیں تو یہ الزام ہی باطل ہوگیا کہ خدا کے برابر کردیا یا بڑھا دیا۔ معاذ اللہ۔ سیدنا امام احمد رضا مجدد اعظم فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلک اہلسنت کی بڑی پیاری وضاحت فرمائی۔ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہیں۔ ؎

تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ کہ کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

ذہن حاضر ہو تو یہ بات بھی محفوظ فرمالیں کہ لفظ رسول زبان سے ادا ہونے کے ساتھ ہی یہ بات عقیدے میں آگئی کہ **رسول** اس مقبول بارگاہ بندے کو کہتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے وحی بھیجی ہو۔ اب جبکہ رسول کا مطلب واضح ہوگیا اور اقرار رسالت کرنیوالا رسول ماننے کے ساتھ ان کو اللہ کا بندہ تسلیم کررہا ہے تو پھر اعتراض کی کیا گنجائش باقی رہ گئی۔؟

ہم ڈنکے کی چوٹ پر اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ ہر سنی مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ رسولِ رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ لیکن کیسے بندے؟ تو اس تفصیل کو دو لفظوں میں یوں سمجھیں ؎ " بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"۔

میری ان تمام گذارشات کا واضح مطلب یہ ہے کہ اللہ کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

Scanned with CamScanner

کی تعظیم کا حکم رب کائنات نے اپنی عبادت سے پہلے فرمایا۔ اس مقدس بارگاہ میں ذراسی بے ادبی پر اعمال اکارت ہونے کی وعید بیان فرمائی گئی۔ اور جو حضرات ادب و توقیر ملحوظ رکھتے ہیں ان کے لئے ثواب عظیم کی بشارت عظمیٰ دی گئی۔ اسی حکم قرآن کی روشنی میں اہلسنت وجماعت رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تعظیم و توقیر بجالاتے ہیں اور آخر میں اپنے عجز و انکسار کا یوں اظہار کرتے ہیں ؎

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں

خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

مگر آپ حیرت میں پڑجائیں گے اور آپ کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو جائیں گی جب آپ یہ سماعت فرمائیں گے کہ اسی آسمان کے نیچے اور اسی زمین کے اوپر ایک ایسی بھی مخلوق ہے جس نے "توھین رسول" کو اپنا شعار بنالیا ہے جس کا اوڑھنا بچھونا عظمت رسالت سے انکار کرنا ہے۔ جس کے قلب و جگر میں رسولِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض و عناد بھرا ہوا ہے۔ یہ وہی گروپ ہے جس کی بنیاد آج سے تقریباً ڈیڑھ دو سو سال پہلے محمد[1] ابن عبد الوھاب نجدی نے رکھی۔ خیال رہے کہ یہ اسی نجد کا رہنے والا ہے جسکی طرف اشارہ فرما کر مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس سرزمین میں فتنے اور زلزلے پیدا ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ دیکھئے کتب احادیث۔ اسی محمد ابن عبد الوہاب نجدی کو "ابن عبد الوھاب نجدی" کے نام سے بھی جانا پہچانا جاتا ہے۔

ص[1] محمد ابن عبد الوہاب نجدی کے حالات و واقعات معلوم فرمانے کیلئے میرے والد محترم محبوب ملت، غازی دین و ملت اسد السنۃ حضرت علامہ مفتی الحاج ابو المظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب قبلہ قادری علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصنیف "ابن عبد الوہاب کی کہانی" ملاحظہ فرمائیں جس وقت یہ کتاب شائع ہوئی تھی اس وقت دیوبندی وہابی گروپ کے تمام اکابر کے پاس روانہ کی گئی مگر آج تک کسی نے جواب نہیں دیا۔

Scanned with CamScanner

ایک فریب کا ازالہ

سادہ لوح مسلمانوں کو فریب دینے کیلئے "وھابی" سینہ تان کر اور گلے کی رگیں پھلا پھلا کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ " وھاب " اللہ کا نام ہے ۔ " وھابی " کا مطلب اللہ کا بندہ ، اللہ والا اور صرف عوام کے ہی سامنے اس کا اظہار نہیں کرتے بلکہ سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی کے قتل کیس[۱] میں سشن کورٹ بمبئی میں بیان دیتے ہوئے ایک وہابی گواہ نے وہابی کی یہی تشریح کی تھی۔ مطلب یہ کہ موقع بے موقع ہر جگہ وہابی لفظ وہابی کی یہی تشریح کرتے ہیں۔ خدا کیلئے آپ ان کے فریب کا شکار نہ ہوں ۔ خیال رہے کہ وہابی کو وہابی ابن عبدالوہاب نجدی کی نسبت سے کہا جاتا ہے ۔ اور اگر یہ بات تھوڑی دیر کو مان بھی لی جائے تو اللہ کا نام وہاب نہیں بلکہ وَهَّاب ہے ۔ قرآن کی گواہی موجود ہے اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۔ اب اگر وہابی کو وہاب کی نسبت سے وہابی کہا جاتا ہے تو وہابی نہیں بلکہ وَهَّابی کہا جانا چاہیئے ۔ مگر کوئی بھی وَہّابی نہیں کہتا بلکہ سب وہابی کہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ صرف دھوکہ ہے اور عوام کو گمراہ کرنے کی ناکام کوشش ہے ۔

اسی ابنِ عبدالوہاب نجدی نے عربی زبان میں کتاب التوحید لکھی۔ جس کی ہندستان میں اردو زبان میں " تقویۃ الایمان " کے نام سے اسمٰعیل دہلوی قتیل و ذبیح نے اشاعت کی ۔ صرف بوتل بدل گئی ۔ ورنہ شراب وہی تھی جس کو محمد ابن عبدالوہاب نجدی نے نجد کے ریگستانوں میں کشید کیا تھا ۔ گویا شراب کہنہ در جام نو کی مثال ہوئی ۔

ص[۱] یہ کیس ، ۱۰ر ستمبر ۱۹۵۵ء بروز سنیچر اس واقعہ کے تحت دائر ہوا تھا کہ جب وہابی دیوبندی اپنا امام لے کر سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی میں آئے ۔ اور زبردستی اپنا امام کھڑا کرنا چاہا ۔ جس کے نتیجہ میں ان کے ہی بمبئی کا مشہور وہابی حاجی جان محمد جیواجی کا مسجد سے سو قدم کے فاصلہ پر قتل ہو گیا اور اس کے بعد میرے والد صاحب محترم علیہ الرحمۃ والرضوان نیز دس سنی مسلمان گرفتار ہوئے ۔ مقدمہ چلا ۔ اللہ تعالیٰ کے مجوبین کے صدقہ میں سشن کورٹ سے ان گیارہ سنیوں کو باعزت رہائی حاصل ہوئی ۔ اس مقدمہ کی تمام کاروائی ایک اہم دستاویز اور تابناک تاریخ ہے ۔ اس کی ترتیب کا کام میں نے شروع کر دیا ہے طباعت کا انتظار فرمائیں منصور رضوی

Scanned with CamScanner

ہندستان میں وہابی گروپ نے اپنا مرکز اول دیوبند ضلع سہارنپور کو بنایا اور اب دیوبند کی نسبت سے یہ گروپ دیوبندی کے نام سے موسوم ہوا۔

اس دیوبندی گروپ کے ایک "عظیم سپوت" بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی کی ایک عبارت ملاحظہ فرمائیں۔ دیوبندی گروپ کے یہ وہ عظیم وکبیر اور البیلے فرزند ہیں جو بچوں کا پاجامہ کھول دیا کرتے تھے۔ آپ حیران نہ ہوں۔ اس گروپ میں بڑے بڑے رنگیلے اور عاشق مزاج لوگ موجود ہیں۔ اس کی مزید تفصیل آپ دیکھیں گے تو بے ساختہ آپ کی زبان سے نکلے گا "بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ"۔ آیئے پہلے "دیوبندی گروپ کے بڑے میاں" "قاسم العلوم والخیرات" کا انداز دیکھئے۔ اس کو ذہن میں رکھیں کہ "بڑے میاں" کی یہ حرکت اسی گروپ کے "چھوٹے میاں" "باورچی خانہ کے ناظم اعلیٰ" اور "امور خانہ داری کے نگراں" مولوی اشرف علی تھانوی بیان کر رہے ہیں۔

تعارف:۔

> "مولانا (یعنی قاسم نانوتوی) بچوں سے ہنستے بولتے بھی تھے اور جلال الدین صاحب صاحبزادہ مولانا محمد یعقوب سے جو اس وقت بالکل بچے تھے بڑی ہنسی کیا کرتے تھے۔ کبھی ٹوپی اتارتے کبھی کمربند کھول دیتے تھے"۔ صلہ
>
> (اشرف التنبیہ صفحہ ۴۰)

اب یہ راز تو دیوبندی گروپ کے ذمہ دار بتائیں کہ کمربند کھول کر کون سی تعلیم دی جاتی تھی؟ ہم تو صرف اتنا جانتے ہیں کہ رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا الحیاء شعبة من الایمان۔ حیا ایمان کا ایک درجہ ہے۔ جن کے پاس ایمان ہی نہیں انکے پاس حیا کہاں ہوگی۔

صلہ یہی واقعہ ارواح ثلثہ صفحہ ۲۶۸ حکایت نمبر ۲۶۵ میں بھی درج ہے۔ منصور رضوی۔

Scanned with CamScanner

یہ تو درمیان کی ایک بات صرف دیوبندی گروپ کے بت سمیاں مسٹر قاسم العلوم و الخیرات" کے تعارف کیلئے بیان کی گئی۔ اب آیئے اصل عبارت کی جانب جو ان کے ہی قلم سے نکلی ہوئی عبارت ہے۔

نبی اور امتی میں مساوات

"انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں"۔

تحذیر الناس ص۵

یہی وہ مقام ہے جہاں توہین رسول کے شعلے اچھی طرح بھڑک اٹھے اور یہ عبارت زبان قلم کے ذریعہ صفحۂ قرطاس پر منتقل ہوگئی۔ یہی وہ گروپ ہے جس کے متعلق رسول کائنات مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چودہ سو برس پیشتر مجمع صحابہ میں ارشاد فرمایا کہ قرب قیامت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ ان کو اپنی نماز روزے پر غرور ہوگا وہ اپنے اعمال پر گھمنڈ کریں گے۔

یہ مدہوش اور بے پاک نمازی اپنے غرور میں اس قدر آگے بڑھے کہ امتی تو امتی امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے برابری ہی نہیں بلکہ آگے بڑھنے کا مدعی ہوگیا۔

اور یہ دعویٰ بھی اس مقدس اور صاحب عزت رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جن کے بارے میں قرآن عظیم ارشاد فرماتا ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ط۔

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔

(سورہ بقر تیسرا پارہ) (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ وہ حضور پرنور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Scanned with CamScanner

ہیں کہ آپ کو بدرجات کثیرہ تمام انبیا علیہم السلام پر افضل کیا۔ اس پر تمام امت کا اجماع ہے۔ اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے۔ آیت میں حضور کی اس رفعت و مرتبت کو بیان کیا گیا ہے اور نام مبارک کی تصریح نہیں کی گئی۔ اس سے بھی حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علو شان کا اظہار مقصد ہے کہ ذات والا کی یہ شان ہے کہ جب تمام انبیائے کرام پر فضیلت کا بیان کیا جائے تو سوائے ذات اقدس کے یہ وصف کسی پر صادق ہی نہ آئے۔ اور کوئی اشتباہ راہ نہ پا سکے حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے وہ خصائص و کمالات جن میں آپ تمام انبیاء علیہم السلام پر فائق و افضل ہیں ... آپ کا کوئی شریک نہیں۔ بے شمار ہیں کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا درجوں بلند کیا۔ ان درجوں کے شمار کا کوئی ذکر قرآن کریم میں نہیں فرمایا۔ تو اب کون حد لگا سکتا ہے (خزائن العرفان) معلوم ہوا کہ آقائے رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ شان ہے جس کا کوئی اندازہ ہی نہیں لگا سکتا۔ آخری منزل تو صرف یہ ہے کہ ؎

یا صاحب الجمال و یا سید البشر	من وجھک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ہم اس کو محسوس کرتے ہیں کہ آپ کے ذہن پر بار ہوگا۔ مگر تجدید ذہن کی خاطر پھر ایک مرتبہ دیوبندی گروپ کے بڑے میاں مسٹر قاسم العلوم والخیرات" مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کی عبارت اور دہرا لیجئے۔

> انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں۔ بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔
>
> تحذیر الناس صفحہ ۵

اب فیصلہ کا تمام تر دار و مدار آپ کے ایمان و ضمیر پر ہے کہ قرآن مجید فرمائے کہ

Scanned with CamScanner

درجوں بلند کیا۔ عارفانِ حق فرمائیں سے

بعد از خدا بزرگ تو ئی قصہ مختصر

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب ؛ ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

یارسول اللہ حبیبِ خالق یکتا توئی ؛ برگزیدۂ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

وہی نورِ حق وہی ظلِ رب ہے ان ہی سے سب ہے ان ہی کا سب

نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

میں صدقہ انبیا کے یوں تو سب محبوب ہیں لیکن

جو سب پیاروں سے پیارا ہے وہ محبوب خدا تم ہو

ایسی ایک دو نہیں ہزاروں لاکھوں مثالیں ہیں۔ مگر یہ سب عشق و محبت عرفان و فیضان کا عطیہ ہے اور جن کے دل اس عطیۂ الٰہی سے یکسر خالی ہوں ان کے لیۓ تو صرف اتنا ہی عرض کرنا ہے کہ

محبت کو سمجھنا ہے تو ناصح خود محبت کر

کنارے سے کبھی اندازۂ طوفاں نہیں ہوتا

یہ عشقِ رسول غلامیٔ مصطفٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہکتے ہوۓ لالہ زار ایک طرف اور دیوبند کی غلاظت کا بدبو دار ڈھیر ایک طرف کہ" امتی عمل میں نبی کے برابر ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں"۔ اللہ کے مقدس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے برابری بلکہ بڑھنے کا دعویٰ اگر کسی اور نے کیا ہوتا تو آج نہ جانے کیا عالم ہوتا۔ مگر افسوس کہ مسلمان کہلانے والوں اور مسلمانوں ہی کو کلمہ پڑھانے والوں، ستو اور چنے کے تھیلے بغل میں دبا کر "انڈین ہیں" بنسکی مسجدوں کو دھرم شالہ اور گیسٹ ہاؤس بنانے والوں کے مسلّم مقتدا و پیشوا مولوی قاسم نانوتوی نے یہ کفری عبارت لکھی اور آج تک دیوبندی گروپ کے کسی بڑے چھوٹے نے اس عبارت سے اپنی نفرت و بیزاری کا اظہار نہیں کیا۔ سب کے مونہوں میں دہی جما ہوا ہے۔

میرے دوست! آج آپ کو ان گندم نما جو فروش مولویوں کے بارے میں فیصلہ

کرنا ہے اور یقین داشتا ہی کی اس بنیاد پر نیچماد صادر کرنا ہے کہ کل میدان محشر میں جب کوئی مددگار و چارہ ساز نہ ہوگا اس موقع پر دستگیری و چارہ سازی فرمائیں گے ۔ انیس بیکساں، چارہ ساز درد مندان، تاجدار کائنات سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

عزیز بچہ کو ماں جس طرح تلاش کرے
خدا گواہ یہی حال آپ کا ہوگا
کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوا اِلٰی غَیْرِیْ
مرے حضور کے لب پہ اَنَا لَهَا ہوگا

جب آپ کسی غیر کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا سکتے ہیں تو آج ان آستین کے سانپوں کے بارے میں بھی آپکو سوچنا ہوگا غور کرنا ہوگا ۔ فیصلہ سنانا ہی ہوگا ۔

مرید سادہ تو رو رو کے ہو گیا تائب
خدا کرے کہ ملے شیخ کو بھی یہ توفیق

یہ دیوبندی گروپ کے ایک سپوت تھے جن کی ایک عبارت آپ نے دیکھی ۔ خیال رہے کہ یہی مولوی قاسم نانوتوی ہیں جنہوں نے اسی کتاب تحذیر الناس میں مسئلہ ختم نبوت پر تیشہ زنی کی ہے ۔ اب ترتیب وار تینوں عبارتوں کو ملاحظہ فرمائیے ۔

مسئلہ ختم نبوت

> عوام کے خیال میں رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں ۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں ۔
>
> تحذیر الناس صفحہ ۳

ف ہم اہلسنت وجماعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں ۔ منصور رضوی ۔

Scanned with CamScanner

جرأت و بے باکی کا اندازہ لگائیے کہ آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم و جلیل منصب "خاتم النبیین" کا کس طرح مذاق اڑایا جارہا ہے اور کس طرح بیک جنبش قلم مسئلہ ختم نبوت کو عوام کا خیال بتایا جارہا ہے۔ بات ابھی اسی مقام پر ختم نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک قدم آگے بڑھ کر ایک اور ایمان سوز عبارت ملاحظہ فرمائیے۔

> "یعنی اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں یا بالفرض آپ کے بعد بھی کوئی نبی فرض کیا جائے تو بھی خاتمیت محمدیہ میں فرق نہ آئے گا۔"
>
> حاشیہ تحذیر الناس صفحہ ۱۳

لگے ہاتھوں ایک اور عبارت بھی پڑھ لیجئے۔

> "بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔"
>
> تحذیر الناس صفحہ ۲۵

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ دیکھا آپ نے عداوتِ رسول کے کینسر کا پھوڑا کس طرح اپنا بدبودار مادہ خارج کر رہا ہے۔ ہمارا پروردگار جو علیم و خبیر ہے اس رب قدیر نے قرآن میں میرے اور تمام جہاں کے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرما کر صبح قیامت تک ان گستاخوں اور بے ادبوں کی دہن دوزی فرما دی۔ ارشادِ ربانی سنیئے

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔
(سورہ احزاب ۲۲ واں پارہ رکوع ۴)

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔
(ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو گیا۔ اب کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتیٰ کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب قرب قیامت میں نازل ہوں گے تو اگرچہ پہلے نبوت ورسالت پا چکے ہیں مگر اب نزول کے بعد شریعت محمدیہ پر عمل فرمائیں گے۔ وہ کوئی نیا قانون نہ لائیں گے بلکہ قانون محمدی پر خود عمل فرمائیں گے اور اس کی تبلیغ بھی فرمائیں گے۔ اور حضور کے قبلہ کعبہ معظمہ ہی کی طرف رخ فرما کر نمازوں کو ادا فرمائیں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آخر الانبیا ہونا قطعی اور یقینی ہے۔ نص قرآنی بھی اس پر وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حد تواتر کو پہونچی ہوئی ہیں سب سے ثابت ہے کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی ورسول ہونے والے نہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے۔ (خزائن العرفان)

قرآن مبارک کی آیت و تفسیر کی روشنی میں ہم نے آپ کے سامنے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا بیان کر دیا اور ساتھ ہی ساتھ دیوبندی گروپ کے بڑے میاں مسٹر قاسم العلوم والخیرات مولوی قاسم نانوتوی کی کتاب "تحذیر الناس" کی عبارات بھی پیش کر دیں' مقدمہ آپ کے ایمان ومحبت رسول کی عدالت میں پیش ہے اور خیال ہے کہ آپ کے کاندھے کے دو فرشتے "کراماً کاتبین" آپ کے فیصلہ کے منتظر ہیں۔ اور آج جو بھی فیصلہ آپ کریں گے وہ کل میدان محشر میں رب دو عالم کی بارگاہ میں آپ کے سامنے ہوگا۔ اور اس وقت کوئی بہانہ قابل قبول نہ ہوگا۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

یہ تو تھے دیوبندی گروپ کے "قاسم العلوم والخیرات" اب ذرا کچھ وقفہ کے لئے دیوبندی گروپ کے "قطب العالم" "خاتم الاولیاء والمحدثین" "مخدوم الکل" "مطاع العالم" اور "ماوائے جہاں" مولوی رشید احمد گنگوہی کی بھی کچھ سن لیجئے۔ آپ اتنے القابات وخطابات دیکھکر ضرور حیران ہوں گے۔

مگر حیرانی دور فرمائیے یہ تمام القابات وخطابات میرے اپنے نہیں بلکہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرنے کے بعد جب ان کے حاشیہ نشینوں اور کفش برداروں نے ان کے غم میں "مرثیہ" شائع کیا تو اس مرثیہ کے صفحہ اول پر ایک درجن القابات ہیں جن میں سے میں نے صرف نصف درجن پر فی الوقت اکتفا کیا ہے اور بقیہ نصف درجن دوسرے کسی وقت کیلئے ادھار کر دیئے ہیں۔ اندیشہ صرف یہ تھا کہ پورے ایک درجن القاب سن کر کسی کو بدہضمی نہ ہو جائے۔ یہ اسی دیوبندی گروپ کے اپنے مولوی کے بارے میں القابات ہیں جو اللہ کے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتا ہے۔

بڑا بھائی

جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو فرمانبرداری کا حکم ہے ہم ان کے چھوٹے ہیں سو ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہیئے۔

تقویۃ الایمان صفحہ ۵۲

اور سنیئے

"انسان آپس میں بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے وہ بڑا بھائی ہے سو اس کے بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے"

تقویۃ الایمان صفحہ ۵۲

"اور اپنے پیغمبر خدا کی تعریف میں حد سے مت بڑھو کہ نصاریٰ کی طرح کہیں مردود نہ ہو جاؤ"

تقویۃ الایمان صفحہ ۵۳

Scanned with CamScanner

ذرہ ناچیز سے کمتر

"اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیا اور اولیا اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔"

تقویۃ الایمان صفحہ ۴۸

دل کی شقاوت اور عداوتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازہ لگا۔ یہ سب انبیاء اور اولیا، ذرہ ناچیز سے بھی کمتر۔ مطلب یہ کہ ذرہ ناچیز کا تو کچھ مقام ہے۔ مگر یہ مقدس اور عظیم ہستیاں اس سے بھی کمتر ہیں۔ معاذاللہ۔ یہاں تو ذرہ ناچیز سے کمتر لکھا۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔"

عنادِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چند منہ بولتی تصویریں اور ملاحظہ فرمائیں۔

چمار سے ذلیل

"اور یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے "چمار" سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔"

تقویۃ الایمان صفحہ ۱۲

انصاف کو آواز دو انصاف کہاں ہے۔ چمار سے بھی ذلیل کا مطلب بھی وہی ہوگا کہ چمار کا تو کچھ مقام و مرتبہ بھی ہے مگر ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ چمار سے بھی ذلیل ہے۔ کہاں ہیں وہ علم و فن کے دعویدار جو علمائے اہلسنت پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ "سنی علماء تو گالیاں دیتے ہیں"۔ "سنی عالم لڑائی جھگڑے کی بات کرتے ہیں۔" میں آپ سے انصاف کا طالب ہوں۔ خدارا جانبداری سے کام نہ لیں اور آپ خود فرمائیں کہ دیوبندی مولویوں نے اللہ کے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور اللہ کے دیگر محبوبین کو گالیاں دیں گستاخیاں کیں اور سنی علمائے کرام نے عوام کو باخبر اور ہوشیار کرنے کیلئے ان گستاخانہ ایمان سوز عبارتوں کو عوام کی عدالت میں پیش کر دیا۔

Scanned with CamScanner

اب آپ ہی بتائیں چوری کرنا جرم ہے یا چور کا نام و پتہ بتانا جرم ہے۔ آگ لگانے والا مجرم یا آگ بجھانے والا مجرم؟۔ ہر انصاف پرور و عقلمند یہی کہے گا کہ چوری کرنا جرم ہے، چور سے باخبر کرنا جرم نہیں بلکہ انجانوں کو ایک خطرناک سگنل سے آگاہ کرنا ہے۔ آگ لگانے والا مجرم ہے اور آگ بجھانے والا محسن جو اپنے خرمن حیات و متاع ایمان کی حفاظت کررہا ہے۔ بس سن لیجئے کہ ایسے ہی دیوبندی گروپ آگ لگانے والا گروپ ہے اور اہلسنت تو محض اپنا دفاع کررہے ہیں۔ دیوبندی گروپ نے جو آگ لگائی ہے یہ حضرات اس آگ کو بجھاکر ملت پر احسان فرمارہے ہیں۔ اور یہ بھی ذہن نشین فرمالیں کہ کتاب تقویۃ الایمان "آگ لگانے والی کتاب" ہے۔ گواہی میری نہیں بلکہ خود مصنف کتاب مولوی اسمٰعیل دہلوی قتیل کی گواہی ملاحظہ فرمائیے۔ جو اقبالی مجرم ہے۔

بتارہے ہیں تری انجمن کے سناٹے
کہیں قریب ہی شعلوں کی بات ہوتی ہے

آگ لگانیوالی کتاب

مولوی اسمٰعیل صاحب نے تقویۃ الایمان اول عربی میں لکھی تھی چنانچہ اس کا ایک نسخہ میرے پاس، ایک نسخہ مولانا گنگوہی کے پاس اور ایک نسخہ مولوی نصر اللہ خاں خورجوی کے کتب خانہ میں بھی تھا۔ اس کے بعد مولانا نے اس کو اردو میں لکھا۔ اور لکھنے کے بعد اپنے خاص خاص لوگوں کو جمع کیا .... چند سطر کے بعد اور ان کے سامنے تقویۃ الایمان پیش کی اور فرمایا کہ میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آگئے ہیں۔ اور بعض جگہ تشدد ہوگیا ہے مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے شرک جلی لکھدیا گیا ہے۔ ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی

اشاعت سے سورش ضرور ہوگی ______ چند سطر کے بعد
گو اس سے سورش ہوگی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔

ارواح ثلثہ حکایت صفحہ ۵۹، ۸۰، ۸۱

خود مصنف کتاب تقویۃ الایمان کا یہ تبصرہ ہے کہ تقویۃ الایمان کے شائع ہونے سے سورش ہوگی اور سورش ہوئی۔ گھر گھر میں اختلاف ہوا۔ گاؤں گاؤں میں فساد ہوا اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے " انگریزوں کا ایجنٹ" یہ نام نہاد شہید کاش اس نے سوچا ہوتا کہ مسلمانوں میں اختلاف پیدا کر کے میں دنیا میں انگریز سرکار کی خوشنودی تو حاصل کر لوں گا مگر کل میدان محشر میں میرا حال کیا ہوگا؟

میں انصاف پسند طبقہ کو پھر ایک بار زحمت دوں گا کہ اسی مقام پر ایک اور حوالہ دیکھتے چلیں۔ وہ کتاب جس کے متعلق خود مصنف کا یہ کہنا ہے کہ اس میں ذرا تیز الفاظ آ گئے ہیں۔ شرک خفی کو شرک جلی لکھدیا ہے۔ اس کی اشاعت سے سورش ہوگی۔ اس کتاب کے بارے میں دیوبندی گروپ کے بڑے میاں "قطب العالم" "فرقۂ زاغیہ[1] کے امام" رشید احمد گنگوہی کا ایک فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

تقویۃ الایمان عمدہ کتاب

کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ اور سچی کتاب اور موجب قوۃ و اصلاح ایمان کی ہے اور قرآن و حدیث کا مطلب پورا اس میں ہے۔ اس کا مولف ایک مقبول بندہ تھا

فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۴۳

صہ ا مولوی رشید احمد گنگوہی نے ہی زاغ معروفہ (کالا کوا) کھانا ثواب لکھا ہے۔ ملاحظہ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۳۲ ــ اسی وجہ سے یہ نیا خطاب دیا گیا۔

Scanned with CamScanner

نگاہوں پر بار نہ ہو تو ایک عبارت اور ملاحظہ فرمایئے۔

عینِ اسلام :-

> اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور شرک و بدعت میں لاجواب ہے۔ استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں۔ اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے۔ اس کے رکھنے کو جو برا کہتا ہے وہ فاسق اور بدعتی ہے۔
>
> فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۱۱۵۔

صفحہ ۴۳ پر گنگوہی صاحب نے لکھا کہ تقویۃ الایمان سچی کتاب ہے اور صفحہ ۱۱۵ پر تحریر کیا کہ اس کا رکھنا پڑھنا اور عمل کرنا "عین اسلام" ہے جبکہ مصنف کا کہنا تھا کہ اس میں شرک خفی کو شرک جلی لکھ دیا ہے۔ مطلب یہ کہ شریعت اسلامیہ جس امر کو شرک خفی فرمائے اس کو شرک جلی تسلیم کرنا عین اسلام ہے۔ آپ غور فرمایئے کہ کس دیدہ دلیری سے کتاب تقویۃ الایمان کی طرفداری میں اسلامی احکامات کو پس پشت ڈال دیا گیا۔" اور گھریلو شریعت" کے احکامات جاری کر کے مسلمانوں کے ایمان تباہ کرنے کی منظم سازش کی گئی۔ بہر حال یہ تو ذیلی گفتگو صرف اس لئے آگئی کہ جو گروپ اللہ کے مقدس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو "ذرہ ناچیز سے کمتر" "گاؤں کا چودھری" اور" بڑا بھائی" کہنے کا دعویدار ہے مَعَاذَاللّٰہ وہی دیوبندی گروپ رشید احمد گنگوہی کو "مخدوم الکل" "مطاع العالم" "ماوائے جہاں" "قطب العالم" اور نہ جانے کیا کیا القابات سے یاد کر رہا ہے۔ جو قانون رسولِ اعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ ذی وقار کیلئے ان دین کے باغیوں نے مرتب کیا تھا وہی قانون خود اپنے مولانا کے بارے میں کیوں توڑ دیا گیا ہے

گرگٹ جیسی فطرت ان کی
صورت بھی دو رنگی دیکھی

الله رے خود ساختہ قانون کا نیرنگ
جو بات کہیں فخر وہی بات کہیں ننگ

آیئے دیوبندی گروپ کے ان ہی "قطب العالم" رشید احمد گنگوہی کا تعارف حاصل کرلیں تاکہ آئندہ ان کی شخصیت کے سمجھنے میں مدد ملے۔

تعارف

> "سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر"۔
>
> تذکرۃ الرشید حصہ دوم صفحہ ۱۷

قرآن عظیم کا ارشاد ہے :۔

قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله ویغفرلکم ذنوبکم والله غفور الرحیم

اے محبوب تم فرما دو لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تیسرا پارہ۔ سورہ آل عمران۔ رکوع ۴۔

رب کائنات کا ارشاد ہے کہ رسول محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کرو۔ مگر "فرقہ زاغیہ کے بانی و امام" کا فرمان یہ ہے کہ اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔ مطلب یہ کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کرنیوالا ہدایت و نجات یافتہ نہ ہوگا۔ بلکہ جو شخص رشید احمد گنگوہی کی اتباع کرے وہ ہدایت و نجات والا ہوگا۔ اب اس کا فیصلہ تو دیوبندی گروپ کے موجودہ ذمہ دار کریں کہ وہ سارے کے سارے اس زمانہ میں کس کی اتباع کر رہے ہیں؟ اللہ کے مقدس و معظم رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یا اپنے گروپ کے غوث الاعظم[1] رشید احمد گنگوہی کی۔

یہ بات یہیں پر ختم نہیں ہوگئی بلکہ گنگوہی جی کا ایک اور اعلان ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] دیوبندی گروپ رشید احمد گنگوہی کو غوث الاعظم بہت ... تسلیم کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو تذکرۃ الرشید حصہ اول صفحہ ...

حق کا وعدہ

حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری زبان سے غلط نہیں نکلوائے گا۔

ارواح ثلاثہ حکایت ۳۰۸ ص ۲۹۲

چلئے! فرصت ہوگئی۔ شکوک و شبہات کی تمام دیواریں ٹوٹ گئیں۔ اب تو دیوبندی گروپ کے تمام افراد کو رشید احمد گنگوہی کی اتباع کرنے میں کوئی دشواری نہ ہوگی۔ حق تعالیٰ نے وعدہ فرمالیا ہے کہ کبھی غلط نہیں نکلوائیگا۔ لہٰذا اب کھائیں تمام دیوبندی کالا کوا اور ہولی، دیوالی کی پوری کچوری اور جب کھا چکیں تو اس کا ایصال ثواب کردیں اپنے امام کے نام جس کی زبان سے کبھی غلط نہیں نکلا۔ اور جس کی اتباع آج کے زمانہ میں ہدایت و نجات کا ذریعہ ہے۔ واقعی کتنی عمدہ غذاؤں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ نہ دھیلا خرچ ہو نہ پائی اور مزے سے "کوے کی بریانی" "کوئے کے کوفتے" "تندوری کوا" "کوے کے کباب" "کوے کا دوپیازہ" سب دسترخوان پر حاضر۔

یہ کوا خور دیوبندی گروپ کے بڑے میاں رشید احمد گنگوہی رسول محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کس دیدہ دلیری اور بے باکی کے ساتھ گستاخی کر رہے ہیں۔

بے ایمانی کی انتہا

الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلادلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہے۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

براہین قاطعہ ص ۵۵

انصاف کو آواز دو ۔ کس طرح بے باکی اور جرأت کے ساتھ شان رسالت کا مذاق اڑایا جا رہا ہے ۔ کہاں ابلیس اور کہاں باعث تخلیق کائنات رسول رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے " چہ نسبت "خاک" را با عالم پاک ۔

مگر یہ دیوبند کا بھادیو بول رہا ہے کہ قرآن میں شیطان و ملک الموت کے وسعت علم کی دلیل ہے ۔ مگر حضور مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسعت علم پاک کی کوئی دلیل نہیں ۔ بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کی زیادتی ثابت کرنا شرک ہے ۔

قرآن تو علم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح بیان فرما رہا ہے ۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ — اور تمہیں سکھا دیا جو تم نہ جانتے تھے
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ○ — اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے ۔

(۵واں پارہ ۔ سورہ نساء ، ارکوع) (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

مگر نہ جانے دیوبندی گروپ کی یہ کون سی توحید ہے کہ وسعت علم کی دلیل قطعی شیطان کے لئے تسلیم کرنے میں شرک ہو نہ بدعت اور وسعت علم کی دلیل قطعی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے قرآن سے ثابت ہونے کے باوجود شرک ۔ دنیا کا دستور و قاعدہ ہے کہ ہر ایک اپنے بڑے کی بڑائی کرتا ہے ۔ اب اگر دیوبندی گروپ بھی شیطان ابلیس لعین کی بڑائی نہ بیان کریں تو کون کرے گا ۔ اس لئے کہ ؎

پیدا ہوئے وہابی تو ابلیس نے کہا
لو آج ہم بھی صاحب اولاد ہو گئے ۔

آپ کی آنکھیں خون کے آنسو روئیں گی جب آپ "دیوبندی گروپ کے ایک اور سپوت" "امور خانہ داری کے ناظم اعلیٰ" "واقف امراض خبیثہ" اور دیوبندی اکھاڑے کے مشہور و معروف "لنگوٹ باز" مولوی اشرف علی تھانوی کی تحریر ملاحظہ فرمائیں گے ۔

مگر ٹھہریئے ۔ معمول کے مطابق پہلے موصوف کا تعارف خود ان کی زبانی سنئے

فرمالیں پھر آگے بڑھیں۔

خوبصورت تعارف:۔

ایک بار حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب ..... نے بسبیل گفتگو فرمایا کہ یہ شیخ زادہ کی قوم بڑی خبیث ہے۔ ایک شخص نے اسی مجلس میں کہا کہ حضرت آپ بھی تو شیخ زادہ ہیں، بے ساختہ فرمایا کہ "میں بھی خبیث ہوں"۔ اور میں یہ کہا کرتا ہوں کہ یہ شیخ کی قوم نطرتی ہوتی ہے

الافاضات الیومیہ حصہ پنجم ص۸۱

اپنی زبان سے خبیث اور نطرتی ہونے کا اقرار آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ نظروں پر بوجھ نہ ہو تو ایک دو حوالہ اور ملاحظہ فرمالیں تاکہ نطرتی ہونے میں شک باقی نہ رہے۔

رکابی میں کتے کا پلہ

فرمایا کہ ایک صاحب تھے سیکری کے ہماری سوتیلی والدہ کے بھائی۔ بہت ہی نیک اور سادہ آدمی تھے۔ والد صاحب نے ان کو ٹھیکہ کے کام پر رکھ چھوڑا تھا ایک مرتبہ کسی سرائے سے گرمی میں بھوکے پیاسے پریشان گھر آئے اور کھانا نکال کر کھانے میں مشغول ہو گئے۔ گھر کے سامنے بازار ہے۔ میں نے سڑک پر سے ایک کتے کا پلہ چھوٹا سا پکڑ کر گھر لا کر ان کی دال کی رکابی میں رکھ دیا۔ بے چارے روٹی چھوڑ کر کھڑے ہو گئے۔

الافاضات الیومیہ حصہ چہارم ص۲۰۳

نطرتی ہونے کا ایک اور نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

Scanned with CamScanner

سر پر پیشاب

فرمایا میں ایک روز پیشاب کر رہا تھا بھائی صاحب نے آکر میرے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ ایک روز ایسا ہوا کہ بھائی پیشاب کر رہے تھے میں نے ان کے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔

— الافاضات الیومیہ حصہ چہارم صفحہ ۲۷۴

شرارت اور بد تہذیبی کے نمونہ ملاحظہ فرماتے جایئے۔ ستم تو یہ ہے کہ ان باتوں کو خود تھانوی جی فخریہ انداز میں بیان کر رہے ہیں۔ اور فرما رہے ہیں۔

دور کی سوجھی...

غرض جو کسی کو نہ سوجھتی تھی وہ ہم دونوں بھائیوں کو سوجھتی تھی

— الافاضات الیومیہ حصہ چہارم صفحہ ۲۷۴

غالباً اسی موقع کے لیے کسی نے کہا ہے ؎

رات شیطاں کو خواب میں دیکھا
ساری صورت جناب کی سی تھی

" دیوبندی گروپ کے حکیم الامت" کا بڑا خوبصورت تعارف آپ نے حاصل کر لیا۔ اب آیئے اس ناپاک اور گندی عبارت کی طرف جو ہر صاحب ایمان کی غیرت کو چیلنج ہے اور جس عبارت کو پڑھنے کے بعد آپ کو اقرار کرنا پڑے گا کہ تھانوی جی کو صرف بچپن ہی میں وہ بات سوجھتی تھی جو کسی اور کو نہ سوجھے بلکہ یہ فطرت بڑھاپے میں بھی برقرار رہی۔ اور ایسی شدید توہین آقائے کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عرش پناہ میں کی جو کسی اور نے نہ کی۔

Scanned with CamScanner

دل کا کینسر

> پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کون سی تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔
>
> حفظ الایمان صفحہ ۸ ص۱

شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت، امام المناظرین حضرت مولانا حافظ قاری مفتی الحاج ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے آج سے اکتیس سال پہلے ۸ رجون ۱۹۳۶ء کو بمدرسہ ضلع فیض آباد دیوپی میں ایک تاریخی اور عظیم الشان اجلاس میں تقریر فرماتے ہوئے اس عبارت حفظ الایمان پر گفتگو فرمائی ص۲ اور ارشاد فرمایا۔

ص۱ حفظ الایمان کے نئے ایڈیشن میں اس عبارت کو حذف کر دیا ہے اور اس جگہ دوسری عبارت لکھدی ہے۔ مگر یہ بات قابل غور ہے کہ جب دیوبندی گروپ کے مولویوں کے نزدیک اس عبارت میں کوئی نقص یا توہین نہ تھی تو عبارت تبدیل کیوں کی گئی۔ یہ عبارت تبدیل کرنا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ علمائے اہلسنت و جماعت کا اعتراض حق و صحیح ہے۔ حق وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ جب جان بچانے کی کوئی صورت نہ رہی تو عبارت بدل ڈالی۔ مگر توہین رسول کا عذاب دیکھئے کہ عبارت تبدیل کی توبہ نہ کی۔ خیال رہے کہ عبارت کے بدل ڈالنے سے کفر ختم نہ ہوا۔ بلکہ وہ کفر اسی وقت ختم ہوگا جب سچے دل سے توبہ کی جائے۔

ص۲ حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کی اس مبارک تقریر کو حضرت مخدوم گرامی مرتبت خادم جلیل علامہ الحاج مفتی محمد وجیہ الدین صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ رضویہ ضیائیہ پیلی بھیت نے مرتب فرمایا اور مجاہد دین حق محترم جناب الحاج سیٹھ محمد ابراہیم صاحب (باقی آگے صفحہ

اس عبارت میں مولوی تھانوی صاحب نے علم غیب کی صرف دو ھی قسمیں بیان کیں۔ ایک کل علمِ غیب جس سے غیب کا ایک فرد بھی خارج نہ رہے اور اس کو عقلی و نقلی دونوں قسم کی دلیلوں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے باطل بتایا۔ اب حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے نہ رہا مگر بعض علمِ غیب۔ یعنی اس قدر علمِ غیب جو کل نہ ھو خواہ کتنا ھی کم یا کتنا ھی زیادہ ھو۔ اس کو حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے باطل نہیں بتایا بلکہ یوں

بعض علم غیب میں بھی حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر یعنی ہر خاص و
عام شخص کو بلکہ ہر صبی و مجنون یعنی ہر ایک بچہ ہر ایک پاگل کو بلکہ جمیع حیوانات و بہائم یعنی سب
جانوروں چوپایوں کیلئے حاصل ہے ۔ پیارے سنی بھائیو ! انصاف سے کہو کیا کوئی عیسائی
حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے متعلق یا کوئی یہودی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
متعلق یا کوئی پارسی اپنے مذہبی پیشوا زرتشت کے متعلق یا کوئی ہندو اپنے کسی اوتار کے متعلق ایسا
کہہ سکتا ہے کہ ان کو خدا کے برابر کل علم تو نہیں تھا ۔ ہاں خدا کے علم سے کم یعنی بعض علوم ان کو تھے
لیکن اس میں ان کی کچھ خصوصیت نہیں ۔ ایسا علم تو ہر چمار ہر بھنگی ہر بچے ہر پاگل ہر جانور ہر چارپائے
کو بھی حاصل ہے کیا کسی عیسائی یا یہودی یا پارسی یا ہندو کے مذہبی پیشوا یا اوتار کے متعلق
ایسا کہا جائے تو وہ اس کلام کو اپنے مذہبی پیشوا یا اوتار کی سخت اور شدید توہین نہیں سمجھے گا ۔ نبی
عیسائی یہودی، پارسی، ہندو، ہمارے آقا و مولیٰ حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذی صح
پر ایمان نہیں لاتے لیکن باوجود ایمان نہ لانے کے آج تک کسی عیسائی یہودی، پارسی ہندو نے
بھی ہرگز ایسا نہیں کہا کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ غیب کی باتوں کا جیسا علم
ہے ایسا تو ہر بچے، ہر پاگل، ہر جانور، ہر چوپائے کو بھی ہے ۔ آہ ! آہ ! نام نہاد مسلمانوں کا
مولوی کہلاتے ہوئے حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی شدید توہین اور سخت
گستاخی کی جارہی ہے اور پھر نہ صرف مسلمان ہونے کا دعویٰ بلکہ مسلمانوں کا مولوی ہونے کا دعویٰ باقی ہے

...... قادری رضوی حشمتی کانپوری نے اپنے صاحبزادے عزیزم محمد انوار الرضا حشمتی مرحوم کے ایصال
ثواب کیلئے "شمع منورہ نجات" کے نام سے مفت میں شائع کیا جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین یہ تقریر ایمان
افروز ہے جس سے لاجواب ہو کر دیوبندی گروپ کے افراد نے حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان پر مقدمہ
دائر کر دیا اور آخر میں حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کی شاندار فتح ہوئی ۔ دیوبندی شدید طور پر ذلیل و خوار ہوئے
دیکھئے کتاب فرحت افزا فتح مبین ۔ منصور رضوی ۔

پیارے سنی بھائیو! تم اگر کسی وہابی، دیوبندی سے یوں کہدو کہ تمہارے مولویوں اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، قاسم نانوتوی، عبدالشکور کاکوروی کو خدا کے برابر تو علم ہرگز نہ تھا۔ ہاں خدا سے کم یعنی بعض باتوں کا علم تھا تو ان بعض باتوں میں تھانوی، گنگوہی، انبیٹھوی، کاکوروی، نانوتوی کو کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم تو ہر کتے، ہر سور، ہر بیل، ہر گدھے کو بھی حاصل ہے۔ تو فوراً ہر وہابی، دیوبندی ایسا سنکر بگڑ جائیگا۔ بھیر جائیگا۔ لڑنے اور مرنے پر تیار ہو جائیگا اور شور مچانے لگے گا کہ تم نے ہمارے مولویوں کی توہین کی۔ آہ۔ آہ۔ افسوس افسوس۔ جیسی عبارت میں تھانوی، گنگوہی، انبیٹھوی نانوتوی، کاکوروی، صاحبان کی توہین ہے کیا ویسی عبارت میں ہمارے پیارے آقا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین نہ ہوگی۔ (شمع منور رہ نجات ص ۹،۸)

دیوبندی گروپ کے یہ چار بڑے، ہیں جنہوں نے آقائے کائنات، محسن انسانیت تاجدار انبیا، رحمت عالم، ساقی کوثر، شفیع محشر، خاتم النبیین، مختار ہر دو عالم حضور ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم کی بارگاہ میں شدید توہین و گستاخی کی اور ان تمام گستاخیوں کی بنیاد پر علمائے حرمین طیبین اور شام وعراق ومصر کے علمائے کرام نے فتویٰ دیا کہ یہ چاروں اکابر دیوبندیہ توہین رسول کے جرم کی بنیاد پر کافر و مرتد ہیں۔ اور ارشاد فرمایا مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ جو شخص ان کفریات پر اطلاع پانے کے بعد ان مولویوں کے کافر ہونے اور معذب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ ملاحظہ فرمائیں فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین۔

پھر اسی فتاویٰ حسام الحرمین کی تائید و تصدیق میں ہندستان کے علمائے کرام نے جو تصدیقات عطا فرمائیں وہ الصوارم الہندیہ علی مکر شیاطین الدیوبندیہ کے نام سے ۱۳۴۵ھ میں کتابی شکل میں شائع ہوا جس میں غیر منقسم ہندستان کے مشاہیر علمائے کرام نے فتویٰ دیا کہ

"حضرت رسولِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ مبارک
میں جو شخص عمداً و سہواً بھی گستاخی کرے اور آپ کی ادنیٰ
سے ادنیٰ توہین و تنقیص کا تقریراً یا تحریراً مرتکب ہو وہ اسلام
سے خارج اور مرتد ہے۔ جو شخص اس کافر اور بے ایمان کو مسلمان
سمجھتا ہو وہ بھی اسی کا حکم رکھتا ہے۔ اہانۃ الانبیاء
کفر عقائد کا صریح مسئلہ ہے اور رضا بالکفر بھی کفر ہے جیسا
کہ کتب اسلامیہ میں باتفاق جمہور علمائے متقدمین و متاخرین
مرقوم ہے۔ اس لئے ان اشخاص سے جو کہ حضرت رسول اکرم
علیہ الصلوٰۃ والسلام یا دیگر حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوات
والتسلیمات کی اہانت کریں نفرت و بیزاری ضروری و لازمی
امر ہے۔ الراقم (حضرت پیر سید) جماعت علی
عفا اللہ عنہ بقلم خود از علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ پنجاب"۔

الصوارم الہندیہ ص ۱۸

الصوارم الہندیہ سے یہ صرف ایک فتویٰ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب
قبلہ علیہ الرحمۃ کا نقل کیا ہے ورنہ اس میں دو سو اڑسٹھ (۲۶۸) علمائے کرام کے فتاویٰ
شامل ہیں۔

میرے بھائی! آج دیوبندی گروپ نوجوان ذہنوں کو یہ کہہ کر گمراہ کرتا ہے اور اپنے
کفریات پر پردہ ڈالتا ہے کہ سنی دیوبندی اختلاف نیاز فاتحہ، سلام و قیام، گیارہویں
بارہویں، عرس و چادر، کونڈے، اور حلوے۔ کھچڑے و شربت کا اختلاف ہے۔
میں پوری ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں کہ ایسا کہنے والا غلط کہتا ہے۔ آپ کو فریب
دے رہا ہے۔ یاد رکھئے سنی وہابی، دیوبندی اختلاف نیاز فاتحہ کا اختلاف نہیں

بلکہ عظمت مصطفیٰ توہین مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اختلاف ہے۔ یہ ایمان و کفر کا اختلاف ہے۔ کاش! یہ بات آپ کے قلب و جگر میں نقش ہو جائے کہ فاتحہ دینا ایمان نہیں۔ حلوہ پکانا ایمان نہیں۔ عرس کرنا ایمان نہیں۔ لیکن اللہ کے مقدس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی صفات و عظمت کے ساتھ ماننا ایمان بلکہ جان ایمان ہے۔ سچ فرمایا اس صدی کے مجدد سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

اور ان کی بارگاہ میں ذرہ برابر توہین و گستاخی دارین کے خسران کا سبب ہے۔

ہم نہایت صفائی کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہیں کہ دیوبندی گروپ صرف اس بات کا مجرم نہیں کہ وہ فاتحہ و نیاز سلام و قیام نہیں کرتا۔ بلکہ دیوبندی گروپ بنیادی طور پر اس بات کا مجرم اور پاپی ہے کہ اس گروپ کے اکابر نے رسول کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں توہین و گستاخی کی اور آج تک اپنی اسی توہین و گستاخی پر قائم ہیں۔

خیال رہے کہ دیوبندی اس بات کے مجرم نہیں کہ میلاد شریف کی محفل نہیں کرتے بلکہ وہ اس بات کے پاپی اور دوشی ہیں کہ رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد پاک کو کنہیا کے جنم کی طرح بتلاتے ہیں۔ حوالہ ملاحظہ فرمائیں

عداوت کی انتہا:-

> اب ہر روز کون سی ولادت مکرر ہوتی ہے۔ پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال

کرتے ہیں، یا مثل روافض کے نقل شہادت اہل بیت ہر سال
مناتے ہیں۔ معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا اور خود یہ
حرکت قبیحہ قابل لوم حرام وفسق ہے۔ بلکہ یہ لوگ اس قوم سے
بڑھ کر ہوئے۔ وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں۔ ان کے یہاں
کوئی قید ہی نہیں۔ جب چاہے یہ خرافات فرضی بناتے ہیں۔

براہین قاطعہ صد ۵۲ فتاویٰ میلاد شریف صد ۱۳

ایمانی غیرتوں کو چیلنج ہے۔ رسول اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میلاد مبارک اور اس کی مثال
کنہیا کے جنم دن سے۔ کہاں گئی شرم وحیا۔ کہاں ہے جذبۂ حب رسول۔ وہ لوگ جو علمائے اہلسنت
پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ تقریروں میں گالی دیتے ہیں۔ گالی کے علاوہ یہ کچھ کہتے ہی نہیں وغیرہ وغیرہ
ان سے میرا سوال ہے کہ انصاف سے بتلائیے اللہ کے مقدس ومحترم رسول علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی بارگاہ میں اس سے زیادہ بدترین گالی اور توہین کیا ہوگی کہ ان کے جشن میلاد کو کنہیا
کے جنم دن سے مثال دی جائے۔ اور اگر ہمارے علمائے کرام اس عبارت کی تردید کردیں تو
بجائے دیوبندی گروپ سے اس گستاخی پر مواخذہ کرنے کے آپ ہمارے علمائے کرام پر
الزام لگاتے ہیں۔ میرے بھائی گالی علمائے اہلسنت نہیں دیتے۔ بلکہ دیوبندی گروپ
نے جو گستاخیاں بے ادبیاں رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عرش پناہ میں
کی ہیں ان کی نشان دہی کردیتے ہیں۔ اور عوام کو ان سے باخبر کرتے ہیں ؎

چمن کی فکر بھی کر آشیاں کی فکر کے ساتھ
کدھر کو ٹوٹ پڑیں بجلیاں نہیں معلوم

امید کہ آپ یہ سمجھ گئے ہوں گے کہ میلاد شریف کی محفل نہ کرنا یہ ایک سعادت سے
محرومی اور خسران ہے مگر میلاد مبارک کی مجلس کو کنہیا کے سوانگ سے تشبیہ دینا جرم
اور پاپ ہے۔ جس کو کوئی بھی خوش عقیدہ سنی مسلمان برداشت نہیں کرسکتا۔

Scanned with CamScanner

مدعا یہ ہے کہ پھر ایک بار آپ کے قلب و جگر پر یہ الفاظ نقش ہو جائیں کہ وہابی دیوبندی اور سنی اختلاف فروعی اختلاف نہیں بلکہ اصولی اور بنیادی اختلافات ہیں۔ یہ صرف مسائل کا اختلاف نہیں بلکہ عقائد کا اختلاف ہے۔ ایمان و کفر کا اختلاف ہے۔

گفتگو کے اختتام پر صرف ایک قرآنی واقعہ اور سماعت فرمائیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک اونٹنی گم ہو گئی۔ صحابۂ کرام نے حضور سے دریافت کیا تو رسول ذی شان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری اونٹنی فلاں جنگل میں ہے۔ اس ارشاد عالی پر کچھ منافقین نے کہا۔

یحدثنا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان ناقة فلان بوادی کذا وکذا وما یدریہ بالغیب۔

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے یوں کہتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جنگل میں ہے ان کو غیب کی کیا خبر۔

ان لوگوں کا اتنا کہنا تھا کہ پروردگار عالم کی جباری و قہاری کا جلوہ نظر آتا ہے۔ اور آیت کریمہ نازل ہوتی ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے۔ تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

(دسواں پارہ سورہ توبہ ۸ واں رکوع) (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

اللہ اکبر شان جلال سے دل کانپ اٹھا۔ صاف اور واضح اعلان باری تعالیٰ ہے کہ تم کافر ہو چکے ہو مسلمان ہو کر۔ مقام غور و فکر ہے کہ جب آج سے چودہ سو سال پیشتر گستاخی اور توہین کرنے والوں کا ایمان سلامت نہ رہا تو آج دیوبندی گروپ توہین و عداوت

کا جو بازار گرم کئے ہوئے ہے وہ کس طرح مسلمان رہیں گے۔ ؟

ایک بار پھر قرآن کا اعلان ملاحظہ فرمائیں۔ ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول

لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَ کو ان پر اللہ کی لعنت ہے۔ دنیا و آخرت میں

اَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ہ اور اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے

(۲۲ واں پارہ۔ سورہ احزاب۔ دواں رکوع) (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

اسی مقام پر امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول ملاحظہ فرمائیں۔ شفا شریف میں فرماتے ہیں

اجمع المسلمون ان شاتمہ تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنیوالا کافر ہے اور جو بھی

کافر و من شک فی کفرہ وعذابہ اس پر مطلع ہو کر اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے

فقد کفر۔ میں شک کرے وہ بھی یقیناً کافر ہے۔

گفتگو کے بالکل آخری مرحلے میں آپ کے ایمان و ضمیر کی عدالت میں یہ مقدمہ پیش کرتا ہوں کہ

کیا آپ کے عزیز دوست کا دشمن آپ کی دوستی کا حقدار ہے۔ ؟

کیا آپ کے باپ کو گالی دینے والا آپ کی چاہت کا مستحق ہے ؟

کیا آپ کے خاندانی بزرگوں کو برا کہنے والا آپ کے ساتھ رہنے کے لائق ہے۔ ؟

اگر اس کا جواب نفی میں ہے اور یقیناً ہے تو اس کا بھی دو ٹوک فیصلہ کر دیجئے کہ کیا

اللہ کے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں توہین و گستاخی کرنے والا دیوبندی

آپ کی دوستی کا حقدار ہے۔ ؟

کیا رسول رحمت فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو گالی دینے والا دیوبندی

آپ کی چاہت کا مستحق ہے۔ ؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔

کسی بھی فیصلہ سے پہلے اتنا یاد رکھئے کہ قبر کی تاریک کوٹھری سے میدان محشر کی نفسی نفسی

بھی کوئی آپ کے کام نہیں آئیگا۔ نہ کوئی مولوی نہ کوئی امیر جماعت اور نہ ہی کوئی حضرت جی سوائے ایک ذات کے اور وہ ہیں شہسوار شفاعت سیدہ آمنہ کے لال ' اللہ کے محبوب آسمان نبوت کے آفتاب ' چرخ رسالت کے ماہتاب حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خیال رہے کہ ایک دل میں دو متضاد محبتیں نہیں رہ سکتی ہیں۔ یا تو رسولِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی الفت و محبت ہوگی یا رسول کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن و بدگو سے لگاؤ اور چاہت ہوگی۔

اپنی بات کے اس اختتامی موڑ پر میں قدر مطمئن ہوں کہ میں نے آپ کے ایمان و ضمیر کی عدالت میں حق و باطل کو خوب وضاحت سے پیش کر دیا اور قرآن و احادیث کی روشنی میں اہلسنت و جماعت کا مسلک نیز دیوبندی گروپ کی رسول دشمنی ان ہی کی تحریروں کے حوالے سے بیان کی ہے ہماری آہ اہمارے ہی دل کی آہ نہیں۔ نہ جانے کتنے دلوں سے نکل کے آئی ہے۔ خدا کرے ہم قبول حق کی صلاحیتوں سے مالا مال ہو کر دارین کی فیروز بختی سے ہم کنار ہوں ؎

محفل کا یہ سناٹا توڑے تو کوئی نازش
ساغر ہی چھلک جائے آنسو ہی ٹپک جائے

یہ تھی حقیقت کی بات۔ اب آیئے ہم خوابوں کی وادی میں قدم رکھیں اور آپ ان خوابوں کو پڑھ کر یہ اندازہ لگائیں کہ جو گستاخ فرقہ ہوش و حواس کی دنیا میں رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص کرتا رہا اس نے خوابوں کی دنیا میں بھی آقائے کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں وہ شدید گستاخیاں کی ہیں کہ الاماں الحفیظ۔
میری بات کی سچائی کے لئے بس ورق پلٹئے اور سر کی آنکھوں سے خوابوں کے وحشت ناک منظر دیکھئے۔
ہم اس قدر تو ہوش کے دشمن نہ تھے حضور دھوکے دیئے گئے ہیں بہاروں کی شکل میں

خواب

تعمیرِ آشیاں بھی ممکن نہیں ہے جن سے
کیا کیا وہ دیکھتے ہیں محلوں کے خواب یارو!

Scanned with CamScanner

دور ہوں لیکن بتا سکتا ہوں ان کی بزم میں
کیا ہوا ، کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے کو ہے

خواب نمبر ۱ دیوبند کی بنیاد

مدرسہ دیوبند کا ابتدائی تذکرہ کرتے ہوئے مفتی عزیز الرحمٰن بجنوری رقم طراز ہیں

> بنیاد کیلئے مختلف خیالات تھے کہ کس جگہ بنیاد ہونا چاہیئے۔ چنانچہ منقول ہے کہ شاہ رفیع الدین صاحب نے ایک خواب دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنی چھڑی سے نشان لگا کر فرما رہے ہیں کہ اس جگہ بنیاد ہونا چاہیئے۔ اور یہی وہ جگہ ہے جہاں آج نودرہ ہے۔
>
> تذکرہ مشائخ دیوبند ص ۱۷۲

کہاں تو دیوبندیوں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں وہ ناپاک عقیدہ جو تقویۃ الایمان میں درج ہے کہ "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" معاذ اللہ۔ مگر جب دیوبند کے مدرسہ کی شان بتائی ہوئی تو رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم خواب میں تشریف لا کر نشان لگا رہے ہیں۔ اب ان دونوں میں سے کیا صحیح اور کیا غلط ہے۔ اس کا فیصلہ "ارباب دیوبند" ہی کریں گے۔ آیئے ہم خوابوں کی وادی میں آگے بڑھیں سے آگے آگے دیکھیئے ہوتا ہے کیا۔

خواب نمبر ۲ جنت میں جھونپڑے

عنوان دیکھ کر حیران نہ ہوں۔ بلکہ خواب پڑھیں تاکہ معلوم ہو کہ دیوبندی گروپ کی یہ وہ جنت ہے جس میں محل نہیں ایوان و قصور نہیں بلکہ انگاروں بھرے جھونپڑے بنے ہوئے ہیں۔

Scanned with CamScanner

جس وقت دیوبند کے مدرسہ پر چھپر پڑے ہوئے تھے آپ نے
(مولوی یعقوب نانوتوی) نے خواب دیکھا کہ جنت میں مکان
کچے ہیں اور ان پر چھپر پڑے ہوئے ہیں۔ جب بیدار ہوئے تو
فرمایا الحمدللہ مدرسہ کے یہ مکان مقبول ہیں۔
تذکرۂ مشائخ دیوبند ص ۱۲۳

قرآن و احادیث اس بات پر شاہد ہیں کہ رب کائنات نے اپنی قدرت کاملہ سے ایمان والوں کیلئے جنت میں شاندار بمثال ایوان و قصور پیدا فرمائے ہیں۔ جنت کی کسی شئے کی مثال دنیا کی کسی شئے سے نہیں ہوسکتی۔ مگر یہ دیوبندیوں کی جنت ہے جس میں مکان کچے اور ان پر چھپر پڑے ہوئے ہیں۔ مقام غور و فکر ہے کہ آخر جنت میں چھپر کیوں نظر آئے۔ صرف اس لئے کہ مدرسہ دیوبند کی عظمت ظاہر ہو اور یہ بھرم آخری جملے نے کھول دیا کہ "الحمدللہ مدرسہ کے مکان مقبول ہیں"۔

کس کس کو دعا دیجئے کس کس کو تسلی
ہیں ان کی عنایت سے پریشان ہزاروں

خواب ۳ دیوبند کا بہی کھاتا

بنیاد اور دیوبند قبہ کے بارے میں آپ خواب ملاحظہ فرما چکے ہیں اب دیوبند کے بہی کھاتا یعنی حساب و کتاب کے بارے میں ایک خواب اور حاضر خدمت ہے۔

حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ دیوان محمد یسین مرحوم جو حضرت نانوتوی
(مولوی قاسم بانی مدرسہ دیوبند) کے خدام میں سے تھے۔ ان کا ذکر جہر
مشہور تھا۔ چند سطر کے بعد یکایک میں نے دیکھا کہ آسمان سے
ایک تخت اتر رہا ہے۔ اور اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Scanned with CamScanner

تشریف فرما ہیں۔ اور خلفائے اربعہ ہر چہار کونوں پر موجود ہیں۔ وہ تخت اترتے اترتے بالکل قریب آکر مسجد میں ٹھہر گیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفائے اربعہ میں سے ایک سے فرمایا کہ بھائی ذرا مولانا محمد قاسم کو بلا لو۔ وہ تشریف لے گئے اور مولانا کو لے کر آگئے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مولانا مدرسہ کا حساب لائیے۔ عرض کیا حضرت حاضر ہے۔ اور یہ کہہ کر حساب بتلانا شروع کر دیا اور ایک ایک پائی کا حساب دیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی اور مسرت کی اس وقت کوئی انتہا نہ تھی۔ بہت ہی خوش ہوئے۔ اور فرمایا کہ اچھا مولانا اب اجازت ہے۔ حضرت نے عرض کیا جو مرضی مبارک ہو۔ اس کے بعد وہ تخت آسمان کی طرف عروج کرتا ہوا نظروں سے غائب ہو گیا۔

ارواح ثلثہ حکایت نمبر ۲۴۴ صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴

اندازہ ہوتا ہے کہ شاید مدرسہ دیوبند کے حساب و کتاب میں غبن ہو گیا تھا اور "بیت المال" کے مال کو دیوبندی گروپ نے "مال البیت" سمجھ کر ہضم کر لیا تھا۔ اس لئے عوام میں اپنا بھرم قائم رکھنے کیلئے یہ واقعہ بیان کیا گیا کہ جس مدرسہ کا حساب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا ہو اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر اطمینان و مسرت کا اظہار فرمایا ہو تو اب کون بد نصیب ہوگا جو اس پر شک کرے۔

لیکن دل کی شقاوت نے یہاں بھی کام کر دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر خلفائے اربعہ میں سے ایک مولوی قاسم کو بلانے کیلئے گئے۔ کہاں وہ مقدس جماعت صحابہ میں عظیم المرتبت رفیع الشان حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور کہاں چودھویں صدی کی پیداوار مولوی قاسم نانوتوی منکر ختم نبوت زمانی۔

Scanned with CamScanner

مگر اب بھی دل نہ بھرا تو عداوت و شقاوت نے دوسرا رنگ دکھایا۔ اور آخر میں ایک جگہ یہ بھی لکھ دیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قاسم نانوتوی سے فرمایا کہ اچھا مولانا اجازت ہے آپ کے ایمان سے فیصلہ کا طالب ہوں۔ یہ زمین و آسمان جس مقدس ذات کیلئے پیدا کئے گئے۔ قرآن کی چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ (۶۶۶۶) آیات جنکی عزت و عظمت کے خطبے سنائیں۔ وہ بارگاہ عالی جس بارگاہ کی خدمت پر سید الملائکہ روح الامین حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام ناز کریں۔ وہ مقدس آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قاسم نانوتوی سے اجازت طلب کریں۔ یہ آسمان کیوں نہیں ٹوٹ پڑتا اور یہ زمین کیوں نہیں پھٹ جاتی۔ کیا اب بھی اور کوئی ثبوت چاہیے کہ دیوبندی گروپ اس گندے اور ناپاک فرقہ کا نام ہے۔ جو صبح و شام سوتے جاگتے گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہے۔ مدرسۂ دیوبند کی تاریخ ابھی ختم نہیں ہوئی۔ جاگتی آنکھوں سے ایک اور ہولناک خواب دیکھئے۔

وہ ارماں جو نہ نکلے دشمنی سے
نکلے جا رہے ہیں دوستی سے

خواب ۲ معلم کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدرسۂ دیوبند کے طالب علم

دیوبندی گروپ کے وہ بڑے میاں جن کے بارے میں آپ گذشتہ صفحات میں ملاحظہ فرما چکے کہ وہ خود اپنے بارے میں یہ فرما رہے ہیں کہ ”حق تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرما لیا ہے کہ میری زبان سے غلط نہیں نکلوائے گا“ یعنی فرقہ زاغیہ کے امام مولوی رشید احمد گنگوہی مدرسہ دیوبند کی شان و شوکت بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔ خواب ملاحظہ فرمائیے اور عداوتِ رسول کا جیتا جاگتا نمونہ دیکھئے۔

تعبیر کے گمان میں یہ آتا ہے کہ مدرسۂ دیوبند کی عظمت حق تعالےٰ کی

> درگاہ پاک میں بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگیا آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا کہ جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔
>
> براہین قاطعہ صفحہ ۳۰

عقل سے پیدل ہونے کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت چاہیئے کہ لفظ "کلام" جو اردو زبان میں مذکر بولا جاتا ہے جیسے کلام لکھا۔ کلام پڑھا۔ کلام سنا وغیرہ مگر وہی لفظ کلام " دیوبند جاکر مؤنث ہوگیا آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ یہ دیوبند والوں کی بڑی پرانی عادت ہے۔ یہاں بڑے بڑے مذکر مونث بنا دیئے گئے تفصیل آگے ملاحظہ فرمائیں۔ عذاب خداوندی دیکھیں کہ یہ علم وفضل کے نام نہاد دعویدار اب تک براہین قاطعہ کو نہ جانے کتنی مرتبہ شائع کر چکے ہیں مگر جب بھی چھپا تو یہی کہ "یہ کلام کہاں سے آگئی" یہ قہر وعذاب نہیں تو اور کیا ہے اس وقت اس کی مزید تفصیل عرض نہیں کرنا ہے۔ بلکہ یہ بات عرض کرنا ہے کہ وہ مقدس رسول محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو اس دنیا میں "معلم کائنات" بنکر تشریف لائے۔

حضرت کا علم علم لدنی ہے اے امیر
حضرت وہیں سے آئے ہیں لکھے پڑھے ہوئے

وہ مقدس آقا جن کے علم کا اعلان قرآن کی سیکڑوں آیات کر رہی ہیں۔ ان کے استاد ہونے کا دعویٰ دیوبندی مولویوں کو ہے۔ میں کہتا ہوں غیرت نہیں آتی۔ یہ منہ اور مسور کی دال۔ کہاں امتی اور کہاں امام الانبیاء سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عرش پناہ مگر یہ دل کا وہ ناسور ہے جو خواب کی راہ بہہ رہا ہے۔

مقام غور و فکر ہے وہ رسول جو جانوروں کی زبانیں، پتھروں کی صداؤں سے واقف ہوں، جنوں کی زبان سے باخبر۔ تمام انسانوں کی زبانوں کے عالم۔ درختوں کی زبانوں کو جاننے والے ہوں جن کی رسالت عامہ کا اعلان قرآن نے اس طرح فرمایا ہو۔

قُلْ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا۔ تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں۔

(نواں پارہ۔ سورۂ اعراف ۱۹واں رکوع) ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

ان کے بارے میں دیوبندی گروپ کا یہ عقیدہ کہ وہ اردو زبان سے ناواقف دبے خبر تھے اور دیوبند کے مدرسہ میں ہماری شاگردی کے بعد ان کو اردو زبان آئی۔ معاذ اللہ۔ بات یہیں پہ ختم نہیں ہوئی بلکہ خواب کے بعد فرقہ زاغیہ کے امام مولوی رشید احمد گنگوہی سبحان اللہ کے بعد یہ تعبیر بتائے کہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔ دلوں کی شقاوت اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عداوت کا منظر کھلی آنکھوں سے دیکھئے۔ کیا ستم ہے کہ یہ کلمہ پڑھنے والے ناموسِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کچھ بھی لحاظ و پاس کئے بغیر اپنی جھوٹی وکھوٹی عزت کے لئے عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھلونا بنائے ہوئے ہیں۔ اور اس کے بعد بھی ایمان واسلام کا کھوکھلا نعرہ۔ ؎

بے وجہ نہیں سورش طوفان کے سینے میں
موجیں متلاطم ہیں کشتی کو ڈبونے کو

اگر آنکھوں میں خمار ہو تو دور کیجئے اور جیتی جاگتی آنکھوں سے ایک اور بھیانک خواب دیکھئے۔

خواب۵ دیوبندیوں کا باورچی خانہ

آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں دیوبندیوں کے باورچی خانہ میں تیار ہونیوالے کوّے کے سالن اور کوّے کی بریانی کا معائنہ آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ میں اس وقت دیوبندی گروپ کے گستاخِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہونے کے ثبوت میں ایک ایمان سوز خواب کا منظر پیش کر رہا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں

ایک دن اعلیٰ حضرت (حاجی امداد اللہ صاحب) نے خواب دیکھا
کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہیں کہ جناب رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا کہ
"اٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے۔
اس کے مہمان علماء ہیں۔ اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔
تذکرۃ الرشید حصہ اول ص۴۶

ایمانی غیرتوں کو آواز دے رہا ہوں وہ مقدس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کی عظمت کا بیان آیات قرآن اس طرح کرے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۔ اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

(ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)
(۳۰ واں پارہ سورۂ الم نشرح)

جن کے ذکر کو رب دو عالم بلند فرما رہا ہے جن کے لئے حدیث قدسی میں لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ ارشاد ہوا۔ وہ عظیم و باعث ایجاد عالم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیوبندی مولویوں کا کھانا پکائیں۔ معاذ اللہ غیرت و حیا کہاں مرگئی۔ رسولِ رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے گھر کا باورچی بنائیں۔ اور اس کے بعد بھی ایمان و اعتقاد سلامت رہے۔ ستم تو یہ ہے کہ اپنے من مانے طریقہ پر جھوٹی عزت کی خاطر یہ خواب دیوبندیوں کو ہوئے اور سستی شہرت کی خاطر باقاعدہ ان کی اشاعت کی جارہی ہے۔ کیا کوئی ایسا نہیں کہ جس کے قلب میں عشق ہو ایمان کی غیرت ہو اور وہ اس پر غور و فکر کرے۔ سچ ہے یہ سب اندھے ہو کر اوندھے ہوگئے۔

ہم خوب جانتے ہیں نشیب و فراز کو
گذری ہے اپنی عمر اسی دھوپ چھاؤں میں

بات صرف خواب ہی پر ختم نہیں ہوئی۔ اس خواب کی تعبیر بھی مصنف کتاب تذکرۃ الرشید سے سنیئے۔

Scanned with CamScanner

اعلیٰ حضرت (حاجی امداد اللہ صاحب) کے اس مبارک خواب کی تعبیر حضرت امام ربانی محدث گنگوہی .... (رشید احمد گنگوہی) سے شروع ہوئی اس لیے کہ علماء میں آپ ہی پہلے عالم ہیں جو اعلیٰ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے۔

تذکرۃ الرشید حصہ اول ص ۴۶

سیاق و سباق ملاحظہ کیجئے۔ اس خواب اور تعبیر دونوں سے یہ مطلب برآمد ہوا کہ معاذ اللہ رسول ذی شان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشید احمد گنگوہی اور ان کے دوسرے پیر بھائی مولویوں کے لئے کھانا پکایا۔ رسول کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام پر برتری کا جنون اسی جگہ ختم نہیں۔ بلکہ مختلف گوشوں اور زاویوں سے یہ جنونی اور سر پھرے ناموس رسالت پر حملے کرتے رہے۔ آیئے اب ہمسری کا انداز دیکھئے۔

پھر اڑا لینا ہرے چاکِ گریباں کا مذاق
پہلے مجھ سے سبب چاک گریباں پوچھو

خواب ۶ گنگوہی کی جنم پستک

دعوۂ ہمسری کیلئے ذیل کا خواب ملاحظہ فرمائیں۔ گنگوہی جی کی جنم پستک کی ترتیب کے درمیان کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے عاشق الٰہی میرٹھی نے لکھا۔

اثنائے کتابت میں ایک صاحب دل دیندار شخص کا جن کی صورت میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ بسبیل ڈاک لفافہ پہونچا کہ میں نے خواب دیکھا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح لکھی جا رہی ہے اور ایک بزرگ نے تعبیر دی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ شریعت کے کسی کامل متبع کی سوانح کا اہتمام ہو رہا ہے۔

تذکرۃ الرشید حصہ اول صفحہ ۸

دیکھا آپ نے ہم سری کا ناپاک اور گندہ خیال۔ خواب دیکھنے والے نے اللہ کے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سوانح ترتیب دیئے جانے کا خواب دیکھا مگر برا ہو جھوٹی شہرت چاہنے والوں کا کہ تعبیر یہ نکالی کہ رشید احمد گنگوہی کی سوانح ترتیب دی جارہی ہے۔ میں نہیں کہتا خود عاشق الہٰی میرٹھی کے قلم سے ان کی تعبیر سنیئے۔

> پس مبارک ہو کہ یہ منامی بشارت تیرے ہاتھوں پوری ہو رہی ہے۔
>
> تذکرۃ الرشید حصہ اول صفحہ ۵

کہاں میرے آقا کی وہ مقدس سوانح جس میں حیات انسانی کا ناقابل ترمیم ضابطہ و دستور محفوظ ہے جو قیامت تک کی تمام اقوام عالم کیلئے درس بصیرت و موعظت ہے۔ کہاں رشید احمد گنگوہی کی وہ ناپاک اور گندی لائف ہسٹری جس میں نہ جانے کتنے گندے اور ناپاک واقعات درج ہیں۔ ایسے واقعات جو طبع سلیم اور پاکیزہ و صالح ذہنوں پر بارگراں ہیں۔ ایسی باتیں جو بدمعاشوں، چرسیوں کے درمیان بھی شاید نہ ہوتی ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ اگر ان باتوں کو یہاں پوری تفصیل سے درج کر دوں تو مستقل ایک کتاب علیحدہ سے تیار ہو جائے۔ اور میں یہ بھی محسوس کرتا ہوں کہ ہمارے قارئین کی شریف اور پاکیزہ طبیعتیں قطعاً اس کو قبول نہیں کریں گی۔ مگر شہادت و دلیل کی دنیا میں آنے کے بعد یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ صرف ہوا میں محل نہ بنایا جائے۔ ریت کی دیوار نہ کھڑی کی جائے۔ بلکہ دلائل و براہان کی روشنی میں ایسی بات کی جائے جو بیگانوں کے لئے بھی قابل قبول ہو۔ ملاحظہ فرمائیے۔

گیہوں کا دانہ

> ایک بار بھر مجمع میں حضرت کی کسی تقریر پر ایک نوعمر دیہاتی

بے تکلف پوچھ بیٹھا کہ حضرت جی عورت کی شرمگاہ کیسی ہوتی ہے؟ اللہ رے تعلیم سب حاضرین نے گردنیں نیچے جھکالیں۔ مگر آپ مطلق چیں بہ جبیں نہ ہوئے بلکہ بے ساختہ فرمایا جیسے گیہوں کا دانہ۔"

تذکرۃ الرشید حصہ دوم صفحہ ۱۰۰

کسی بھی تبصرہ سے پیشتر میں اپنے تمام ناظرین سے معافی کا طالب ہوں۔ میں قطعاً اس موقف میں نہیں تھا کہ اس قدر گندی اور بھونڈی عبارت درج کرتا۔ مگر دیوبندی گروپ کا اصلی اور صاف چہرہ آپ کے سامنے پیش کرنے کی غرض سے مجبوراً بادل ناخواستہ اس عبارت کو نقل کرنا پڑا۔

اس بھونڈے پن پر اسلامی ٹھیکیداروں کو شرم وحیا نہیں ہے۔ بلکہ اپنے گروپ کے امام کی تعریف و توصیف میں اس طرح اس گندے واقعہ کو بیان کر رہے ہیں جیسے رشید احمد گنگوہی نے کوہ ہمالہ کی چوٹی ماؤنٹ ایوسٹ پر اپنا قدم رکھ دیا ہو۔

کیا دیوبندی گروپ کی لغت میں 'شرم'، 'حیا'، 'غیرت'، 'لاج' نام کا کوئی بھی لفظ نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ چلو ہم مان لیتے ہیں کبھی گنگوہی صاحب کی کسی محفل میں ایسا واقعہ ہوا بھی ہو تو یہ کیا ضروری ہے کہ اس واقعہ کو کتاب میں بھی درج کر دیا جائے اور مزے لے کر بیان بھی کیا جائے۔ سچ ہے۔

خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ دیوبندی گروپ کے پاس شرم و حیا نام کی کوئی چیز نہیں۔ اس لئے کہ مخبر صادق رسولِ ذی وقار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

الحیاء شعبۃ من الایمان حیاء ایمان کا درجہ ہے۔

مطلب یہ کہ ایمان ہو تو حیا و شرم ہو اور جب ایمان ہی نہیں تو حیا و شرم کہاں؟

دلوں پر جبر کیجئے اور غیرت و حیا کی دنیا کو چیلنج کرنیوالا ایک اور خواب ملاحظہ فرمایئے۔

خواب ۷ داڑھی والی دلہن

شاید آپ عنوان دیکھ کر حیرت میں پڑ گئے ہوں گے کہ خدایا! یہ کیا ماجرا ہے۔ یہ الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ آخر یہ داڑھی والی دلہن دنیا کے کس گوشہ میں پائی جاتی ہے۔ تو آپ حیران نہ ہوں اور دیوبندی گروپ کی گندی تہذیب کو جاننے کیلئے خواب دیکھئے ؂

الفت میں ہر اک نقشہ الٹا نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

خیال رہے کہ دیوبندی گروپ کے سربراہ اعلیٰ اور تبلیغی جماعت کے بانی الیاس کاندھلوی کے پیر مولوی رشید احمد گنگوہی خود اپنا یہ خواب بیان کر رہے ہیں۔

> ایک بار ارشاد فرمایا میں نے ایک بار خواب دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم صاحب عروس کی صورت میں ہیں۔ اور میرا ان سے نکاح ہوا ہے۔ سو جس طرح زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہونچتا ہے اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہونچا ہے۔
>
> تذکرۃ الرشید حصہ دوم صفہ ۲۸۹

دیکھا آپ نے خواب۔ دولہا بھی داڑھی والا اور دلہن بھی داڑھی والی۔ اسے کہتے ہیں آم کے آم گٹھلیوں کے دام۔ یہ ہے دیوبندی گروپ کی ننگی تہذیب۔ اس گندے اور فحش خواب کو لکھتے اور شائع کرتے وقت انہیں ذرا بھی غیرت نہیں آئی۔ دل و دماغ کے دیوالیہ ہونے کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت ہوگا۔ غضب خدا کا کس قدر بے حیائی کے ساتھ چٹخارے لے کر اس خواب کو بیان کیا جا رہا ہے اور آخری جملہ نے تو سارا بھرم کھول دیا ہے۔

> سو جس طرح زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہونچتا ہے
> اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہونچا ہے۔

Scanned with CamScanner

درد کو میرے یقیں آپ کریں یا نہ کریں
عرض اتنی ہے کہ اس راز کا چرچا نہ کریں

تھوڑی دیر کو مان لیا جائے رشید احمد گنگوہی نے کبھی ایسا خواب دیکھا بھی تھا تو کیا یہ ضروری تھا کہ اس گندے اور "ناجائز خواب" کو کتاب میں بھی شائع کیا جائے۔ کیا دیوبندی گروپ نے شرم و غیرت کا سر بازار نیلام کر دیا ہے؟ کیا اس خواب کو دیوبندی گھرانے کی عورتیں، لڑکے لڑکیاں نہیں پڑھتے ہوں گے؟ آخر اس خواب کو شائع کرنیکا مقصد؟

ہوسکتا ہے کوئی یہ کہہ دے کہ ارے! یہ تو خواب ہے۔ خواب کی کیا حیثیت؟ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جب خواب کی کوئی حیثیت نہیں تو اسے جیتی جاگتی دنیا میں کیوں پیش کیا جاتا ہے ؎

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

لیکن آیئے! ہم بتائیں کہ خوابوں کی دنیا میں مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کے ساتھ نکاح کر کے لطف حاصل کرنے والے دولہا مولوی رشید احمد گنگوہی ہوش و حواس کی دنیا میں بھی ایسی ہی غلط اور ناجائز حرکتیں کرتے رہے ہیں۔ ذہنوں پر بوجھ نہ ہو تو آگے بڑھئے اور اب میرے ساتھ ذرا گنگوہ کی خانقاہ کا بھی ایک منظر دیکھ لیجئے تاکہ سیاق و سباق سے آپ کو نتیجہ برآمد کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ اور دیوبندی گروپ کی گندی تہذیب ہوش و حواس کی دنیا میں آپ کے سامنے آجائے۔ نیز جو طبقہ ظاہری تقدس اور پاکیزگی کا فریب دیکر ایمان و عقیدے کی دنیا کو تباہ برباد کرنے کی سازش کر رہا ہے۔ آپ ان کے صحیح خد و خال جان لیں۔

> ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا۔ حضرت گنگوہی (رشید احمد) اور حضرت نانوتوی (قاسم نانوتوی بانی مدرسۂ دیوبند) کے مرید و شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے۔ مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے۔ حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے۔ اور مولانا کی طرف کروٹ لے کر اپنا

> ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے۔ مولانا (قاسم نانوتوی) ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کرتے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت (رشید احمد گنگوہی) نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہنے دو۔
>
> ارواح ثلٰثہ حکایت ۳۰۵ صفحہ ۲۸۹

یہ ہے گنگوہی کی خانقاہ۔ جہاں دن کے اجالے میں مریدوں اور شاگردوں کے مجمع میں دیوبندی گروپ کے "دو بڑے" وہ حرکت نازیبا کر رہے ہیں کہ شیطان بھی دور کھڑا ہوا ہاتھ جوڑ کر یہ کہہ رہا ہے کہ شاباش! میرے شاگردو! تم نے استاد کو پیچھے چھوڑ دیا۔ ایسا کام کیا ہے کہ اب میرے ماتھے پر بھی پسینہ آ رہا ہے۔ اور میں یہ سوچ رہا ہوں کہ میں تم دونوں کا استاد ہوں یا تم دونوں میرے گرو؟

رات شیطاں کو خواب میں دیکھا
ساری صورت جناب کی سی تھی

قوم و ملت کے باشعور اور سنجیدہ طبقہ کو دعوت غور و فکر ہے۔ کیا صوفیائے کرام اور مشائخ عظام نے خانقاہوں کا قیام اسی غرض سے کیا تھا کہ گنگوہی اور نانوتوی جیسے لوگ اپنی حرکتوں کے ذریعے خانقاہوں کو بدنام کریں اور نہ صرف یہ کہ خانقاہوں کے وقار کو مجروح کریں بلکہ ان غلط حرکتوں کو کتابوں میں شائع کر کے رہتی دنیا تک ماتھے کا کلنک بنائیں۔ ذرا آپ ... کے تیور ملاحظہ فرمائیں کس قدر دیدہ دلیری اور بے خوفی کے ساتھ رشید احمد گنگوہی نے بھری خانقاہ میں کہا کہ "یہاں ذرا لیٹ جاؤ" جس پر قاسم نانوتوی "کچھ شرما گئے"۔ دوبارہ کہا تو ادب کے ساتھ لیٹ گئے۔ پھر اسی جگہ تمام مریدوں شاگردوں کے سامنے رشید احمد گنگوہی بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے۔ ابھی تک کی بات تو پردے میں تھی۔ اور یہ تو ارباب دیوبند کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس پردے کو اٹھائیں کہ ایک پلنگ پر لیٹ کر رشید احمد گنگوہی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کو کون سا مسئلہ سمجھا رہے تھے۔ ہم تو صرف آخری جملوں پر ایک بار پھر آپ کی توجہ چاہیں گے تاکہ آپ دیوبندی گروپ کے دو بڑوں کے

گندے کردار سے یہ جان لیں کہ جس گروپ کے بڑوں کا یہ حال ہے کہ بھری خانقاہ میں باز نہیں آتے اس گروپ کے چھوٹوں کا کیا حال ہوگا۔ ارواح ثلثہ کی مندرجہ حکایت ۳۰۵ کے آخری جملوں پر طائرانہ نظر ڈال کر ہم آگے بڑھیں

مولانا (قاسم نانوتوی) ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت (رشید احمد گنگوہی) نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہنے دو۔

بے غیرتی اور بے حیائی سے لبریز اس عبارت کو سمجھانے کیلئے کسی کی ضرورت نہیں۔ اس عبارت کا ایک ایک لفظ دیوبندی مولویوں کی بے شرمی کا جیتا جاگتا نمونہ ہے۔

شرارت میں بھی شامل ہے امامت میں بھی داخل ہے
وہابی مولوی بھی فی المثل تھالی کا بیگن ہے

خواب ۸۔ توہین رسالت کا گناہِ عظیم

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی ایک کمسن شاگردہ یا مریدہ سے شادی کی۔ اس معاملہ میں بڑا ہنگامہ ہوا۔ ہنگامہ ختم کرنے کیلئے فوراً اشرف علی تھانوی نے خواب دیکھا۔ اب آپ خواب پڑھئے اور توہین نبوت کے ان مجرموں کیلئے سزا تجویز کیجئے۔

میں نے ایک یہ بھی خواب دیکھا تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں۔ اس سے میں یہ تعبیر سمجھا کہ جو نسبت عمر کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بوقت نکاح حضور کے ساتھ تھی وہ ہی نسبت ان کو ہے۔ یہ شاید اس طرف اشارہ ہو۔

الافاضات الیومیہ جلد اول صفحہ ۶۸ و ۶۹

Scanned with CamScanner

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔ دنیا کا وہ کون سا بے غیرت اور بےشرم بیٹا ہوگا جو خواب یہ دیکھے کہ مکان میں ماں آنے والی ہیں۔ اور اس کی تعبیر یہ لے کہ کمسن بیوی ملے گی اور وہ بھی کون سی ماں ..... اللّٰہ اکبر۔ قیامت تک کے مسلمانوں کی ماں۔

وہ سیدہ ام المومنین .... جن کی نعلین کی خاک پر ہماری ماؤں کی عزت قربان۔

وہ زوجہ سید المرسلین ..... جن کی عفت و عصمت تقدس و پاکیزگی کی گواہی قرآن ارشاد فرمائے۔ ازواج مطہرات کے مقدس گروہ کی وہ مقدس خاتون۔ جن کا حجرہ آقائے کائنات صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آخری آرام گاہ بنا۔

اللّٰہ اللّٰہ وہ ازواج مطہرات جن کے بارے میں رب فرمائے

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ

اے نبی کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

(سورۂ احزاب (۲۲ واں پارہ) (ترجمہ سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی)

یہ آسمان کیوں نہیں ٹوٹ پڑتا اور یہ زمین کیوں نہیں شق ہو جاتی سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ عنہا کی بارگاہ میں کس قدر شدید توہین اور گستاخی ہے۔ اور اس کے بعد بھی ایمان سلامت؟ حرمت اہلبیت کا مذاق اڑایا جائے اور اسلام محفوظ رہے؟ مندرجہ بالا خواب پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت خطیب مشرق، پاسبانِ ملت مناظر اہلسنت علامہ مشتاق احمد صاحب قبلہ نظامی الہ آبادی دامت برکاتہم القدسیہ فرماتے ہیں۔

"چونکہ مولوی تھانوی نے اپنی ایک کمسن شاگردہ یا مریدہ سے شادی کی تھی اس لئے عوام کو پٹی پڑھانے کیلئے خواب کے علاوہ قرآن کی آیت تو مل نہیں سکتی تھی۔ بس اس کا آسان طریقہ یہی تھا کہ خواب دیکھا جائے اور اسے چھاپ کر اپنے متوسلین کو مطمئن کیا جائے۔"

دیوبندی عوام کا ذہن ذرا بھی کچھ ایسا مفلوج اور لاعلاج سا ہے کہ میلاد و قیام کے ثبوت میں حدیث پیش کیجئے تو برجستہ بول اٹھیں گے یہ تو حدیث ضعیف ہے۔ لیکن اپنے آقاؤں کے مناقب و محاسن میں من گھڑت خوابوں کو وہ سورۂ یٰسین اور سورۂ رحمٰن سے کم نہیں سمجھتے۔ معاذ اللّٰہ۔

Scanned with CamScanner

مندرجہ بالا حوالہ کوئی تبصرہ نہیں چاہتا۔ ایسی ننگی عبارت کو تبصرے کا لباس پہنانا بھی تضییعِ اوقات کے مترادف ہے۔ بس اسے پڑھ لیجئے اور اپنی بے کسی اور مظلومی کا شدت سے احساس کر کے اس کا فیصلہ کیجئے کہ خدا کی بچھائی زمین پر ہم سے بھی زیادہ کوئی مظلوم ہے"۔

حضرت خطیب مشرق علامہ نظامی صاحب قبلہ اب اس کے بعد ہم سنیوں میں چھپے ہوئے منافق صفت لوگوں کی خبر لیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔

" حد ہے! غیر تو غیر ٹھہرے آج جو سنیوں کا لبادہ اوڑھے ہیں۔ ان میں بھی کچھ ایسے منافق ہیں جن کا مشن یہ ہے کہ اب ان مسائل کو نہ چھوا جائے۔ ان ظالموں سے دریافت کرو کہ کوئی تمہیں کچھ کہہ دے تو اس سے جنم بھر انتقام لیتے رہو۔ اس کی توبہ نہ قبول کرو۔ اور ایسے سرکش اور نافرمان جو آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عزت وحرمت کے خلاف ایک محاذ جنگ قائم کر رکھا ہے ان سے تم یارانہ اور سانٹھ گانٹھ چاہتے ہو۔ اسے تمہارا مردہ ضمیر گوارا کر سکتا ہے جس کی رگوں کا خون ابھی پانی نہیں ہوا وہ ہمیشہ اس تحریک کے خلاف نفرین وملامت کرتا رہے گا۔

دوستو! یہ تصویر کا ایک رخ ہے۔ یعنی جب آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق خواب دیکھیں گے تو سرکار کو اردو سکھائیں گے۔ یا باورچی بنائیں گے۔ معاذ اللہ لیکن جب اپنے آقاؤں سے متعلق خواب دیکھیں گے تو اس کا انداز ہی جدا گانہ ہوگا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ایک سمجھی بوجھی اسکیم کے تحت خواب بھی دیکھا جاتا ہے۔ اب اس کی صحیح تعبیر یہ ہوگی کہ یہ خواب دیکھا نہیں جاتا بلکہ لایا جاتا ہے۔ آمد اور آورد کا فرق ہے"۔

خدائے کریم اپنے محبوب رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقہ حضرت خطیب مشرق علامہ نظامی صاحب قبلہ کی عمر میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے اور دنیائے سنیت تا دیر ان سے فیض یاب ہوتی رہے۔ آمین۔ بہت ہی شاندار اور ایمان افروز تبصرہ فرمایا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ سنیت کے نقاب میں جو گندی صورتیں چھپی ہوئی ہیں ان کی بھی خوب نقاب کشائی فرمائی ہے۔

Scanned with CamScanner

ایک حقیقت

اسی مقام پر ایک نہایت ضروری اور اہم بات بھی عرض کرتے چلیں جس کے تمام فیصلہ کن مراحل طے ہو جانے کے بعد اب دوبارہ پھر ملک کے اکثر مناظروں میں دیوبندی گروپ کے مخصوص مولوی" بڑے ناز و ادا کے ساتھ پیش کرتے ہیں اور گلے کی رگیں پھلا پھلا کر عوام کو یہ کہہ کر گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ دیکھو تمہارے اعلیٰ حضرت نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین کی۔ معاذاللہ۔ اور ثبوت میں حدائق بخشش حصہ سوم پیش کرتے ہیں۔ دیوبندی گروپ کے اس مکر و فریب کے جواب اور اپنے بھولے بالے سنی عوام کے ذہن و قلب کو مطمئن کرنے کیلئے اس مکر و فریب عیاری و مکاری کا جواب ضروری ہے۔ ؎ کل جہاں سے کے اٹھا لائے تھے احباب مجھے

لے چلا آج وہیں پھر دلِ بیتاب مجھے

حضور سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین و ملت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مجموعۂ کلام "حدائق بخشش" حصہ اول و دوم کے نام سے شائع ہوا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد اعلیٰ حضرت ہی کا غیر مطبوعہ کلام مختلف مقامات سے جمع فرما کر حضرت والد ماجد غازیٔ اہلسنت محبوب ملت علامہ مفتی حافظ قاری ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی علیہ الرحمۃ والرضوان (مفتی بمبئی) نے سنہ ۱۳۴۲ھ میں حدائق بخشش حصہ سوم کے نام سے شائع فرمایا۔ اس حدائق بخشش حصہ سوم مطبوعہ نابھ سٹیم پریس نابھ کے صفحہ ۳۷ پر حضرت سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں قصیدہ درج ہے جس کا عنوان ہے۔

قصیدہ در مناقب شریفہ ام المؤمنین محبوبہ سید المرسلین

حضرت سیدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Scanned with CamScanner

اس قصیدہ کا مطلع ہے۔ ؎

آج فردوس میں کس کانِ حیا کا ہے گزر
حکم ہے سبزۂ بے گانے کو باہر باہر

صفحہ ۳۶ پر اس مطلع سے قصیدہ شروع ہوا اور صفحہ ۴۰ پر ۱۹ اشعار تک یہ قصیدہ جاری رہا۔ صفحہ ۴۰ پر ۱۹ واں شعر ہے ؎

حور رویت کیلئے شوق سے آنکھیں دھولیں
اسی سرکار کی مملوک ہے حوضِ کوثر

اس شعر کے بعد بہت ہی روشن خط میں تحریر ہے "علیحدہ" اور اس کے بعد یہ اشعار ہیں۔ ؎

تنگ و چست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لیکر
یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت
کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر

بس ان ہی اشعار کو بنیاد بنا کر پورے دیو بندی گروپ نے نہ صرف بمبئی بلکہ پورے ملک میں ایک عظیم فتنہ و ہنگامہ برپا کر دیا۔ اور یہ فتنہ بھی کتاب شائع ہونے کے تقریباً ۳۲ سال بعد سنہ ۱۳۷۴ھ مطابق سنہ ۱۹۵۵ء میں شروع ہوا۔ جبکہ کتاب حدائق بخشش حصہ سوم سنہ ۱۳۴۲ھ میں طبع ہوئی۔

آج بھی بمبئی کے پرانے لوگوں کو وہ "انقلابی فتنہ" اچھی طرح یاد ہے۔ ایک ہنگامۂ محشر تھا جو بمبئی کی سرزمین پر برپا تھا۔ دیو بندی گروپ کو تو ایک بہانہ ملا تھا۔ دیو بند سے لیکر نجد تک ساری وہابیت و دیو بندیت شانہ بشانہ قدم بہ قدم اس تحریک میں عملی طور سے شامل تھی اور عالم یہ تھا کہ ؎

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
ایک ہی زلف کے اسیر ہوئے

بار بار اعلان کیا گیا کہ ان اشعار کا سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ عظمت پناہ سے کوئی تعلق نہیں۔ کتابت کی غلطی سے ترتیب شعری میں سہو ہوگیا۔ ام زرع اور اس کی سہیلیوں کے حال سے متعلق اشعار اس مقام پر آگئے۔ (ام زرع اور اسکی سہیلیوں کا مفصل واقعہ حدیث پاک کی معتبر کتاب مسلم شریف کی حدیث شریف میں مذکور ہے۔ اس کی تفصیلات کیلئے حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت امام المناظرین رئیس المقررین علامہ مفتی حافظ قاری الحاج ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی، لکھنوی علیہ الرحمہ والرضوان کی تصنیف لطیف

رد کید الخبثاء

کا مطالعہ فرمائیں جس میں حضرت علیہ الرحمہ والرضوان نے مکمل حدیث پاک بہت ہی شرح و بسط کے ساتھ درج فرمائی ہے اور وہابیہ دیوبندیہ کے تمام اعتراضات کا بہت ہی واضح اور مکمل جواب اس طرح دیا ہے کہ آج تک لاجواب ہے۔)

حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے حدائق بخشش حصہ سوم کے سلسلے میں جو وضاحتی بیان جاری فرمایا، اسے ملاحظہ فرمائیں۔

"واقعہ یہ ہے کہ فقیر حقیر غفرلہ القدیر نے یہ قصیدۂ مبارکہ مارہرۂ مطہرہ کی ایک پرانی قلمی غیر مجلد کثیر الاستعمال بوسیدہ بیاض سے نقل کیا تھا۔ اور بہت کچھ غور و تلاش و ورق گردانی کے باوجود یہ قصیدہ مکمل نہ ملا۔ ناتمام ہی رہا۔ مگر بیاض سے اندازہ ہوا اور یقین کے درجہ تک پہونچا کہ حضور پرنور مرشد حق امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین و ملت رضی الرحمٰن عنہ نے اس قصیدۂ مدحیہ کے ساتھ ساتھ اسی بحر و قافیہ و ردیف میں ایک دوسرے قصیدہ کی بھی طرح ڈالی تھی جو ام زرع اور ان گیارہ دلہنوں سہیلیوں کے واقعہ پر مشتمل تھا جو حالت کفر میں تھیں اور جن کا بیان مسلم شریف میں بھی موجود ہے۔ ان کا آپس میں عہد و پیمان کرنا کہ اپنے اپنے شوہروں کا حال ہر ایک بیان کرے گی کوئی کچھ نہ چھپائے گی پھر اپنے

شوہروں کے حالات بیان کرنا وغیرہ سب ہے۔

ام زرع والے قصیدہ کے صرف سات اشعار ہی دستیاب ہوئے بہت دیکھ بھال اور جستجو کے باوجود اور اشعار نہ ملے اور ان سات اشعار میں بھی دو جگہ "علیحدہ" "علیحدہ" لکھا تھا۔ یعنی قصیدہ کی تکمیل کے وقت یہ سات تین جگہ قصیدۂ ام زرع میں درج ہوئے۔ اور قصیدۂ مدحیہ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان شعروں کا کوئی واسطہ و تعلق ہی نہیں ہے۔ فقیر حقیر غفرلہ القدیر نے بھی پوری احتیاط کے ساتھ قصیدۂ مدحیہ کو لکھا اور آخری شعر کے بعد لفظ علیحدہ لکھ کر وہ سات شعر لفظ علیحدہ کے نیچے اس طرح لکھ دیئے۔ ملاحظہ فرمایئے۔ س ہ

علیحدہ

مادرِ زرع کی شادابی کشت امید :: برقِ خرمن وہ طلاق اور نکاح دیگر

علیحدہ

یاد وہ مجمعِ رنگین حسینانِ حجاز :: دربہاں کی چھپا ہے گئی نہ حال شوہر
رنگ عشرت سے کسی گل پہ نکھرتا جوبن :: خار حسرت سے کسی پھول کا پہلو مضطر
داغِ حرماں کا کوئی چاند کا ٹکڑا سا کی :: مصلحت تھی کہ توجہ نہ ہوئی ان کی ادھر

علیحدہ

تنگ و چست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار :: سکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لیکر
یہ چھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت :: کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر
خوف ہے کشتیٔ ابرو نہ بنے طوفانی :: کہ چلا آتا ہے حسن اہلہ کی صورت بڑھ کر

ان سات اشعار کو فقیر نے الگ ہی رکھا۔ مگر ہوا یہ کہ جس زمانہ میں حدائق بخشش

حصہ سوم کی طباعت کا ارادہ کیا وہ جنگ کا دور تھا۔ کاغذ بغیر پرمٹ بازار میں کمیاب بلکہ نایاب تھا۔ فقیر ان دنوں ریاست پٹیالہ میں خدمت افتاء پر متعین تھا۔ کاغذ ملنا دشوار اور اتنی بڑی کتاب کی طباعت کا ارادہ۔ بڑی کوشش کے بعد پرمٹ ملا تو ضرورت سے بہت کم معلوم ہوا کہ نابھ اسٹیم پریس والوں کے پاس کاغذ کا کوٹہ زیادہ ہے۔ مل سکتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ طباعت و کتابت سب اس کے یہاں ہو۔ نابھ جاکر اسے کام بتایا اور طے ہو جانے کے بعد اسے سپرد کیا۔ چونکہ سیاسی چپقلش کا دور تھا۔ لیگ اور کانگریس کی زور شور میں چل رہی تھی۔ فقیر کو اپنی ذمہ داریوں سے فرصت نہ تھی کہ بار بار نابھ جائے۔ اور پروف دکھائی دیکھے۔ کئی یا شاید دس یا بارہ بار گیا۔ مگر ہر دفعہ خوشامد وغیرہ سن کر چلا واپس آیا۔ مجبوراً کتاب کی صحت پریس والوں کے ذمہ کر دی۔ کیونکہ فقیر تنہا تھا اور کام بہت۔ پریس کا کاتب جو سخت کٹر وہابی دیوبندی دربھنگی کا مرید تھا۔ اور بعد میں یہ بھی معلوم ہوا کہ مالک پریس حسین احمد اجودھیا باشی کا اور اس کا باپ تھانوی کا مرید ہے۔ ان لوگوں نے جان بوجھ کر یا نادانستہ یہ تقدیم و تاخیر تبدیل و تغییر کرائی۔ اور حصہ سوم مکمل ہو کر آگیا چونکہ طباعت میں بہت تاخیر ہوئی تھی اور لوگوں کے بار بار تقاضے تھے۔ لہذا فوراً روانگی شروع ہو گئی۔ بہت روز کے بعد فقیر نے کتاب کو پڑھنے کو وقت نکالا اور پڑھا۔ غلطیوں پر واقفیت ہوئی۔ کاغذ کی نایابی کی وجہ سے صحت نامہ نہ چھپ سکا۔ خیال تھا کہ طبع دوم میں اس کو درست کیا جائے گا لیکن حافظ ولی خاں نے بغیر پوچھے گچھے اس حصہ سوم کو چھپوا دیا۔ پھر یہ بھی سمجھا کہ حضرات علمائے کرام اہلسنت و جماعت سمجھا دیں گے اور بات صاف ہو جائے گی۔ اور وہابیہ دیوبندیہ کا منہ بند ہو جائے گا۔

Scanned with CamScanner

اسی اپنی غلطی وغفلت کی خدا تعالیٰ
کے حضور میں معافی چاہتا ہوں۔
وہ غفور الرحیم مجھے معاف فرمائے۔ آمین۔

اب وہابیہ دیوبندیہ نے اپنے کفریات پر پردہ ڈالنے کیلئے ام زرع والے اشعار کو قصیدۂ مدحیہ بنا کر سنیوں کو بہکانا اور اچھلنا کودنا شروع کیا مگر مسلمانان اہلسنت کو یقین کامل رکھنا چاہیے کہ قصیدۂ مبارکہ مدحیہ حضرت سیدتنا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان شعروں کا کچھ تعلق نہیں ہے"

چند سطروں کے بعد دستخط

فقیر ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ

جامع مسجد مدنپورہ بمبئی ۸

۹ ذی قعدۃ الحرام جمعہ مبارکہ ۱۳۷۴ھ

یہ وضاحتی بیان ماہنامہ سنی لکھنؤ کے ماہ ذی الحجہ ۱۳۷۴ھ کے شمارے میں شائع ہوا۔ اس قدر تفصیلی اور وضاحتی بیان کے باوجود سازشیں اور سورشیں کم نہ ہوئی۔ فتنہ تھا کہ روز بروز بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ اک آگ تھی جو لمحہ بہ لمحہ تیز سے تیز تر ہو رہی تھی لہذا ۹ ذی قعدہ ۱۳۷۴ھ بروز جمعہ کو جاری ہونے والے اس بیان کے بعد حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۷۴ھ بروز شنبہ کو "توبہ نامہ" شائع کرایا جو بمبئی کے اکثر روزنامہ اور اور ہفت روزہ اخبارات کے علاوہ ماہنامہ سنی لکھنؤ کے ماہ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ کے شمارہ میں شائع ہوا۔ توبہ نامہ درج ذیل ہے۔

حضرت اسد السنۃ کا شاندار رجوع الی الحق

حدائق بخشش حصہ سوم میں حضرت سیدتنا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

Scanned with CamScanner

کی مدحت کے قصیدۂ مبارکہ میں چند شعر ایسے شائع ہو گئے ہیں جو حضرت سیدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شانِ مبارک میں ہرگز نہیں ہیں اور ان کا مضمون حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شانِ اقدس کے سراسر منافی ہے۔ فقیر کے تساہل وتغافل کی وجہ سے بے موقع شائع ہو گئے۔ بفضلہ تعالیٰ فقیر اپنے رب عزوجل کے حضور میں بوسیلۂ شفیع المذنبین سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توبۂ نصوح کرتا ہے اور اپنے اس سہو ونسیان اور لغزش بشری پر صمیم قلب سے اظہارِ ندامت کرتے ہوئے سارے مسلمانوں کی مادرِ گرامی حضرت سیدتنا صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ کرم میں عفو وبخشش کا طالب ہے۔ ساتھ ہی اس کا بھی اعلان کرتا ہے کہ اس قابل مواخذہ غیر شرعیہ ترتیب شعری کو حضور سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ گرامی کی طرف نسبت کرنے سے بھی فقیر انابت وبرائت کرتا ہے۔

الحمد للہ رب العالمین فقیر نے بغیر کسی لالچ یا ناجائز خوف اور ڈر کے صرف حق کو ظاہر کرنے اور برادرانِ اسلام کے قلوب کو تسکینِ شرعی دینے کیلئے اپنی اس لغزش سے توبۂ صریحہ کا اعلان کر دیا ہے۔ تو اس کے بعد اس سلسلے میں فقیر کی توبہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی اگر کوئی فرد یا جماعت زبانِ طعن دراز کرے تو یہ اس کی نری فساد انگیزی اور خالص شر پسندی کا ثبوت ہو گا۔

حدیث شریف ہے۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہو جاتا ہے گویا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

فقیر اپنی اس توبہ پر اللہ عزوجل اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو گواہ بناتا ہے۔ وکفیٰ باللہ شہیدا۔

فقیر ابو الظفر محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ
۱۹ رذی الحجہ ۔ ۱۳۷۴ھ روز سہ شنبہ (ماہنامہ سنی لکھنؤ ماہ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ)

سبحان اللہ سبحان اللہ کس قدر واضح اور غیر مبہم توبہ نامہ ہے۔ ہر بات کی صفائی اور وضاحت فرمائی ہے۔ خدائے قدیر اپنے محبوب رؤف و رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم کے صدقہ اور طفیل میں حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی قبر پر انوار و رحمت و غفران نازل فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ حضرت محبوب ملت نے اپنے بعد والوں کیلئے ایک ایسی شاہ راہ عمل مرتب فرمائی ہے کہ اس پر چلنے والا کبھی گمراہ نہیں ہو سکتا۔

ابر رحمت ان کے مرقد پر گہر باری کرے
حشر میں شان کریمی ناز برداری کرے

اس قدر واضح اور مفصل توبہ نامہ کے بعد بجائے اس کے کہ بمبئی کے دیوبندی خاموش ہو جاتے دوسرے ہی روز بڑے بڑے پوسٹر شائع ہوئے جن کی سرخی تھی۔

"توبہ قابل قبول نہیں"

توبہ قبول کرنا یا نہ کرنا رب کریم کے فضل و عدل کی بات ہے لیکن یہ دیوبند کی ٹھیکیداری تھی کہ توبہ قابل قبول نہیں۔

اس کے بعد ایک بار پھر صرف دفع فتنہ اور اختلاف و انتشار ختم کرنے کیلئے حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے تیسرا اعلان شائع فرمایا کہ حدائق بخشش حصہ سوم کا صفحہ ۳۷ دوبارہ نئی ترتیب کے ساتھ شائع کر دیا گیا ہے۔ جن حضرات کے پاس حدائق بخشش حصہ سوم ہو وہ اس سے صفحہ ۳۷ نکال کر بھیج دیں اور یہ نیا صفحہ طلب کر کے کتاب میں لگالیں۔ یا جو حضرات کتاب نہ رکھنا چاہیں وہ کتاب واپس کر دیں۔ ان کو کتاب کی قیمت واپس کی جائے گی۔ نئی ترتیب کے ساتھ جو صفحہ ۳۷ شائع ہوا اس کے شروع میں ایک اعلان ہے۔ اس وضاحتی اعلان کو ملاحظہ فرمائیں۔

"اس صفحہ ۳۷ میں غلط ترتیب شعری سے اشعار شائع ہو گئے تھے جس کا اعلان فقیر کئی بار کر چکا۔ اور اپنی توبہ و استغفار کا اظہار و

اعلان ۱۰ر جولائی ۱۹۵۵ء کے ہفتہ وار الوارث میں، ماہنامہ سنی لکھنؤ جولائی ۱۹۵۵ء میں اور ۱۰ر اگست ۱۹۵۵ء کو مزید شرح و وضاحت کے ساتھ انقلاب میں ہو چکا۔ پوسٹر سے بھی ہو چکا۔ پھر فقیر نے حدائق بخشش حصہ سوم کی اشاعت بند کرنے کا اعلان کیا اور کتابیں واپس منگوائیں۔ اور جو دستیاب ہوئیں ان میں سے یہ ورق نکالا اور اب یہ دوسرا ورق چھپوایا ہے۔ اب جن کے پاس تیسرا حصہ ہو وہ جلد از جلد اس کا ورق نکال کر یہ ورق منگالیں اور کتاب میں چسپاں کرلیں۔ فقیر محبوب علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہٗ۔

۲۷ر ذی الحجۃ الحرام ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۷ر اگست ۱۹۵۵ء

(حدائق بخشش حصہ سوم نیا طبع شدہ صفحہ ۳۷)

بارہا کے اعلان توبہ و استغفار کے باوجود دیوبندی گروپ ماننے کو تیار نہ تھا اور پھر آخر کار ۷ر ستمبر ۱۹۵۵ء بروز سنیچر ظہر کی نماز میں بمبئی کے بڑے بڑے دیوبندی اپنا دیوبندی امام لے کر سنی بڑی مسجد مدنپورہ میں آئے اور ہنگامہ ہوا۔ اسی ہنگامہ کے دوران بمبئی کی چلیا برادری کا سرغنہ اور دیوبندی گروپ کا نامی گرامی شخص حاجی جان محمد جیوا چلیا سنی بڑی مسجد مدنپورہ کے باہر تقریباً سو قدم کے فاصلہ پہ جان سے مار دیا گیا۔ حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے معمول کے مطابق نماز ظہر کی امامت فرمائی۔

اسی شام جبکہ مغرب کی اذان ہونے والی تھی حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کو ناگپاڑہ پولس اسٹیشن بلا لیا گیا اور پھر مزید دس سنی حضرات کو پولس نے گرفتار کیا۔ حضرت محبوب ملت کو شامل کر کے ان گیارہ افراد پہ قتل کیس جاری ہوا۔ دیوبند سے نجد تک ساری وہابیت و دیوبندیت نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ مجگاؤں کورٹ کے بعد یہ کیس سیشن کورٹ میں مسلسل روزانہ ایک ماہ سے زائد جاری رہا اور آخر کار فاضل جج مسٹر جے بی دیوان نے فروری ۱۹۵۷ء میں فیصلہ صادر کیا کہ گیارہ کے گیارہ تمام ملزمین باعزت رہا کیے جاتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

بمبئی ہی نہیں بلکہ پورے ملک میں اس فتح مبین کی گونج محسوس کی گئی اور قریب قریب ملک کے اکثر مقامات پر اس فتح مبین کی خوشی میں تہنیتی اجلاس کئی ماہ تک ہوتے رہے۔ اسی موقع پر بمبئی کے کسی تہنیتی اجلاس میں کسی شاعر نے ایک قطعہ پڑھا تھا جس کو سن کر حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے گلے میں پڑا ہوا پھولوں کا قیمتی ہار اس شاعر کو پہنا دیا۔ آپ بھی قطعہ ملاحظہ فرمائیں۔

ظلمات شب میں نور سحر غوث پاک ہیں
سب مشکلوں میں پیش نظر غوث پاک ہیں
آخر ہماری فتح نے ثابت ہی کر دیا
اللہ بھی ادھر ہے جدھر غوث پاک ہیں

رب کے فضل و کرم سے سنی مسلمانوں کو یہ عظیم فتح حاصل ہوئی تھی۔ ہر گھر میں عید اور شب برات کا سماں تھا۔ ہر سنی کا چہرہ گلاب کی طرح کھل رہا تھا۔ دیوبندیت ماتم کناں تھی اور ہر دیوبندی کا منہ ایسا ہو رہا تھا جیسے سوکھا کریلا۔
شاعر اہلسنت حضرت مرتضٰی حسین صاحب رضوی شہزاد پوری نے ایک بڑی پیاری تہنیتی نظم کہی تھی اس کے تین اہم شعر ملاحظہ فرمائیں ؎

چلو آج سر دھڑ کی بازی لگا کر ہٹا دو امامت سے محبوب علی کو
یہ بکواس اک خارجی کر رہا تھا کوئی بھاگ جانے کی کوشش نہ کرنا
امامت کی خاطر بڑھا جب وہابی اسے روک کر بولا اک مرد غازی
مصلٰی ہے یہ نائب مصطفٰے کا قدم اب بڑھانے کی کوشش نہ کرنا
خدا کا ولی مصطفٰے کا دلارا ہے محبوب علی غوث اعظم کا پیارا
جو چاہے تو موجودہ حالت بدل دے اسے آزمانے کی کوشش نہ کرنا

سشن کورٹ سے سنیوں کی تائید میں فیصلہ ہونے کے بعد بھی وہابیہ دیوبندیہ کی شرارتیں ختم نہیں ہوئیں اور بمبئی ہائی کورٹ میں دیوبندی گروپ نے اپیل کی اللہ اور اس کے رسول محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فضل و کرم اور بزرگوں کی تائید و نصرت کہ بمبئی

Scanned with CamScanner

ہائی کورٹ نے بھی مسٹر جے' بی' دیوان کے فیصلہ کو برقرار رکھا اور حضرت محبوب ملت علیہ الرحمتہ والرضوان نیز ان کے دس ساتھیوں کو باعزت دوبارہ کامیابی و کامرانی حاصل ہوئی۔ اس موقع پر شاعر اہلسنت نے یہ ایک نظم کہی جو بہت ہی باموقع اور پرمعنی ہے۔ کہتے ہیں ؎

سکوں پایا قلبِ حزیں پھر دوبارا
سنی جبکہ فتح مبیں پھر دوبارا
مدد غوثِ اعظم کی پھر رنگ لائی
ہوئے سرخ رو اہلِ دیں پھر دوبارا

پھر مقطع میں کہتے ہیں ؎

لگا نعرۂ غوثیت پھر سے رضوی
ہلے نجد کی سرزمیں پھر دوبارا

بمبئی کا یہ مقدمہ دنیائے سنیت کی اہم اور تاریخی دستاویز ہے۔ اخبارات اور فائل کی روشنی میں اس کی ترتیب کا کام بھی جاری ہے۔ اور آپ اس اہم کیس کی روداد اس طرح ملاحظہ فرمائیں گے جیسے آپ خود بمبئی سشن کورٹ میں موجود ہوں۔ عنقریب "**حق کا بول بالا**" نام سے کتاب منظر عام پر آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بات ضمنی طور پر ذرا طویل ہوگئی۔ عرض کرنے کا مقصد یہ کہ حضرت محبوب ملت علیہ الرحمتہ والرضوان کی حقانیت و صداقت کہ سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ سے ان اشعار کا کوئی تعلق نہ ہونے کے باوجود صرف غلط ترتیب شعری کی بنیاد پر دفع شر فتنہ و فساد ختم کرنے کی خاطر اس قدر واضح اور مفصل توبہ نامہ علی الاعلان شائع فرمایا۔

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر ایک کے نصیب میں دار و رسن کہاں

برخلاف اس کے دیوبندی گروپ کے پیر مغاں اور ڈپلی کیٹ مجدد مولوی اشرف علی تھانوی

جو صاف وصریح انداز میں سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین و تنقیص کر کے بغیر توبہ کئے اس جہان سے آنجہانی ہو گئے۔

ایک بار پھر تھانوی جی کے اس توہین آمیز خواب پر سرسری نظر ڈالتے چلئے تاکہ ذہنی تسلسل بھی برقرار ہو جائے اور اہل حق و اہل باطل کے درمیان خط امتیاز کھینچنے میں آپ کو کوئی دشواری بھی نہ ہو سے

شکستہ پائی کا شکوہ ہے رہبری خطا کیا ہے
کہیں سے منزلِ مقصود تک جایا نہیں جاتا

نیز اس کے متعلق میں نے ایک یہ بھی خواب دیکھا تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں۔ اس سے میں تعبیر سمجھا کہ جو نسبت عمر کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بوقت نکاح حضور کے ساتھ تھی وہی نسبت ان کو ہے۔ یہ شاید اس طرف اشارہ ہو۔

الافاضات الیومیہ جلد اول صفحہ ۶۸ - ۶۹

ناخداؤں سے کہو آنکھ نہ لگ جائے کہیں
ابھی آثار ہیں کچھ اور بھی طوفانوں کے

خواب ۹ ...... اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

ابھی آپ نے پڑھا کہ مولوی اشرف علی تھانوی سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خواب میں دیکھ کر نئی نویلی دلہن ملنے کی تعبیر لے رہے ہیں۔ معاذ اللہ وہی تھانوی آگے بڑھ کر کون سا دعویٰ کر رہے ہیں۔ ہوش و حواس کی دنیا میں مندرجہ ذیل خواب پڑھیے اور دیوبندی گروپ کے ایک بڑے کی جرات و گستاخی و بیباکی کا اندازہ لگائیے۔

قفس و بلبل و گل نہیں یہ فانوس خیال ہے تیری ہستی سے زیادہ کوئی صیاد نہیں

ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا۔ اور دوپہر کا وقت تھا۔ نیند نے غلبہ کیا اور سوجانے کا ارادہ کیا۔ رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھدیا لیکن جب بندے نے دوسری کروٹ بدلی تو دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہوگئی۔ اس لئے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا۔ اور سوگیا۔ کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں۔ (یعنی اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہوں) اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہئے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں۔ دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں۔ لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو (تھانوی کو) اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہوگئی زمین پر گر گیا۔ اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔ اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا۔ لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر نا طاقتی بدستور تھا۔ لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا۔ لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے۔

بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی۔ حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں، لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی۔ خوب رویا۔ اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں۔ کہاں تک عرض کروں۔

یہ مرید کا حال ہے۔ اب اس کے پیر تھانوی صاحب کا جواب سنئے۔

جواب:- اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

(معاذ اللہ)

رسالہ **الامداد** ماہ صفر ۱۳۳۶ھ

دیوں کی شقاوت کا اندازہ لگائیے کہ خواب تو خواب بیداری میں بھی نادان اشرفعلی رسول اللہ اور سیدنا ونبینا اشرف علی کہتا ہے۔ اور حیلہ و بہانہ یہ کہ زبان پر قابو نہیں۔ زبان بے اختیار ہے۔ مجبور ہوں۔ میں کہتا ہوں کبھی اس زبان سے یہ نکل جاتا کہ ہمارے پیر .... شیطان کی طرح ہیں۔ ان کی صورت گدھے کی طرح ہے۔ وہ تو ذرہ ناچیز سے کم تر ہیں اور اس کے بعد مرید یہ کہتا کہ میں چاہتا ہوں کہ قبلہ وکعبہ بولوں۔ حضور حضرت کہوں مگر زبان پر کنٹرول نہیں۔ زبان اختیار سے باہر ہے تو تھانوی صاحب کیا کوئی بھی ذی ہوش یہ تعبیر ہرگز ہرگز نہیں لیتا کہ اس خواب سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ تمہارا پیر عجز و انکسار کا پیکر ہے خلق و اخلاص کا مجسمہ ہے بلکہ مرید سے یہ کہتے کہ گستاخ! زبان بے قابو ہونے کا بہانہ بناتا ہے توبہ کر۔ دوبارہ بیعت کر۔ پیر کی گستاخی کے بعد تیری بیعت برقرار نہ رہی۔

سوال یہ ہے کہ جب یہاں پر زبان کے بے قابو ہونے کا حیلہ بہانہ قابل قبول نہیں ہو سکتا تو امداد کے مذکورہ خواب میں زبان کے کنٹرول سے باہر ہونے کا بہانہ کیوں کر قبول ہے ؟

تیری نگاہ نے محفل میں دفعتاً اٹھ کر
کسی کا حال بگاڑا کسی کا مستقبل

ماننا تو یہ تھا کہ اس خواب پر اطلاع پانے کے بعد مولوی تھانوی مرید سے توبہ کراتے دوبارہ کلمہ پڑھا کر مسلمان کرتے کہ تمام فقہائے کرام کا اجماع ہے کہ غیر نبی و رسول کا کلمہ پڑھنا کفر ہے۔ اور غیر نبی و رسول پر بلا واسطہ درود پڑھنا جائز نہیں۔ مگر آقائے کائنات رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم سری و برابری کا جو خناس دلوں میں گھسا ہے۔ وہ آخر کہاں چھپ سکتا ہے۔ کسی نہ کسی طرح وہ اپنی شیطنت کا اظہار تو کرے گا۔

اندازہ لگایئے وہ ذہن کس قدر آوارہ ہے جو اپنے لئے منصب رسالت حاصل کرنے کو تیار اور امام الانبیاء سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم کے علم مبارک کو جانوروں سے مثال دے کر بھی مومن و مسلم ہونیکا دعویدار ہے۔ معاذاللہ۔

اپنے لئے اپنے مرید کی زبانی منصب رسالت کا جھوٹا اعلان کرنے کے بعد "بڑے میاں" یعنی مولوی رشید احمد گنگوہی نے مولوی تھانوی کے کان پکڑے کہ نادان! جب شاگرد مکرم نے یہ مقام حاصل کر لیا تو اب میرا کیا ہوگا۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ گرو گڑ رہے چیلا شکر ہو گئے۔ اب بڑی مشکل آئی کہ رسالت کے بعد تو صرف ایک ہی مقام باقی تھا اور اگر اس کا اعلان کر دیا جاتا تو دنیا فرعون و نمرود کی فہرست میں ایک نام کا اور اضافہ کر دیتی۔ لہذا سوجھ بوجھ اور دانشمندی سے کام لیتے ہوئے مولوی تھانوی نے اپنے گرو کی خدمت میں عرض کیا حضور! آپ فکرمند نہ ہوں۔ مقامات بلند کا ہول سیل ڈائریکٹر میں ہوں۔ اور یہ تو اپنے گھر کی بات ہے۔ بس صرف ایک رات اور انتظار کیجئے۔ دوسرے روز خواب کے راستہ آپ کے مقام کا اعلان کر دوں گا۔ ثبوت کیلئے خواب دیکھئے۔

خواب نمبر ۱ یہ موہنہ اور مسور کی دال

مولوی رشید احمد گنگوہی کی سوانح حیات "تذکرۃ الرشید" کے مصنف نے گنگوہی جی کے مقامات کا ذکر کرتے ہوئے رقم طرازی کی ہے ۔

> حضرت مولانا اشرف علی صاحب ـــ فرماتے تھے ایک مرتبہ مجھے خیال ہوا کہ حضرت امام ربانی .... (یعنی مولوی رشید احمد گنگوہی) کی ولایت اور مقبولیت تو ظاہر ہے ۔ مگر اولیا اللہ کے مراتب مختلف ہیں ۔ خدا جانے حضرت کا مرتبہ کیا ہے ؟ ایک دن کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا دیکھتا کیا ہوں کہ حضرت (مولوی رشید احمد گنگوہی) مسجد میں تشریف فرما ہیں اور میں سامنے بیٹھا ہوں ایک بزرگ ہاتھ میں عصا لئے ہوئے تشریف لائے اور حضرت (مولوی رشید احمد گنگوہی) کی طرف اشارہ فرما کر مجھ سے مخاطب ہو کر یوں ارشاد فرمایا کہ دیکھو یہ قطب الارشاد ہیں اس کے بعد فوراً آنکھ کھل گئی ۔ اور دل کو اطمینان ہو گیا ۔
>
> تذکرۃ الرشید حصہ دوم صـ ۳۰۶

دیکھا آپ نے یہ وہی مولوی رشید احمد گنگوہی ہیں جنھوں نے داڑھی والی دلہن سے نکاح کیا ۔ گنگوہ کی خانقاہ کو اپنے گندے کام سے نجس و ناپاک کیا ۔ اور گیہوں کے دانہ جیسے مشکل مسئلہ کا فوراً جواب دیا ۔ (تینوں کا حوالہ گذشتہ صفحات میں گزر گیا) اور اس سب کے بعد بھی قطبیت کی گدی سلامت ۔ اگر ان جیسے ہی لوگ یہ مقدس اور پاکیزہ منصب و مقام پاتے رہے تو سمجھو خدا حافظ ۔ ؎

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملا ست
کار طفلاں تمام خواہد شد

دل و نگاہ کا اندھا پن دیکھئے ۔ رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات و اعجازات و اعزازات کے بارے میں آیات قرآنیہ احادیث صحیحہ کا انکار رہے اور اپنے مولوی صاحب

Scanned with CamScanner

کے بارے میں جھوٹے اور غلط خواب کو آیاتِ قرآنیہ کا درجہ دینے کی ناپاک کوشش ہے۔ معاذ اللہ۔

وہ ظلم بھی ڈھاتے ہیں تو فرماتے ہیں احساں
ہم آہ بھی کرتے ہیں تو خاطر شکنی ہے

خواب ۱۱ ہاتھ کی کرامت

مولوی تھانوی کے خواب کے ذریعہ آپ نے مولوی گنگوہی کی قطبیت کو جان لیا اب ذرا آگے بڑھیے۔ اور اس نام نہاد قطب کے ہاتھ کی کرامت بھی دیکھ لیجئے۔ مگر خیال رہے دیوبندی گروپ کے یہاں سارے امور خواب ہی میں انجام پاتے ہیں۔ آپ شروع سے اب تک پڑھتے آ رہے ہیں کہ جہاں کوئی ضرورت پیش آئی خواب حاضر۔ کوئی معاملہ ہوا اور خواب کے ذریعہ اس کا بیان۔ ہوش و حواس کی جیتی جاگتی دنیا سے انحراف کر کے خوابوں کے ذریعہ پروان چڑھنے والی اس گستاخ قوم نے اپنے دھرم کی بنیاد ہی خواب پر رکھی ہے۔ اور ان کا تمام تر سرمایہ صرف خواب ہی خواب ہیں۔

مقام غور و فکر ہے کہ جس خواب میں اپنے مولوی صاحب کی عظمت نظر آتی ہے۔ کوئی مقام رسالت پر فائز نظر آتا ہے اور کوئی قطب دکھائی دیتا ہے۔ ان ہی خوابوں میں رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم دیوبند میں اردو پڑھتے نظر آتے ہیں اور مولوی رشید احمد گنگوہی کا کھانا پکاتے نظر آتے ہیں۔ معاذ اللہ۔ یہ خوابوں کا تضاد کیوں ؟۔

مجھے عرض کرنے دیجئے یہ تضاد صرف اس لئے کہ ہم اہلسنت وجماعت نے بفضلہ تعالیٰ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مانا ہے اور دیوبندی گروپ نے صرف اپنے "مولانا" کو مانا ہے۔ ہم اہلسنت وجماعت تمام تر عظمتوں رفعتوں کا مالک اپنے آقا رسول ذی وقار علیہ التحیۃ والتسلیم کو جانتے اور مانتے ہیں۔ جبکہ دیوبندی گروپ اپنے مولویوں کو سب کچھ مانتا اور جانتا ہے۔ لیکن رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کو "ذرۂ ناچیز سے کم تر" "اپنے جیسا بشر" اور "مر کر مٹی میں ملنے والا" سے زیادہ ماننے کو تیار نہیں۔ معاذ اللہ

رب العلمین ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ ثبوت پچھلے صفحات میں گزر چکا ہے ۔ ہم تو اب بھی بڑے خلوص کے ساتھ حق کی راہوں کی طرف آوازدے رہے ہیں ۔ اور یہ عرض کر رہے ہیں ۔

جاگ اٹھو وقفۂ تدبیر ملے نہ ملے

خواب پھر خواب ہے تعبیر ملے نہ ملے

آیئے ! آگے بڑھیں ۔ اور خواب میں ہاتھ کی کرامت دیکھ لیں ۔ کتاب تذکرۃ الرشید کے مرتب نے منشی امیر حسن گنگوہی نامی ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کو کسی نے عمل بتایا کہ خواب میں کسی مردے کو دیکھو تو اس کے دونوں انگوٹھے پکڑ کر جو پوچھو وہ بتا دے گا ۔ اب اس کے بعد کا واقعہ خود ان کی زبانی سنئے ۔

> اتفاق سے گنگوہ کا ایک شخص شیعہ مذہب مر گیا اور میں نے اسے خواب میں دیکھا فوراً اس کے ہاتھ کے دونوں انگوٹھے میں نے پکڑ لئے وہ گھبرا گیا ۔ اور پریشان ہو کر بولا جلدی پوچھو جو پوچھنا چاہو ۔ مجھے تکلیف ہے ۔ میں نے کہا اچھا یہ بتاؤ کہ مرنے کے بعد تم پر کیا گزرا اور اب کس حال میں ہو ۔ اس نے جواب دیا کہ عذاب میں گرفتار ہوں ۔ حالت بیماری میں مولانا رشید احمد صاحب دیکھنے تشریف لائے تھے جسم کے جتنے حصے پر مولوی صاحب کا ہاتھ لگا بس اتنا جسم تو عذاب سے بچا ہے باقی جسم پر بڑا عذاب ہے ۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی ۔
>
> تذکرۃ الرشید حصہ دوم ص ۳۲۴

غور فرمایئے جسم کے جتنے حصہ پر گنگوہی جی کا ہاتھ لگا اتنا حصہ عذاب سے محفوظ ہو گیا مطلب یہ کہ گنگوہی جی کا ہاتھ نہ ہوا بلکہ واٹر پروف ، ساؤنڈ پروف اشیاء کی طرح یہ ہاتھ عذاب پروف ہو گیا ۔ جہاں رکھ دیں وہ حصہ عذاب سے بچ جائے ۔ بڑی اچھی ترکیب ملی دیوبندی گروپ کو ۔

Scanned with CamScanner

گنگوہی جی کا ہاتھ پورے بدن پر رکھائیں تو پورے بدن کے عذاب سے محفوظ رہنے کی ضمانت مل جائے۔

لیکن مشکل یہ ہے کہ گنگوہی تو دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اب آج ان کے ماننے والے کیا کریں۔ تو سیدھی ترکیب ہے کہ جائیں اور گنگوہی جی کی قبر کے اوپر سیدھے سیدھے لیٹ جائیں۔ آخر اتنے سالوں سے گنگوہی جی قبر میں "بند" ہیں۔ کچھ تو مٹی میں اثر آیا ہوگا۔ اور گنگوہی جی کچھ تو اپنے ماننے والوں کی مدد کریں گے۔

خیال رہے کہ یہ اس دیوبندی گروپ کا اپنے مولوی کے بارے میں ذہن و فکر ہے جو رسول محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مشکل کشا، صاحب عطا، دافع بلا، ماننے پر پورے ملک میں ہم سے مناظرہ و مجادلہ برپا رہتا ہے۔ ؎

الفت میں ہر اک نقشہ الٹا نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

خواب ۱۲ برابری کا دعویٰ

آقائے کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے برابری اور ہمسری نیز توہین و گستاخی کا جو شیطان دلوں میں سمایا ہے وہ رہ رہ کے سر ابھارتا ہے اور جیتی جاگتی دنیا سے ہٹ کر خوابوں میں بھی دیوبندی گروپ کے بڑے بڑے توہین رسول کے ناپاک جرم میں گرفتار نظر آتے ہیں۔ ثبوت کیلئے مندرجہ ذیل خواب پڑھئے ؎

ساحل کے اس سکوں ہی پہ جاؤ نہ دوستو
پنہاں ہیں اس سکوں میں بھی طوفاں بڑے بڑے۔

نواحِ سورت میں کسی گاؤں کے مسجد کے امام ایک شخص ہیں۔ سلیمان میاں ان کا نام ہے۔ انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک تخت پر دو بزرگ نہایت پاکیزہ صورت والے بیٹھے ہوئے

ہیں اور ایک شخص تخت کے نیچے کھڑا ہے۔ اس شخص سے سلیمان میاں
نے دریافت کیا کہ یہ بڑے شخص کون ہیں اور ان کے پاس تخت پر بیٹھے
ہوئے دوسرے بزرگ کون ہیں اس شخص نے جواب دیا کہ بڑے
تو فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرے شخص مولوی احمد کے
پیر مولانا رشید احمد صاحب ہیں۔
تذکرۃ الرشید حصہ دوم صفحہ ۳۳۲

اللہ اکبر! وہ آقائے محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کی بارگاہ کا ادب قرآن سکھائے اور جن کی بے ادبی اور گستاخی کو قرآن "کفر" بتائے۔
وہ رفعتوں کے تاجدار، سید ابرار علیہ التحیۃ والثنا جن کے دربار کے خادم سیدنا روح الامین حضرت جبریل علیہ السلام۔ اور سیدنا اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں عرض کریں ؎

یہی بولے سدرہ والے، چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے، تیرے پایہ کا نہ پایا
تجھے اِک نے اِک بنایا

وہ شہنشاہ زمین وزمان جہاں سیدنا صدیق اکبر وسیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان جیسے اجلہ صحابہ کرام غلامی ووفاداری کا پیکر نظر آئیں۔
اور ان آقا کے برابر بیٹھے ہیں گنگوہی جی معاذ اللہ رب العالمین عداوت وشقاوت کا اندازہ لگائیے۔ اور دیوبندی گروپ کی گستاخی وبیباکی سمجھئے۔ ان دلائل وبراہین کے بعد کیا اب بھی یہ کہا جائے گا کہ سنی علماء جھگڑے کی بات کرتے ہیں۔ فتنہ وفساد پھیلاتے ہیں۔ واللہ العظیم! یہ جھگڑا نہیں ایمان وکفر کا معاملہ ہے۔ جب تک دیوبندی گروپ اس گستاخی وتوہین سے علی الاعلان توبہ اور ان مولویوں سے اپنی نفرت وبیزاری کا اظہار نہیں کرتا ہم ا

نقاب کشائی کرتے ہی رہیں گے۔ تاکہ آنیوالی نسلیں بھی ان گستاخوں بہروپیوں کو جان پہچان کر ایمان کی قیمتی دولت سلامت رکھیں۔

کچھ سمجھ کر ہی ہوا ہوں موج دریا کا حریف
ورنہ میں بھی جانتا ہوں عافیت ساحل میں ہے

خواب ۱۳ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امامت کا دعویٰ

خوش نما آغاز اک دھوکہ ہی دھوکہ ہے فقط
ہر نظر کو واقف انجام ہونا چاہیئے

دیوبندی گروپ کے بڑے بڑے توہین رسول کے ناپاک اور گندہ جرم میں تو گرفتار ہی ہیں چھوٹے بھی اس جرم کے مرتکب ہیں۔ اس گروپ کے نامی گرامی مولوی حسین احمد ٹانڈوی کے مرنے کے بعد اخبار الجمعیۃ دہلی نے شیخ الاسلام نمبر شائع کیا۔ اس میں ایک خواب درج ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

الحمد للہ والشکر للہ آج شب یکشنبہ بوقت دو ساعت ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۵۵ء اس روسیاہ سراپا عصیاں کو عالم رویا میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بعدہٗ معلوم لہٗ کی زیارت منامی نصیب ہوئی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام گویا کسی شہر میں جامع مسجد کے قریب ایک حجرہ میں تشریف فرما ہیں اور متصل ایک دوسرے کمرے میں کتب خانہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کتب خانہ سے ایک مجلد کتاب اٹھائی جس میں دو کتابیں تھیں اک کتاب کے ساتھ دوسری کتاب تھی۔ وہ خطبات جمعہ کا مجموعہ تھا اس مجموعہ خطب میں وہ خطبہ نظر انور سے گذرا جو مولانا حسین احمد مدنی مدظلہٗ خطبہ جمعہ پڑھا کرتے ہیں۔ جامع مسجد میں بوجہ

جمعہ مصلیوں کا مجمع بڑا ہے۔ مصلیوں نے فقیر سے فرمائش کی کہ تم حضرت خلیل اللہ سے سفارش کرو کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام مولانا مدنی کو جمعہ پڑھانے کا ارشاد فرمائیں۔ فقیر نے جراءت کر کے عرض کیا تو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے مولانا مدنی کو جمعہ پڑھانے کا حکم فرمایا۔ مولانا مدنی نے خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مولانا کی اقتدار میں نماز جمعہ ادا فرمائی۔ فقیر بھی مقتدیوں میں شامل تھا۔ فالحمد للہ علی ذالک حمداً کثیراً اکثیرا۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام ضعیف العمر تھے ریش مبارک سفید تھی۔

الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر صـــ ۱۶۴

سعادت اور فیروز بختی تو یہ تھی کہ آج موقع مل گیا ہے لہذا حضرت ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتدار میں نماز ادا کی جائے۔ مگر دیوں کی شقاوت اور خباثت کا اندازہ لگائیے کہ ظالم حضرت خلیل علیہ السلام سے یہ کہتا ہے کہ حسین احمد ٹانڈوی سے فرمائیں کہ وہ نماز جمعہ کی امامت کریں۔ اور اس کے بعد شکریہ بھی ادا کر رہا ہے۔ ہوش و حواس کے ساتھ جیتی جاگتی دنیا میں آپ خیال فرمائیں کہ چھوٹے سے بڑے تک ہر دیوبندی مولوی حضرات انبیائے کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین و گستاخی کو اپنا شعار بنا چکا ہے۔ اور کسی نہ کسی طرح یہ ظالم طبقہ دامان نبوت سے کھیل رہا ہے۔

معذرت

۱۹۷۷ء میں مندرجہ بالا خواب تک اس کتاب کی ترتیب ہو چکی تھی۔ اور تکمیل کے بعد کتاب کی اشاعت کا پروگرام تھا۔ مگر اچانک چند حادثات ہوئے اور مصروفیات میں اس قدر اضافہ ہوا کہ ترتیب کا تمام کام رک گیا۔ ایسا رکا کہ تقریباً دو سال

Scanned with CamScanner

تک اس کتاب کی طرف ذرا بھی توجہ نہ ہوئی اور اشاعت میں تاخیر ہوتی رہی جس کی معذرت قبول فرمائیں۔

اب جبکہ ماہ جون ۱۹۸۰ء میں اس کی دوبارہ ترتیب شروع کی تو ملک میں "جشن دیوبند" کا ہنگامہ سرد ہو چکا ہے۔

جشن دیوبند — جس میں اخباری اطلاعات کے مطابق تقریباً دو کروڑ روپیہ صرف ہوا۔

جشن دیوبند — جشن میلاد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شرک کہنے والے دیوبندی گروپ کا "مشرکِ اعظم" ہے۔

جشن دیوبند — جس کی خاطر نشر و اشاعت اور پبلسٹی کا ہر جائز و ناجائز ذریعہ استعمال کر کے قوم کے سامنے ایک ہنگامہ بپا کیا گیا۔

مگر جب اردو کے مشہور ترین ہفت روزہ اخبار بلٹز بمبئی کے خصوصی نامہ نگار نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا تو مضمون کا عنوان تھا

> **دیوبند کا میلہ** ——— لاکھوں کی بربادی کس لئے ؟
>
> ہفتہ وار بلٹز بمبئی ۱۰ مئی ۱۹۸۰ء صد ۱۴

اسی مضمون میں نامہ نگار خصوصی نے بڑا خوبصورت طنز کرتے ہوئے لکھا ہے۔

> جہاں تک بھیڑ و دھکم پیل کا تعلق ہے لوگ بتاتے ہیں کہ کمبھ کے میلے سے بھی کہیں زیادہ تھی۔
>
> اخبار بلٹز ۱۰ مئی ۱۹۸۰ء صد ۱۴

مطلب یہ کہ جشن دیوبند نہ ہوا کمبھ کا میلہ ہو گیا۔ اسی جشن دیوبند کے سلسلے میں نہ جانے کتنے جھوٹے اور غلط خواب بیان کئے گئے بلکہ چندہ وصول کرنے کیلئے کچھ خواب تو ایسے

Scanned with CamScanner

بھی دیکھے دکھائے گئے جن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی جشن دیوبند کیلئے چندہ دیتے ہوئے دیکھا گیا۔ جب دیوبندی دھرم کی بنیاد صرف اور صرف خوابوں پر ہے تو انہیں حقیقت سے کیا واسطہ؟ دیوبندی گروپ کے پاس جو بھی سرمایہ ہے وہ خوابوں کے راستے ہی آیا ہے۔ اب اس خوابوں کی بارات میں ایک تازہ ترین خواب اور ملاحظہ فرمائیں۔

خواب ۱۴ خانۂ کعبہ کی چھت پر قاسم نانوتوی

یہ زخمِ تازہ اور ہے زخمِ کہن کے پاس
صیاد نے قفس کو رکھا ہے چمن کے پاس

نئی دہلی سے شائع ہونیوالے ہفت روزہ اخبار "ہجوم" نے دیوبند جشن صد سالہ نمبر شائع کیا اور اس کے صفحہ اول پر بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی کا خواب مدرسہ دیوبند کی عمارت کے فوٹو کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ آپ بھی خواب دیکھ لیجئے۔

> بانی دار العلوم کا ایک خواب۔ میں خانۂ کعبہ کی چھت پر کھڑا ہوں اور میرے دونوں ہاتھوں اور پیروں کی دسوں انگلیوں سے نہریں جاری ہیں اور .... اس خواب کی تعبیر آج اپنا صد سالہ جشن منا رہی ہے۔
>
> ہفتہ وار "ہجوم" دہلی ۲۸ مارچ ۱۹۸۰ء

دیوبند کی جھوٹی عظمت ظاہر کرنے کیلئے کیسے کیسے خوابوں کے جال بنے جا رہے ہیں کہیں علم کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام دیوبند میں اردو پڑھتے نظر آتے ہیں۔ کسی خواب میں دیوبند کے جھونپڑے جنت میں نظر آئیں۔ کسی کو بدنامی کا ڈر ہو تو دیوبند کا سارا بہی کھاتہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش کر دے۔ اور بانی دیوبند کو بدخوابی ہو تو خود کو کعبہ معظم کی چھت پر کھڑا دیکھیں۔ معاذ اللہ رب العلمین۔

میں عرض کر چکا ہوں کہ جس دھرم کی بنیاد ہی خوابوں پر ہو وہاں خوابوں کی کمی نہیں۔

Scanned with CamScanner

دن میں خواب، رات میں خواب۔ رنگین خواب، سنگین خواب۔ اور ان خوابوں میں توہین رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ناپاک جرم بس

کہتے کہتے ہونٹ تھرانے لگے روداد غم
ہوتے ہوتے اشک آنکھوں میں نمایاں ہو گئے

دیوبندی گروپ کے جو خواب بھی دستیاب ہو سکے وہ حاضر ہیں۔ تلاش و جستجو اب بھی جاری ہے اور مزید خواب دستیاب ہوں گے وہ آئندہ شامل کر دیئے جائیں گے اب آپ ھر ایک بار میرے ساتھ سپنوں کے محل سے نکل کر حقیقت کی دنیا میں قدم رکھئے اور دیوبندی گروپ کے پانچ سنسنی خیز حوالے ملاحظہ فرمائیے۔

دل کو سکھائے غم نے قرینے نئے نئے
طوفاں نئے نئے ہیں سفینے نئے نئے

Scanned with CamScanner

پانچ سنسنی خیز انکشافات

خوابوں کی بارات سے نکل کر جیتی جاگتی دنیا میں دیوبندی گروپ کی گندی اور ننگی تصویر سر کی آنکھوں سے ملاحظہ فرمایئے ۔

دیوبندی مولویوں کی

بے حیائی اور بے شرمی کا

ننگا مظاہرہ

اپنی انجمن سے یہ ہم کہاں چلے آئے
ہر طرف اندھیرا ہے ہر طرف اداسی ہے

Scanned with CamScanner

حوالہ نمبر۱ بھڑوا ہے رے بھڑوا ....

آپ عنوان دیکھ کر ناراض نہ ہوں۔ بلکہ پوری طمانیت اور سکون کے ساتھ مندرجہ ذیل واقعہ پڑھیں حقیقت خود بخود آپ کے سامنے آجائے گی۔

مولوی اشرفعلی تھانوی کے ایک ماموں تھے۔ اپنے ماموں کا تذکرہ کرتے ہوئے مولوی اشرف علی تھانوی نے ایک مجلس میں ان ماموں کا واقعہ بیان کیا۔ اب آپ تھانوی جی کی ہی زبانی ان کے ماموں کا واقعہ سنئے۔

> حیدرآباد سے اول بار کانپور تشریف لائے تو چونکہ چلے بجنے بہت تھے ان کی باتوں سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ عبدالرحمٰن خاں صاحب مالک مطبع نظامی بھی ان سے ملنے آئے اور ان کے حقائق و معارف سنکر بہت معتقد ہوئے۔ عرض کیا کہ حضرت وعظ فرمایئے تاکہ سب مسلمان منتفع ہوں۔ ماموں صاحب نے اس کا جواب عجیب آزادانہ رندانہ دیا۔ کہا کہ خاں صاحب میں اور وعظ سہ صلاح کار کجا و من خراب کجا۔ پھر جب زیادہ اصرار کیا تو کہا کہ ہاں ایک طرح کہہ سکتا ہوں اس کا انتظام کر دیجئے۔ عبدالرحمٰن خاں صاحب بیچارے متین بزرگ تھے۔ سمجھے کہ ایسا طریقہ کیا ہوگا کہ جس کا انتظام نہ ہو سکے۔ یہ سن کر بہت اشتیاق کے ساتھ پوچھا کہ حضرت وہ طریقہ خاص کیا ہے۔ ماموں صاحب بولے کہ میں بالکل ننگا ہو کر بازار میں ہو کر نکلوں اس طرح کہ ایک شخص تو آگے سے میرے عضو تناسل کو پکڑ کر کھینچے اور دوسرا پیچھے سے انگلی کرے ساتھ میں لڑکوں کی فوج ہو اور وہ یہ شور مچاتے جائیں بھڑوا ہے رے بھڑوا۔ بھڑوا ہے رے بھڑوا اور اس وقت میں حقائق و معارف بیان کروں۔
>
> الافاضات الیومیہ (ملفوظات تھانوی) حصہ ہفتم ص۸۲ و ۸۳

Scanned with CamScanner

میں جانتا ہوں کہ یہ فحش واقعہ ہمارے قارئین کی سلیم و حلیم طبیعتوں پر گراں گزرا ہوگا۔ پاکیزہ ذہن اسے قطعاً گوارا نہ کریں گے۔ مگر دیوبندی گروپ جو ظاہری تقدس اور نمائشی پاکیزگی کی آڑ میں ایمان و عقیدہ پر ڈاکہ ڈال رہا ہے۔ اس کے گندے عقیدوں کے بعد یہ ضروری تھا کہ ان کا گندہ اور ناپاک کردار و عمل بھی آپ کی عدالت میں پیش کیا جائے۔

اس گندے اور فحش حد درجہ ناپاک واقعہ پر تبصرہ کر کے میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا اور نہ یہ واقعہ کسی تبصرہ کو چاہتا ہے۔ میں تو آپ کی عدالت میں صرف دو سوال کرنا چاہتا ہوں۔ پہلا سوال تو یہ ہے کہ اس واقعہ میں جس گندی اور ناپاک ترتیب کے ساتھ حقائق و معارف بیان کرنے کا جو ذکر ہے وہ حقائق و معارف تو دین کے امور اور دین ہی کی باتیں ہیں۔ تو پھر کیا اس طرح اشرف علی تھانوی کے ماموں نے اسلامی تعلیمات کا مذاق نہیں بنایا۔ اور اس واقعہ کو بیان کر کے اشرف علی تھانوی بھی اس مذاق اور دین کے تمسخر میں برابر کے شریک ہوئے۔ کیا اس طرح دین کا مذاق بنانے والا مسلمان ہے؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ یہ ناپاک نجس گندی بات تو کوئی پاگل سے پاگل دیوانہ سے دیوانہ کیر آف منٹل ہاسپٹل بھی نہیں کہتا۔ بفرض محال کسی موقع پر تھانوی جی کے ماموں نے اس طرح کہا تو یہ کیا ضروری تھا کہ اس واقعہ کو خوب مزے کے ساتھ کتاب میں بھی شائع کیا جائے۔ کیا اس گندے گھناؤنے اور فحش واقعہ کا اثر نوجوان نسلوں پر نہیں پڑے گا۔ آخر وہ کون سا معاملہ تھا جس نے اس ناپاک واقعہ کو کتاب میں شائع کرنے پر مجبور کیا۔

کیا دیوبندی دھرم میں شرم و غیرت حیا لاج کسی کا بھی وجود نہیں؟ غور فرمایئے! نمائشی پاکیزگی اور ظاہری سجدوں کا ڈھونگ رچانے والوں کا کردار و عمل کس قدر گندہ اور نجس ہے۔ ؎

شیخ صاحب سے رسم و راہ نہ کی
شکر ہے زندگی تباہ نہ کی

۵۰ ہزار روپئے انعام

مندرجہ بالا واقعہ میں نے اب سے تقریباً سات آٹھ سال پیشتر کانپور شہر کے ایک عظیم الشان تاریخی اجلاس میں کتاب کے حوالے کے ساتھ عرض کیا تھا جس میں تقریباً ایک لاکھ کا مجمع تھا۔ اس عظیم مجمع میں اعلان کیا گیا کہ جو دیوبندی اس حوالہ کو غلط ثابت کر دے اس کو پچاس ہزار روپئے انعام۔ اس کے بعد ملک کے مختلف بڑے بڑے شہروں میں ہزاروں کے مجمع میں دیوبندیت کی یہ ننگی تصویر پیش کی اور نقد انعامات کا اعلان ہوا۔

ابھی دو سال پیشتر ۱۹۷۸ء میں جب حیدرآباد دکن تقریری سلسلے میں حاضر ہوا اور ۱۵ یوم میں ۲۲ تقریروں کا شاندار ریکارڈ قائم ہوا اسی موقع پر خطیب دکن حضرت علامہ سید کاظم پاشا صاحب قادری الموسوی فاضل بریلی شریف کی سرپرستی میں آخری تقریر حیدرآباد کی تبلیغی جماعت کے مرکز ملے پلی کی مسجد کے سامنے ظفر شاہ گراؤنڈ میں ہوئی جس میں تقریباً ۵۰ ہزار کے مجمع میں پھر ایک بار مندرجہ بالا کتاب کا حوالہ پیش کر کے عبارت سنائی۔ اس اجلاس میں حیدرآباد کے مشاہیر مشائخین کرام جلوہ افروز تھے اسٹیج اور مجمع سے نقد انعامات کا اعلان کیا گیا۔ حیدرآباد کے ایک عظیم سنی مجاہد محترم جناب سید ہادی پاشاہ صاحب نے پچاس ہزار روپے کا چیک دستخط کے ساتھ اسٹیج پر پیش کیا کہ جو بھی وہابی دیوبندی تبلیغی افاضات الیومیہ جلد ہفتم کا یہ حوالہ غلط ثابت کر دے وہ یہ چیک لے جائے۔ بار بار اعلان ہوا مگر کوئی نہیں آیا۔ اور نہ قیامت تک کوئی آئیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اب پھر اس کتاب کے ذریعہ اعلان ہے کہ صرف اس ایک حوالہ کو کوئی بھی وہابی دیوبندی تبلیغی غلط ثابت کر دے تو **۵۰ ھزار روپئے انعام۔** ہے

ادھر آؤ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

Scanned with CamScanner

تبلیغی جماعت کی گندی تعلیم

تبلیغی جماعت۔ جو وہابی دیوبندی عقیدہ پھیلانے کیلئے آل ورلڈ پیمانے پر کام کر رہی ہے اور کافروں مشرکوں کو مسلمان بنانے کے بجائے مسلمان کو مسلمان بنانے کی دعویدار ہے۔ حضور سیدنا سلطان الہند، عطائے رسول، معین بیکساں، خواجۂ خواجگاں سرکار خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جے پال کو عبداللہ بیابانی بنایا لیکن تبلیغی جماعت والے عبداللہ کو عبداللہ بنانے کا پلان بنائے ہوئے ہیں۔ بلکہ یوں کہئے کہ خوش عقیدہ کو بد عقیدہ بنا رہے ہیں۔ سنیوں کو وہابی دیوبندی بنانے کی سازش جاری ہے۔ ان کا مقصد نماز کلمہ کی اشاعت نہیں بلکہ نماز و کلمہ کے پردے میں اشرف علی تھانوی کی تعلیم کو پھیلانا مقصد ہے۔ ثبوت کیلئے مولوی الیاس کاندھلوی بانی تبلیغی جماعت کا یہ قول پڑھئے:

> ایک بار فرمایا۔ حضرت مولانا تھانوی (اشرف علی تھانوی) نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ بس میرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقۂ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی۔
>
> ملفوظات مولانا الیاس ص۴۷ ملفوظ ۵۶

عبارت کا صاف اور سیدھا مطلب یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کا مقصد نماز و کلمہ نہیں۔ بلکہ نماز و کلمہ کے پردے میں اشرف علی تھانوی کی تعلیم کو عام کرنا ہے۔ اندیشہ ہے کہ اشرف علی تھانوی کی تعلیمات کو عام کرتے کرتے کہیں موجودہ تبلیغ والے ماموں جان کی اس تعلیم پر عمل کر کے اس کو بھی پھیلانا شروع نہ کر دیں۔

تصورات کی دنیا میں اندازہ لگایئے وہ دن کس قدر سیاہ اور تاریک و بھیانک ہوگا جس دن اس طرح کی گندی اور نجس تعلیم کو عام کیا جائے گا۔ اللھم احفظنا۔

Scanned with CamScanner

اہل نظر سمجھتے ہیں جیسا یہ باغ ہے
ہر پھول پہ اداسی ہے ہر پھل پہ داغ ہے

خوالہ نمبر ۲ مزہ تو ....

مولوی اشرف علی تھانوی کے ماموں کو آپ نے بازاروں میں ننگا دیکھا۔ اب ذرا بھانجہ کو یعنی خود آنجہانی تھانوی جی کو بھی دیکھئے۔ اور ان کے گندے کردار کو دیکھ کر غور فرمایئے کہ جہاں اندر باہر دائیں بائیں چاروں طرف کردار و عمل عقیدہ ایمان کو تباہ و برباد کرنے کے ہزاروں سامان فراہم ہوں وہاں سے ایمان کی سلامتی اور ان کے تحفظ کی ضمانت کس طرح ملے گی۔

مولوی اشرف علی تھانوی اپنی ایک مجلس میں بیان کرتے ہیں۔

> ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ ذکر میں مزہ نہیں آتا۔ میں نے کہا کہ مزہ ذکر میں کہاں مزا تو مذی میں ہوتا ہے جو بی بی سے ملاعبت (صحبت) کے وقت خارج ہوتی ہے۔ یہاں کہاں مزا ڈھونڈتے پھرتے ہو۔
>
> الافاضات الیومیہ جلد چہارم ص ۲۶۸ ملفوظ نمبر ۱۰۹۱

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ انصاف و دیانت کا واسطہ دیکر عرض کر رہا ہوں ذرا غور فرمائیں کسی نے سوال کیا کہ ذکر میں مزہ نہیں آتا۔ مطلب یہ کہ کوئی عمل بتایا جائے کوئی ایسی صورت بتائی جائے کہ ذکر میں دل لگے لطف حاصل ہو تو بجائے اسکو اطمینان بخش جواب دینے کے مولوی تھانوی کہتے ہیں کہ مزہ تو مذی میں ہے۔ اگر بات اسی مقام پر ختم ہو جاتی تو پردہ پڑا رہتا۔ کوئی سمجھتا کوئی نہ سمجھتا۔ مگر ظالم آگے اس کی تشریح بھی کر رہا ہے۔

للہ! آپ بتایئے کیا اس طرح ایک طرف ذکر کا مذاق اور دوسری طرف

Scanned with CamScanner

ذہن و فکر کو خراب نہیں کیا جا رہا ہے؟ کیا نام نہاد حکیم الامت اسی طرح کی حکمت و دانائی کی باتیں اپنی مجلس میں کرتے تھے؟

یہ سوال بہر صورت اپنی جگہ برقرار ہے کہ کسی موقع پر تھانوی جی نے ایسا کہا تھا تو اسے کتاب میں کیوں شائع کیا گیا؟

کہیں یہ توہینِ نبوت و رسالت کی لعنت اور پھٹکار تو نہیں؟

حسرت سے تک رہی ہے شریفوں کی آبرو
ڈھالے ہے دیوبند ستم گر نئے نئے

دیوبندی گروپ کی بے حیائی، بے غیرتی اور بے شرمی کا مظاہرہ ختم نہیں ہوا۔ آیئے! حوالہ نمبر ۳ ملاحظہ فرمایئے۔

حوالہ ۳ کاش میں عورت ہوتا......

کام اس سے آ پڑا ہے کہ جس کا جہان میں
لیوے نہ کوئی نام ستم گر کہے بغیر

عنوان دیکھ کر آپ ضرور حیرت زدہ ہوں گے۔ مگر حوالہ پڑھنے کے بعد آپ کی حیرت ضرور دور ہو جائے گی۔ اشرف علی تھانوی کے ایک عزیز ترین مرید جن کا نام بھی عزیز الحسن تھا انہوں نے ایک دن تھانوی جی سے اپنی ایک تمنا بیان کی۔ تمنا بھی ایسی غضبناک کہ بس ایسی تمنا شاید ہی کوئی کرے۔ مگر یہ تو آکھانیوالوں کے دل گردہ کی بات ہے۔ آپ بے چین ہوں گے ایسی کیا تمنا ہے تو بس حوالہ پڑھئے۔ اور دیوبندی گروپ کی بے شرمی سر کی آنکھوں سے دیکھئے

من کی بات بھی سن دیوانے
ایک تمنا سو افسانے

اب مرید صادق عزیز الحسن سے خود ان کی زبانی آپ بیتی سنئے۔

ایک بار عشق و محبت کے جوش میں حضرت والا (اشرف علی تھانوی) سے بہت جھجکتے اور شرماتے ہوئے دبی زبان سے عرض کیا حضرت ایک بہت ہی بے ہودہ خیال دل میں بار بار آتا ہے۔ جس کو ظاہر کرتے ہوئے بھی نہایت شرم دامنگیر ہوتی ہے اور جرأت نہیں پڑتی۔ حضرت والا (اشرف علی تھانوی) اس وقت نماز کیلئے اپنی سہ دری سے اٹھ کر مسجد کے اندر تشریف لے جارہے تھے فرمایا کہیئے کہیئے۔ احقر نے غایت شرم سے سر جھکائے ہوئے عرض کیا کہ میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے کہ کاش! میں عورت ہوتا حضور (اشرف علی تھانوی) کے نکاح میں۔

اس اظہار محبت پر حضرت والا (اشرف علی تھانوی) غایت درجہ مسرور ہو کر بے اختیار ہنسنے لگے اور یہ فرماتے ہوئے مسجد کے اندر تشریف لے گئے یہ آپ کی محبت ہے ثواب ملے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

حضرت والا اب تک اس واقعہ کو بھولے نہیں۔ اپنی مجلس شریف میں احقر کے اس محبت آمیز قول کو بہ لطف نقل فرما فرما کر مزاحًا فرمایا کرتے ہیں کہ غنیمت ہے اس کے عکس خواہش نہیں کی۔

اشرف السوانح جلد دوم ص ۵۳ و ۵۴

آپ کی داستان سن سن کر
حالت وجد سب پہ طاری ہے

بے شرمی اور بے غیرتی کا اس سے ننگا مظاہرہ اور کیا ہو گا کہ ظالم یہ بھی کہتا ہے کہ بیہودہ خیال ہے جس کو ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ اس کے باوجود جب اپنی

ناپاک تمنا ظاہر کرتا ہے تو تھانوی جی بجائے نصیحت و تنبیہہ کے یہ حکم صادر کرتے ہیں
کہ یہ آپ کی محبت ہے۔ ثواب ملے گا۔ معاذ اللہ۔

تھانوی کا مرید تھانوی کی محبت میں ان کی دھرم پتنی بننے کی تمنا کرے تو
ثواب۔ اور ہم مسلمانان اہلسنت رسول محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت
میں جشن میلاد کریں تو عذاب۔ ہم جشن غوث اعظم منائیں تو شرک۔ ہم اللہ والوں
کی محبت میں نذر و نیاز، فاتحہ، ایصال ثواب وغیرہ جائز امور کریں تو ناجائز اور
اشرف علی تھانوی کے مرید ناجائز تمنا کریں تو جائز ہے

اللہ رے خود ساختہ قانون کا نیرنگ

جو بات کہیں فخر وہی بات کہیں ننگ

بات ابھی ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ آگے کے جملے نے تو سارا بھرم کھول دیا کہ مرید کی اس ناجائز
تمنا پر پیر اشرف علی تھانوی کو ایسی لذت اور مزہ ملا کہ بار بار اپنی مجلس میں ذکر کرتے اور
نہ صرف ذکر بلکہ اس پر مزید حاشیہ آرائی بھی ہوتی کہ غنیمت ہے کہ اس کے عکس کی خواہش
نہیں کی۔ اب اس جملے کی وضاحت کی ضرورت نہیں۔ بات بہت ہی صاف اور واضح
ہے۔ استغفر اللہ۔

آپ گندوں کا گندہ کردار و عمل حقیقت کی دنیا میں دیکھتے جایئے۔ خیال رہے
یہ خوابوں کی بات نہیں۔ ہوش اور حواس اور جوش محبت کی بات ہے۔

حوالہ ۴ عوام کا عقیدہ

دلوں پر جبر کیجئے اور اس تلخ حقیقت کو بھی گوارا کیجئے۔ بے حیائی اور بے غیرتی کا کھلے
عام مظاہرہ مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کسی مجلس میں مولوی محمد یعقوب نانوتوی کا ذکر
کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب .... اس اعتقاد کی ایک مثال

Scanned with CamScanner

بیان فرمایا کرتے تھے ہے تو فحش مگر ہے بالکل چسپاں۔ فرمایا کرتے تھے کہ عوام کے عقیدہ کی بالکل ایسی حالت ہے کہ جیسے گدھے کا عضو مخصوص بڑھے تو بڑھتا ہی چلا جائے اور جب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں۔ واقعی عجیب مثال ہے۔

الافاضات الیومیہ جلد چہارم ص۷

بے حیاؤں کی بے حیائی پر
ہے شریفوں کی آنکھ میں آنسو

معاذ اللہ استغفر اللہ! ظالم کی بے باکی اور جسارت دیکھئے کہ عقیدہ کی مثال کس چیز سے دے رہا ہے۔ پھر مزید ستم یہ ہے کہ اشرف علی تھانوی اس مثال کے بارے میں یہ بھی کہے کہ "ہے تو فحش مگر ہے بالکل چسپاں"

خدا را بتلایئے! کیا یہ گالیوں کا انداز یہ گالیاں سنی علماء کی ہیں۔؟
کیا یہ بدتہذیبی یہ کیرآف نٹ پاتھ جیسی باتیں سنی علماء کی ہیں؟
کیا یہ بے شرمی بے غیرتی علمائے اہلسنت وجماعت کی ہے؟

نہیں.......ہرگز نہیں

یہ گندی تہذیب علمائے دیوبند کی ہے۔ یہ گالیاں دیوبندی گروپ کے بڑے بڑے مولویوں کی ہیں۔ بزعم خویش ملت اسلامیہ کے ٹھیکیداروں کی یہ بے غیرتی ہے۔ نماز وکلمہ کا پرچار کرنیوالی تبلیغی جماعت کے پیشواؤں کی یہ گندی اور نجس گفت گو ہے۔

ع آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

حوالہ ۵ نانی کا پاخانہ

ابھی تک تو باہر ہی باہر کی بات تھی۔ ذرا آگے بڑھئے اور گھروں کے اندر کا بھی حال دیکھئے۔ مولوی الیاس کاندھلوی تبلیغی جماعت کے بانی کی "نانی"

کا ذکر کرتے ہوئے مولوی عزیز الرحمٰن فاضل دیوبند رقم طراز ہیں۔

> امی بی حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب و حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کی نانی ہوتی ہیں۔ نہایت عابدہ زاہدہ خاتون تھیں جس وقت انتقال ہوا تو ان کپڑوں میں کہ جن میں آپ کا پاخانہ لگ گیا تھا عجیب و غریب مہک تھی کہ آج تک کسی نے ایسی خوشبو نہیں سونگھی۔
>
> تذکرۂ مشائخ دیوبند حاشیہ صفحہ ۴۲

غور فرمائیے عقل کا دیوالیہ نہیں تو اور کیا ہے۔ پاخانہ میں خوشبو۔ نانی کا پاخانہ نہ ہوا عطر ساز فیکٹری ہوگئی۔ پھر نادان یہ بھی لکھ رہا ہے کہ آج تک کسی نے ایسی خوشبو نہیں سونگھی۔ مطلب یہ کہ آج بھی وہ پاخانہ ان کے پاس محفوظ ہے اور ہر خوشبو کے ساتھ اس کا موازنہ جاری ہے کہ توازن اور بیلنس برابر ہے یا نہیں۔

کوئی شخص روزانہ دو کیلو زعفران کھا جائے اور دو چار تولہ عطر حنا، عطر شمامہ پی جائے پھر بھی پاخانہ میں خوشبو بعید از عقل ہے۔ مگر کیا کہنے دیوبندی گروپ کے۔ یہ کسی اور کا پاخانہ تھوڑی ہے **نانی کا پاخانہ** ہے۔ وہ بھی تبلیغی جماعت کے بانی کی نانی کا پاخانہ ہے۔

رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے مبارک پسینہ کی خوشبو (جس سے مدینہ منورہ کی گلیاں مہک اٹھیں نسلیں مہک گئیں) کا انکار کرنے والے دیوبندی گروپ پر خدا کی لعنت و پھٹکار رسول کائنات کے مبارک پسینہ کی خوشبو کا انکار تو نانی کے پاخانہ میں خوشبو کا اقرار۔ ؎

تازگی فکر کی کبھی نہ گئی
جب سنائی نئی سنائی بات

یہ تو نانی کے پاخانہ میں صرف خوشبو کی بات تھی۔ آگے بڑھیے تو ایک منظر اور دیکھئے۔ دیوبندیوں کی گندی اور نجس اور ناپاک تہذیب کا آخری نمونہ ملاحظہ فرمائیے۔

Scanned with CamScanner

پاخانہ ہی پاخانہ

ابھی آپ نے نانی کے پاخانہ کی مہک دیکھی۔ اب اسی پاخانہ کو تبرک بنا کر رکھنے کی بدبودار داستان بھی ملاحظہ فرمائیے۔
ان ہی نانی کا ذکر کرتے ہوئے مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں۔

> جس مریض کو تین سال مرض اسہال میں اس طرح گزریں کہ کروٹ بدلنا بھی دشوار ہو اس کے متعلق یہ خیال بے موقع نہ تھا کہ بستر کی بدبو دھوبی کے یہاں بھی نہ جائے گی۔ مگر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ غسل کیلئے چارپائی سے اتارنے پر پوتڑے (پاخانہ لگے ہوئے کپڑے) نکالے گئے جو نیچے رکھ دیئے جاتے تھے تو ان میں بدبو کی جگہ خوشبو اور ایسی نرالی مہک پھیلتی تھی کہ ایک دوسرے کو سنگھاتا اور ہر مرد و عورت تعجب کرتا۔ چنانچہ بغیر دھلوائے ان کو تبرک بنا کر رکھ لیا گیا۔
>
> تذکرۃ الخلیل ص ۹۶، ۹۷

سچ فرمایا قرآن نے اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ
خبیث لوگ خبیث چیزوں کے لئے خبیث چیزیں خبیث لوگوں کیلئے
نادانوں نے پاخانہ لگے ہوئے کپڑوں کو پھینکنے یا دھلوانے کے بجائے ویسے ہی نجاست و غلاظت آلودہ تبرک بنا کر رکھ لیا۔ یہ تو سنی اہلسنت وجماعت کے نصیبے اور تقدیر کی بات ہے کہ اولیائے کرام کے آستانوں کا صندل و گلاب عطر و کیوڑہ ہمارا تبرک۔ اور نانی کا پاخانہ لگے کپڑے دیوبند کا تبرک۔ جیسے کو تیسا اسی کا نام ہے۔

Scanned with CamScanner

جیتی جاگتی دنیا میں ان حوالہ جات کے بعد اب آگے بڑھئے اور بارگاہ خداوندی سے ان دشمنانِ دین کی سزا سماعت فرمایئے ؎

حق آگاہ نظر سے کیوں کر وہ پوشیدہ رہ پائے گی
جھوٹ کی رنگین چادر سے تم جو سچائی ڈھانک رہے ہو

Scanned with CamScanner

بارگاہِ خداوندی

سے

دشمنانِ دین کی سزائیں

Scanned with CamScanner

آیت ۱

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے ۔

(دسواں پارہ ۸ واں رکوع ۔ سورہ توبہ) (ترجمہ سیدنا مجدد اعظم امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

آیت ۲

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۔ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۝

بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے ۔ دنیا اور آخرت میں ۔ اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار رکھا ہے ۔

(۲۲ واں پارہ ۔ ، واں رکوع ۔ سورۂ احزاب) (ترجمہ سیدنا مجدد اعظم امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کس قدر واضح اور صاف اعلان ہے کہ آقائے کائنات رسول محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا اور تکلیف دینے والے پر اللہ کی لعنت اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے ۔ اب اس سے زیادہ اور کیا ایذا ہوگی کہ رسولِ محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چمار سے ذلیل کہا جائے ۔ دیوبند میں اردو پڑھائی جائے معلم کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو جانوروں کے جیسا لکھا جائے ۔ اور شیطان کے علم سے کم بتایا جائے ۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ۔

دلوں کا عالم بدلنے کیلئے یہ دو آیات ہی کافی ہیں ۔ لیکن آیئے ! مزید دو آیات مبارکہ کی تلاوت کیجئے اور عدالت ربانی کے عظیم ترفیصلے کی روشنی میں دلوں کی دنیا کا جائزہ لیجئے ۔ ؎

اگر نصیب ہو فکر و نظر کا سرمایہ
غم حیات کی قیمت وصول ہو جائے ۔

Scanned with CamScanner

اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دور رہنے پر انعام الٰہی

آیت ۳

لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوآدون من حآد اللہ ورسولہ ولو کانوا آبآءھم او ابنآءھم او اخوانھم او عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ ویدخلھم جنت تجری من تحتھا الانھر خلدین فیھا رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ اولئک حزب اللہ ط الا ان حزب اللہ ھم المفلحون ۵

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی۔ اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا۔ اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی۔ اور انہیں باغوں میں لے جائے گا۔ جن کے نیچے نہریں ہیں ان میں ہمیشہ رہیں۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے۔ سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

(۲۸ واں پارہ۔ سورۂ مجادلہ رکوع ۳)

اللہ اللہ کس قدر واضح فیصلہ ہے کہ ایمان والے کسی حال میں اللہ و رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں سے دوستی نہیں کر سکتے چاہے وہ ان کے ماں باپ بیٹے بھائی اور رشتے دار ہی کیوں نہ ہوں۔ صرف یہی نہیں کہ فیصلہ صادر ہوا مگر جزا کا اعلان نہ ہوا۔ نہیں بلکہ عظیم ترین جزا بھی ظاہر فرمائی گئی۔ اب جو ان دشمنوں سے دوستی کرے ان کی سزا سنئے۔

آیت ۴

یایھا الذین امنوا لا تتخذوا آبآءکم واخوانکم اولیآء ان استحبوا

اے ایمان والو اپنے باپ اور بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند

الکفر علی الایمان ط ومن یتولھم منکم فاولٓئک ھم الظلمون ۵ کریں۔ اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالموں میں ہے۔

(۱۰ واں پارہ۔ سورۂ توبہ۔ رکوع ۳)

قرآنی عدالت کے ان اہم ترین اور قیامت تک نہ بدلنے والے عظیم فیصلوں کے بعد آگے بڑھئے اور رحمت ہر دو عالم، سرور محترم۔ رسول اعظم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ رفعت میں حاضری دیجئے۔

اس زمین کی سب سے اہم سب سے عظیم سب سے سچی عدالت عدالتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا۔

اور

اس عظیم عدالت کے گیارہ اہم فیصلے

مخبرِ صادق

عالمِ ماکان و مایکون

رسولِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے

ایمان افروز فیصلے

ورق اللہ اور احادیث کریمہ کی روشنی میں دشمنان خدا و رسول کی سزا اور ان سے نفرت و بیزاری پر عظیم جزا ملاحظہ فرمایئے۔

Scanned with CamScanner

اللہ کے حبیب اعظم مالک ومختار ہر دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

حدیث ۱

من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان (رواہ ابوداؤد عن ابی امامہ والترمذی عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

یعنی جس نے اللہ کیلئے اللہ والوں سے محبت کی اور اللہ کیلئے اللہ کے دشمنوں سے بغض ونفرت رکھی اور اللہ کیلئے ایمان والوں کو دیا اور دشمنان خدا و رسول کو دینے سے اللہ کے لئے ہاتھ روکا تو یقیناً اسنے اپنے ایمان کو کامل کرلیا۔

حدیث ۲

ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدواھم وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم ولا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تؤاکلوھم ولا تناکحوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم۔

(رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ و ابوداؤد عن ابی عمر وابن ماجہ عن جابر وابن حبان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین)

یعنی اگر بد مذہب بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ اور اگر وہ مرجائیں تو جنازے پر حاضر نہ ہو۔ اور جب انہیں ملو تو سلام نہ کرو اور ان کے پاس نہ بیٹھو۔ ان کے ساتھ پانی نہ پیو۔ ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ۔ ان سے شادی بیاہ نہ کرو۔ ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو۔ ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

حدیث ۳

المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل۔

یعنی آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو تم میں سے ہر ایک دیکھ بھال کرے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

(رواہ الامام احمد والترمذی وابوداؤد والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حدیث ۴

یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔

(رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یعنی آخر زمانے میں بہت سے دجال بڑے دھوکہ باز اور جھوٹے ہوں گے وہ تم کو حدیثیں بنا بنا کر سنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی۔ تو ان سے دور رہنا اور ان کو اپنے سے دور رکھنا کہیں وہ لوگ تم کو حق سے بہکا نہ دیں کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

حدیث ۵

انّ اللہ عزوجل اختارلی اصحابا فجعلھم اصحابی واصھاری وانصاری وسیجیئ من بعد ھم قوم ینقصونھم ویسبونھم فان ادرکتموھم فلا تناکحوھم ولا تؤاکلوھم ولا تشاربوھم ولا تصلوا معھم ولا تصلوا علیھم۔

(رواہ الدارقطنی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیشک میرے لئے اللہ تعالیٰ نے اصحاب چنے تو انہیں میرے رفیق اور میرے خسرالی اور میرے مددگار کیا اور عنقریب ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ ان کی شان گھٹائیں گے اور انہیں برا کہیں گے تم انہیں پاؤ تو ان سے شادی بیاہ رشتہ داری وغیرہ نہ کرنا۔ نہ ان کے ساتھ کھانا کھانا نہ پانی پینا نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا اور نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھنا۔

Scanned with CamScanner

حدیث نمبر ٦

لاتقولوا للمنافق یاسید فانہ ان یکن سیدا فقد اسخطتم ربکم عزوجل۔

(رواہ ابوداؤد والنسائی عن بریدہ بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یعنی منافق بدمذہب کو اے سردار کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔

حدیث نمبر ۷

من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام۔

(رواہ ابن عدی وابن عساکر عن ام المؤمنین عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

یعنی جو کسی بدمذہب کی تعظیم و توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔

حدیث نمبر ۸

لایقبل اللہ لصاحب بدعۃ صلاۃ ولاصوما ولاصدقۃ ولاحجا ولاعمرۃ ولاجہادا ولاصرفا ولاعدلا یخرج من الاسلام کما یخرج الشعرۃ من العجین۔

(رواہ ابن ماجۃ والبیہقی عن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نہ کسی بدمذہب کی نماز قبول کرے نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ نفل نہ فرض بدمذہب دین اسلام سے نکل جاتا ہے۔ جیسے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔

اہم ترین احادیث مبارکہ

عظیم جز ٢

حدیث نمبر ٩

ان من عباد الله لاناسا ماهم
بانبياء ولا شهداء يغبطهم الانبياء
والشهداء يوم القيمة بمكانهم
من الله ۔ قالوا يا رسول الله تخبرنا
من هم ۔ قال هم قوم تحابوا
بروح الله على غير ارحام بينهم
ولا اموال يتعاطونها فوالله ان
وجوههم لنور وانهم لعلى نور
لا يخافون اذا خاف الناس ولا
يحزنون اذا حزن الناس وقرء
هذه الآية الا ان اولياء الله
لاخوف عليهم ولا هم يحزنون ۔
(رواه ابوداؤد عن عمر الفاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے
ضرور کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں نہ شہداء
لیکن قیامت کے دن اللہ کی طرف سے
جو مرتبت اور منزلت انکو ملے گی اس کے سبب
حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام
اور شہدائے عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
(جو ان لوگوں پر فضل کلی میں بدرجہا
بلند و بالا ہیں) وہ بھی ان کے اس فضل جزئی پر
رشک فرمائیں گے (کہ کاش یہ فضل جزئی ہم کو بھی ملتا)
صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا
رسول اللہ حضور ہم کو خبر دیں کہ وہ کون لوگ
ہیں ۔ حضور رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے نہ اپنے
آپس کے رشتوں کی بناء پر نہ ان مالوں کے
سبب سے جن کا آپس میں لین دین کرتے ہوں
بلکہ صرف کتاب اللہ اور محبت الٰہی کی بناء پر

آپس میں ایک دوسرے سے دوستی و
محبت رکھی۔ تو خدا کی قسم بیشک ضرور ان کے
چہرے پر نور ہوں گے۔ اور بیشک ضرور وہ
لوگ نور پر ہوں گے۔ وہ لوگ نہ ڈریں گے۔
جب لوگ ڈرتے ہوں گے۔ اور نہ ان کو
رنج و غم ہوگا جب لوگ رنج و غم میں مبتلا ہوں گے۔
پھر حضور نے آیت کریمہ الا ان اولیاء اللہ
تلاوت فرمائی۔ یعنی سن لو بیشک اللہ کے
ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ وہ غمگین رہیں گے۔

حدیث نمبر ۱۰

من اعرض عن صاحب
بدعة بغضا له ملأ الله
قلبه أمنا وايمانا ومن انتهر
صاحب بدعة آمنه الله
تعالىٰ يوم الفزع الاكبر ومن
اهان صاحب بدعة رفعه الله
فى الجنة مائة درجة ومن
سلّم على صاحب بدعة او
لقيه بالبشرىٰ او استقبله
بما يسرّه فقد استخف
بما انزل على محمد۔
(رواه الخطيب عن ابن عمر
رضى الله تعالىٰ عنهما)

یعنی جو کسی بدمذہب کو اس کی بدمذہبی
کی وجہ سے دشمن جان کر اس سے منہ پھیرے
اللہ تعالیٰ اس کا دل امان اور ایمان سے بھر
دے گا۔ اور جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالیٰ
اسے اس بڑی گھبراہٹ کے دن امان دے۔
اور جو کسی بدمذہب کی تذلیل و تحقیر کرے
اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے سو درجے بلند فرمائے۔
اور جو کسی بدمذہب کو سلام کرے یا اس سے
خوشی کے ساتھ ملے یا اس کے سامنے ایسی بات
کرے جس سے اس کا دل خوش ہو تو اس نے
ہلکی جانی وہ چیز جو اتاری گئی محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

Scanned with CamScanner

سخت ترین سزا

حدیث ۱۱

والذی نفسی بیدہ لیخرجن من امتی من قبورھم فی صورۃ القردۃ والخنازیر بما ھنتھم فی المعاصی وکفھم عن النھی وھم یستطیعون۔ (منتخب کنز العمال جلد اول عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یعنی، خدا کی قسم ضرور کچھ لوگ میری امت کے اپنی قبروں سے بندروں اور سوروں کی صورت میں نکلیں گے گناہوں میں پالیسی بازی کرنے مداہنت برتنے اور نہی عن المعاصی سے چپ رہنے کے سبب۔ باوجودیکہ وہ حق بات کہنے اور بری بات سے منع کرنے کی طاقت رکھتے تھے۔

اللہ اکبر! آیات قرآنیہ اور احادیث مصطفویہ کی روشنی میں اندازہ لگائیے کہ کس قدر اہتمام کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں کی تردید ان سے نفرت و بیزاری کا حکم اور اس فعل محمود پر عظیم ترین جزائیں نیز گستاخان خدا رسول کے ساتھ دوستی پر کس قدر سخت ترین سزاؤں کا حکم فرمایا گیا ہے۔

اور اس آخری حدیث مبارک نے تو دلوں کا عالم زیر و زبر کر دیا۔ باوجود طاقت کے حق بات کہنے سے زبان روکنے والوں دینی معاملات میں پالیسی اور صلح کلیت کی روش اختیار کرنے والوں کیلئے عبرت و موعظت کا مقام ہے۔ سچ فرمایا حضور سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین و ملت، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

ملحدوں کی کیا مروت کیجئے ❊ دشمن احمد پہ شدت کیجئے ۵
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے ❊ شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حضور

آخری صفحہ

ہو اگر شوقِ طلب ڈھونڈھنے والوں میں تو پھر
سینکڑوں منزلیں راہوں کی غباروں میں ملیں

"خوابوں کی بارات" کی ان آخری سطروں کے لکھتے وقت میں گجرات کے تقریری پروگرام کے سلسلے میں سیدنا شاہ عالم کی نگری، مدینۃ الاولیاء سرزمین احمدآباد میں مقیم ہوں۔ اور احمدآباد کے عظیم دینی مجاہد محبِ محترم جناب رشید خاں صاحب کے دولت کدہ پر یہ آخری صفحہ ترتیب دے رہا ہوں۔ احمدآباد کی سرزمین کے یہ مجاہدِ حق جو بزرگوں کے کرم سے اشاعتِ دین و سنیت کیلئے کسی بھی طرح کی قربانی دینے کو ہروقت تیار رہتے ہیں۔ خدائے قدیر اپنے محبوبین کے صدقہ میں ان کے گھرانے کو سدابہار رکھے۔ اور فضل وعنایت وکرم کی چادر ان کے دان کے اہل وعیال کے سروں پر ہروقت سایہ فگن رہے۔ آمین۔

اللہ اور اس کے محبوب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا احسان وکرم کہ خوابوں کی بارات کی صورت میں میری برسوں کی تمنا پوری ہوئی۔ اور میں نے منافقین اہلسنت کے گندے عقائد واعمال ان کی ہی کتابوں کے حوالوں کے ساتھ عوام کی عدالت میں پیش کر دیئے۔ فیصلہ میں دشواری نہ ہو نیز ذہن وفکر کو فیصلہ کرنے میں دوستوں، رشتہ داروں کے چہرے رکاوٹ نہ ڈالیں اس لئے گفتگو کا آغاز آیاتِ قرآنیہ اور اختتام احادیث مبارکہ پر کیا ہے۔

میں نے پوری دیانت داری اور ذمہ داری کے ساتھ شاتمانِ رسول، گستاخانِ نبی کا کیس آپ کی عدالت میں پیش کر دیا ہے۔ خیال رہے

Scanned with CamScanner

اب میدان محشر میں تب یہ نہیں کہہ سکتے کہ مولیٰ ہمیں معلوم نہ تھا۔ ہم جانتے نہ تھے۔ نماز و کلمہ کے میک اپ سے بیچھے اور منور رہے ہوئے گندے اور مکروہ چہرے بے نقاب ہو گئے ہیں۔ اللہ کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ کے سرکش و باغی بالکل برہنہ ہو چکے ہیں۔

فیصلہ کیجئے! دین کے دشمنوں اور آقا کے غداروں کو پہچانئے۔ یاد رکھئے جو کلمہ پڑھنے کے بعد رسول محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وفادار نہ ہو سکے وہ آپ کے اور ہمارے کیا وفادار ہوں گے۔ جس دریدہ دہن اور گستاخ و بے باک گروپ کا رشتہ رسول کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باقی نہ رہا اس گروپ کا رشتہ ہم سے کیا برقرار رہے گا۔

غور فرمائیے!! اور پھر ایک بار سن لیجئے کہ قبر سے حشر تک کوئی مولوی، کوئی امیر جماعت یا حضرت جی کام نہ آئیں گے۔ اس نفسی نفسی کے عالم میں تاجدارِ شفاعت مالک کوثر و جنت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی ہمدرد و غمگسار نہ ہوگا۔

رسول محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عالی میں توہین کرنیوالوں کے بارے میں فیصلہ کرتے وقت یہ بھی دھیان رہے کہ آج آپ کا فیصلہ آپ کے کاندھے کے دو فرشتے کراماً کاتبین درج کر رہے ہیں۔ اور یہ فیصلہ کل میدان محشر میں آپ کے سامنے ہوگا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا میں رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ کے باغیوں، سرکشوں اور گستاخوں سے تعلق و رابطہ کی بنیاد پر کل رسول ذی شان علیہ التحیۃ والتسلیم یہ فرمادیں کہ دنیا میں ہمارے گستاخوں اور باغیوں سے دوستی و رابطہ رکھنے والے آج ہم سے دور رہیں۔

دل کی دھڑکنوں سے سوال کیجئے اگر خدانخواستہ کل امام الانبیاء و سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم نے یہ فرما دیا تو عذاب الٰہی سے کون بچائے گا؟ غضب و قہر الٰہی سے محفوظ و سلامت رہنے کی کیا صورت ہوگی۔؟

لہذا قرآن وحدیث کی روشنی میں تمام گستاخانِ بارگاہ رسالت ونبوت سے دور رہیے۔ اسی میں عقیدے اور ایمان کی سلامتی ہے ۔ ؎

چھٹ جائے اگر دولت کونین تو کیا غم

چھوٹے نہ مگر ہاتھ سے دامان محمد

خدائے قدیر اپنے محبوبین کے صدقہ اور وسیلہ میری اس کوشش کو قبول فرمائے اور حق کے متلاشیوں کیلئے چراغ ہدایت بنائے۔ نیز حق کی راہوں پر گامزن حضرات کیلئے مزید استحکام واستقامت کا سبب بنائے۔ امین ثم امین بجاہ حبیبہ سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وصحبہ مادام القمران المیزان۔

خادم سنیت:۔ محمد منصور علی خاں قادری رضوی محبوبی۔

مقیم مدینۃ الاولیا احمد آباد۔

خطیب سنی بڑی مسجد۔ ۱۲۶۔ ایم۔ آزاد روڈ۔ بمبئی ۸

۲ ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۰ء

بروز دوشنبہ مبارکہ

خوابوں کی بارات کی مقبولیت

اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بے حد، بے شمار احسان بزرگوں کا کرم اور میرے والد حضرت محبوب ملت مفتیٔ بمبئی علیہ الرحمۃ والرضوان کا فیضان کہ اس کتاب "خوابوں کی بارات" کو امیدوں سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ عوام و خواص اہلسنت نے پسندیدگی کی نظروں سے دیکھا اور لگاتار آٹھ سال کے عرصہ میں اس کتاب کے چار ایڈیشن شائع ہوئے۔

۱۹۸۰ء میں خوابوں کی بارات کی پہلی جلد تاجدار اہلسنت عارف حق شہزادہ اعلحضرت علامہ الحاج مفتی محمد مصطفےٰ رضا خان صاحب قبلہ قادری برکاتی نوری، مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ والرضوان کی بارگاہ کرم میں بریلی شریف میرے برادر عزیز مولانا الحاج محمد مقصود علی خاں، قادری رضوی نوری کے ذریعہ حاضر کی تھی۔ حضرت نے کتاب ملاحظہ فرمانے کے بعد مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے دعاؤں سے سرفرازی بخشی تھی اور اب یہ خوابوں کی بارات کا پانچواں ایڈیشن اس وقت شائع ہو رہا ہے جبکہ حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کا صد سالہ جشنِ ولادت منایا جا رہا ہے۔ مولائے کریم میرے مرشدِ بیعت و خلافت سیدی مفتیٔ اعظم ہند اور میرے والد حضرت محبوب ملت علیہما الرحمۃ کے مرقد انور پر صبح و شام رحمت و رضا کا ساون بھادوں برسائے اور فیض محبوب و نوری تا قیامت جاری رہے۔ (آمین)

خادم سنیت **محمد منصور علی خان**

قادری، رضوی، محبوبی

۲۵ محرم ۱۴۱۱ھ مطابق ۱۷ اگست ۱۹۹۰ء

بروز جمعہ مبارکہ

Scanned with CamScanner

اس کتاب کی ترتیب میں

مندرجہ ذیل کتب و اخبارات سے مدد لی گئی ہے

کتب اہلسنت

قرآن عظیم
تفسیر خزائن العرفان
تفسیر نور العرفان
مسلم شریف
ترمذی شریف
ابوداؤد شریف
بیہقی شریف
نسائی شریف
ابن ماجہ شریف
دار قطنی شریف
کنز العمال
شفا شریف

کتب وہابیہ دیوبندیہ

تقویۃ الایمان
اشرف التنبیہ
تحذیر الناس
حفظ الایمان
براہین قاطعہ
فتاویٰ رشیدیہ
ارواح ثلٰثہ
تذکرۃ الرشید حصہ اول و دوم
الافاضات الیومیہ
فتاویٰ میلاد شریف
تذکرۂ مشائخ دیوبند
رسالہ الامداد

Scanned with CamScanner

کتب اہلسنت

ترجمہ کنز الایمان
شمع منور رہِ نجات
فتاویٰ حسام الحرمین
الصوارم الہندیہ
حدائقِ بخشش حصہ سوم

کتب وہابیہ دیوبندیہ

الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر
ملفوظات مولانا الیاس
اشرف السوانح
تذکرۃ الخلیل۔

اخبارات

ہفت روزہ بلٹز بمبئی۔
ماہنامہ سنی لکھنؤ۔

ہفت روزہ ھجوم دہلی

Scanned with CamScanner

خوابوں کی بارات پر منظوم تبصرہ

(نتیجۂ فکر حضرت جلیل حشمتی کانپوری)

اے مرے شہزادۂ عالی وقار — لائقِ تعظیم و عزت و افتخار
سب سے پہلے پیشِ خدمت ہے سلام — بعد اس کے خیر کا طالب غلام
خیریت سے ہے بفضلِ کردگار — اور بہ لطفِ شافعِ روزِ شمار
بعد مدت کے یہ تحریری لقا — ہے بفیضِ حضرتِ غوث الوریٰ
وقتِ عرسِ حضرتِ شیرِ رضا — میں بھی پیلی بھیت میں حاضر ہوا
کھل اٹھی میری عقیدت کی کلی — پہنچے جس دم حضرتِ مقصود علی
تھی مجھے ان کے پہنچنے کی خوشی — میں نے کی پھر دست بوسی آپ کی
مجھ سے بولے عرس میں آیا ہوں میں — اک امانت آپ کی لایا ہوں میں
عرض کی میں نے کہ حضرت ہو عطا — کیا امانت لائے ہیں دیجے بتا
مجھ سے فرمایا کہ یہ سوغات ہے — لیجئے خوابوں کی بارات ہے
لی بصد حسنِ ادب میں نے کتاب — تھی نہایت خوبصورت لاجواب
اس کو میں لے آیا اپنے ساتھ میں — رات کو وہ تھی ہمارے ہاتھ میں
میں نے سوچا ہے یہ خوابوں کی بارات — اس کو پڑھنے کے لئے بہتر ہے رات
الغرض شب میں اسے پڑھنے لگا — وقت جیسے خود بخود بڑھنے لگا
پڑھتے پڑھتے جانے کب میں سو گیا — یعنی خوابوں کی فضا میں کھو گیا
صبح جس دم آنکھ خادم کی کھلی — تھی خیالوں میں عجب اک بے کلی
اک سے اک بڑھ کر بھیانک خواب تھے — کچھ الوکھے، کچھ نرالے باب تھے

Scanned with CamScanner

اک حوالہ میں تھی اتنی گندگی
جس سے طبیعت مکدر ہو گئی

ذکر شیطانوں کی نادانی کا تھا
واقعہ الیاس کی نانی کا تھا

اک عبارت اس میں ایسی بھی ملی
جس سے اہل شرم کو توبہ بھلی

کس قدر گندہ فسانہ لکھ گیا
کس کو یہ گندم کا دانا لکھ گیا

ایک کے سر پر کیا اک نے پیشاب
دوسرے نے بھی چکا ڈالا حساب

یوں بظاہر ان کا چلّہ دیکھئے
کھانے میں کتّے کا پلّہ دیکھئے

مولوی قاسم عروسِ نوبہار
قلبِ گنگوہی کو تھا جس سے قرار

شیخ گنگوہی مہاشے سُور داس
دیوبندی دھرم کی جو ہے اساس

شیخ نے دیکھا تھا اک خوابِ حسیں
ہاتھ آئی داڑھی والی مہ جبیں،

مرد کی شادی ہوئی اک مرد سے
پڑ گیا پالہ بڑے بے درد سے

جھٹ اٹھایا مہ جبیں کو اپنے ساتھ
پیار سے پھر رکھ دیا سینے پہ ہاتھ

مولوی قاسم تو شرمانے لگے
اور مہاشے جی سکوں پانے لگے

کوئی خلوت میں نہیں انبوہ میں
ہو گیا یہ حادثہ گنگوہ میں

دیکھنے والے تھے سب حیرت زدہ
کر رہے تھے فرض جب دونوں ادا

شیخ تھے مدّت سے ان کی ٹوہ میں
کیسے کیسے گل کھلے گنگوہ میں

دین سے نکلے تو بے غیرت ہوئے
کیسے گندے کیسے بد طینت ہوئے

لے گئی ایمان توہینِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
دین کے ہمراہ غیرت بھی گئی

کس قدر بے شرم و بے ایمان تھے
بھیس میں انسان کے شیطان تھے

Scanned with CamScanner

واسطہ شاہِ ھدیٰ کا اے خدا
ان کے شر سے اہلسنت کو بچا

خوب لکھی آپ نے حضرت کتاب
کر دیا شیطانوں کا خانہ خراب

یوں اٹھایا روئے جاناں سے نقاب
ہوگیا بے چارے کا جینا عذاب

انکشافِ راز ایسا کر دیا
نجدیت کی جاں میں پانی بھر دیا

دے جزا تم کو خداوندِ کریم
اہلسنت پر ہے احسانِ عظیم

ہو زیادہ آپ کا زورِ قلم
فیض پائیں ہم غلامانِ کرم

ہے یہ فیضِ حضرت احمد رضا
ہے یہ لطفِ شیرِ سنت مرحبا

شیرِ سنت کی جہاں میں دھوم ہے
جس سے ساری نجدیت مغموم ہے

آپ ہیں اس خانوادہ کے چراغ
جس سے بزمِ سنیت ہے باغ باغ

ہاں بفیضِ غازیٔ اہلِ سُنن
کھل رہے ہیں دین و سنت کے چمن

کہہ اٹھے سب مرحبا صد مرحبا
آئی قلبِ اہلِ سنت سے صدا

ہر گھڑی ہر آن تم منصور ہو ،،
دشمنِ دیں ہر جگہ مغرور ہو

ہے جلیلِ حشمتی کی یہ دعا !
ہر گھڑی تم پر رہے فضلِ خدا

دو شعر

تبرکات میں شیرینی عطر و صندل و پھول
ہمارے حق میں ہیں گویا عطائے شاہانہ
غضب خدا کا کہ تبلیغیوں کی قسمت میں
تبرکاً جو ملا "نانی بی" کا پاخانہ

(حضرت مدہوش اشرفی وانمباڑی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروروں درود

مسلک اعلیٰ حضرت زندہ آباد

مسلک اعلیٰ حضرت زندہ آباد

اعلان

خلیفہ حضور بدر ملت حضرت علامہ **صوفی عبد الصمد قادری** صاحب قبلہ مدظلہ العالی
کی مرتبہ کتابوں و رسالوں کو حاصل کرنے کے لیے ہم سے ضرور رابطہ فرمائیں۔

محمد عرفان رضا قادری

تنظیم فیضان اعلیٰ حضرت

سیویڈیہ، آزاد نگر، بکارو اسٹیل سیٹی، جھارکھنڈ

Mobile:+916204351217
9764135477, 8292960660

Scanned with CamScanner